LEGISLATIVE ASSEMBLY LIBRARY
HYDERABAD.

Vol. II
No. 14

Saturday
28th June, 1952

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

CONTENTS

		Page
1.	Demands for grants	873— 915
2.	Starred Questions and Answers	916— 923
3.	Business of the House	923— 924
4.	Demands for grants	924— 1001
5	Business of the House	1001

Price: Eight Annas.

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD-DN.
1952

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

(*Fourteenth day of the Second Session*)

Saturday, 28th June, 1952

The House met at Nine of the Clock

[Mr Speaker in the Chair]

Demands for Grants

Mr Speaker : The hon Minister for Excise, Forests and Customs

اکسائیز فاریسٹس اینڈ کسٹمس منسٹر شری رنگا ریڈی - ادھیکش مہودے (अध्यक्ष महोद) میرے تین ڈیمانڈس (demands) کے متعلق ۱۲ آنریبل ممبروں نے تقریریں فرمائیں - ان میں سے بجز ایک صاحب کے باقی ۱۱ اصحاب نے بہت کچھ اس پر زور دیا کہ ان سررشتوں میں رشوت ستانی ہے اور عہدہ دار بددیانت ہیں جسکی وجہ سے لوگوں کو تکلیف ہو رہی ہے - ہمارے آنریبل ممبرس کو معلوم ہونا چاہئیے کہ ملک یا پورے اسٹیٹ کی آمدنی میں ان تینوں سررشتوں کی نصف سے زیادہ آمدنی ہوتی ہے - اسلئے جو کچھ برائیاں پورے اسٹیٹ میں ہیں اور جو کرپشن (Corruption) ہے ان کا بھی نصف سے زیادہ ان سررشتوں میں ہونا چاہئیے - (Laughter) - دنیا کے مہذب سے مہذب ملک میں بھی رشوت ستانی ہے - یہ دعویٰ نہیں کیا جاسکتا کہ یہ چیزیں یکلخت وہاں سے نکال دیگئی ہیں - انسان ہونے کے اعتبار سے کچھ نہ کچھ غلطیاں ہونی ضروری ہیں - اسلئے میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے ان تینوں سررشتوں میں کرپشن موجود ہے - لیکن میں اپنے آنریبل ممبرس سے یہ کہونگا کہ وہ دیکھیں کہ رشوت ستانی کی حقیقی بنیاد کیا ہے - اگر تھوڑے سے پچھلے زمانہ کی طرف دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ رشوت ستانی کا جو واویلا مچا ہے وہ پہلے نہیں تھا - اسی طرح اگر ہم بتدریج نظر ڈالیں اور جانچیں تو معلوم ہوگا کہ رشوت ستانی محض عہدہ داران کی ہی نہیں بلکہ اسمیں نام نہاد سیاسی اداروں کا بھی زیادہ حصہ ہے - پرسوں مجھ سے ایک سوال کیا گیا تھا - اسکے جواب میں میں نے بہت صراحت سے کہا تھا - اسکے باوجود اسکو پیش نظر نہ رکھتے ہوئے وہی چیزیں دھرائی جارہی ہیں - اگر حقیقت میں اسکو جانچا جائے تو معلوم ہوگا کہ اگر رشوت ستانی کا ایک حصہ عہدہ داروں کی جانب سے ہے تو دو حصے دیگر اشخاص کے ہوتے ہیں جو اپنے آپ کو سیاسی اداروں سے متعلق ہونا بیان کرتے ہیں - اسلئے سوائے پاپولر منسٹر کے اور کوئی منسٹر اسکا انسداد نہیں کرسکتا - بدقسمتی یا خوش قسمتی سے نلگنڈہ یا ورنگل میں جن سیاسی پارٹیوں کا انتخاب ہوا ہے وہاں یہ کہا جارہا ہے کہ سب عہدہ داروں کو ان کی ہدایات کے موافق عمل کرنا ہوگا اگرچیکہ اسمیں کوئی قوت نہیں ہے - تو

یہ جو رشوت ستانی ہورہی ہے وہ محض عہدہ داروں کی جانب سے ہی نہیں بلکہ دوسری جانب سے بھی بہت چل رہی ہے - آپ نے دیکھا ہے کہ ناجائز بزنس کے سلسلہ میں ۳۲ لاکھ روپئے برآمد کرلئے گئے ہیں - تو اب آپ بتلائے کہ کس نے یہ روپئے برآمد کئے - انہی عہدہ داروں نے اس کو برآمد کیا جن کے متعلق آپ کہتے ہیں کہ وہ رشوت خوار ہیں - اگر وہ حقیقت میں رشوت خوار ہوتے تو پھر یہ بات کسطرح سمجھ میں آسکتی ہے کہ ۳۲ لاکھ روپئے انہوں نے برآمد کئے - اس سے بھی واضح ہوجائیگا کہ رشوت ستانی کے سلسلہ میں عہدہ داروں کا ہی حصہ نہیں ہوتا بلکہ دیگر اصحاب بھی اسمیں شامل ہوتے ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ جو واقعات بیان کئے جاتے ہیں وہ ان معلومات کی بناء پر کئے جاتے ہیں جو پاپولر گورنمنٹ (Popular Government) سے متعلق تھے - جس طرح اس سے پہلے سنٹرل گورنمنٹ (Central Government) یعنی کانگریس گورنمنٹ (Congress Govt.) نے یہاں پولیس ایکشن (Police Action) کیا اسی طرح ان دونوں سررشتوں یعنی جنگلات اور آبکاری پر پاپولر گورنمنٹ (Popular Govt.) نے پولیس ایکشن کیا ہے - اگر آپ کو تازہ معلومات ہوتے تو غالباً یہ بات نہیں کہی جاتی - اسمیں شک نہیں کہ تھوڑی بہت خامیاں ہیں جو یکلخت کیسے دور کی جاسکینگی ؟ اسمیں رفتہ رفتہ اصلاح کیجارہی ہے - یہ کہا جاتا ہے کہ انسپکٹر (Inspector) کی اگر ایک جائداد خالی ہوتی ہے تو ہزاروں درخواستیں پہنچ جاتی ہیں - کیونکہ اس میں رشوت ستانی کے مواقع زیادہ ہیں - یہ میں مانتا ہوں کہ جب کوئی ایسی جائداد خالی ہوتی ہے تو ہزاروں درخواستیں پیش ہوتی ہیں - لیکن آپ نے اخباروں میں پڑھا ہوگا کہ ایک جگہ ایک چپراسی کی جائداد خالی ہوئی تھی تو کئی گرائجویٹس - بی - اے اور ایم - اے کی درخواستیں پیش ہوئی تھیں - محض ایک خدمت کیلئے کئی درخواستوں کا پیش ہونا رشوت ستانی کی دلیل نہیں ہے - یہ بھی کہا گیا اور خاص طور پر منسٹر کا نام لیکر ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا گیا کہ جو تراشنے والے ہیں ان کی حالت سدھارنے کیلئے کوئی کوشش نہیں کیجاتی - میں سمجھتا ہوں کہ یہ اعتراض بھی آج کل کے انتظامات سے ناواقفیت کی بناء پر ہے - یہ بھی کہا گیا ہیکہ موجودہ صدرالمہام نے اپنا انتخاب ہوتے ہی پاپولیریٹی (Popularity) حاصل کرنے کے لئے اور وہ محض عوام کو دھوکہ دینے کے لئے " درخت تراشنے والے کے لئے " کا نعرہ لگایا -

شری وی - ڈی - دشپانڈے (اپا گوڑہ) - آنریبل منسٹر نے ٹھیک نہیں سمجھا - سنہ ۵۲-۱۹۵۱ع کی جو رپورٹ (Report) ہمیں دیگئی اوسیر سے یہ کہا گیا - لیٹسٹ رپورٹ (Latest Report) او یلیبل (Available) کرنے کی ذمہ داری بھی آنریبل منسٹر پر ہے ....

شری رنگا ریڈی - میں آنریبل ممبر سے درخواست کرونگا کہ وہ محض رپورٹ کو پیش نظر رکھکر تقریر نہ کریں بلکہ انہیں اپنی کانسٹی ٹیونسی (Constituency) میں دورہ کرکے اپ ٹوڈیٹ (Up-to-date) معلومات حاصل کرنا چاہئے -

شری وی ۔ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ لیکن ڈپارٹمنٹ میں جوری آرگنائزیسن(Re-orga- nisation) ہوتا ہے وہ ہمکو کیسے معلوم ہوگا ؟

شری رنگا ریڈی ۔ پاپولر منسٹر (Popular Minister) نے جو نعرہ لگایا ہے جب تک اوسکی جانچ نہ کرلی جائے ہاؤس میں یہ کہنا کہ صرف پاپولرٹی حاصل کرنے کا نعرہ لگایا گیا ہے صحیح نہیں ہوگا ۔ لیکن میں یہ بتاؤنگا کہ جو نعرہ لگایا گیا ہے وہ حقیقت پر مبنی ہے ۔ لیکن میں یہ بھی بتاؤنگا کہ یہاں تو ایک تقریر کی جاتی ہے ۔ لیکن خود تقریر کے پیرو اسکے خلاف عمل کرتے ہیں ۔ ہمنے جس طرح ” زمین کاشت کرنے والے کے لئے ،، کا نعرہ لگایا اسی طرح ” درخت تراشنے والے کے لئے ،، کا نعرہ بھی بلند کیا ۔ یہ کوئی پاپولرٹی حاصل کرنے کے لئے نہیں کیا گیا بلکہ حقیقی طور پر اس کو عمل میں لانے کے لئے لگایا گیا ہے ۔ گو زمینات کی حدتک مجھے معلوم ہے کہ کچھ عرصہ سے یہ نعرہ لگایا جا رہا ہے لیکن اسکے مطابق اب تک کلیتاً عمل نہیں ہوا ہے ۔ یہ جو ” درخت تراشنے والے کے لئے ،، کا نعرہ ہے اس پر نصف حدتک عمل ہوچکا ہے ۔ یہ نعرہ اس وجہ سے لگایا گیا ہے کہ درخت تراشنے والے کو راست طور پر ملے ۔ پہلے یہ ہوتا تھا کہ تین ماہ کی دھڑوت داخل کرنے پر درخت دئے جاتے تھے ۔ چونکہ غریب اتنی رقم داخل نہیں کرسکتے تھے اسلئے سرمایہ دار مستاجرین درخت لیکر نفع حاصل کر رہے تھے ۔ اب ہم یہ چاہتے ہیں کہ ایسے نفع حاصل کرنے والے مستاجر درمیان سے ہٹ جائیں اور حکومت اور درخت تراشنے والے کے درمیان راست تعلق رہے ۔ کیونکہ مستاجرین کے رہنے سے کلالوں کو موقع نہیں ملتا اور دن بدن بیروزگاری بڑھتی جا رہی ہے ۔ اس عمل سے بڑی حدتک بیروزگاری ختم ہو جائیگی ۔ اور جو دوسرے نقائص اس میں ہیں وہ بھی دور ہوجائینگے ۔ اسکے متعلق میں نے کسی ایک سوال کے جواب میں کہا تھا کہ یہ اسکیم میں نے مرتب کی ہے اور عہدہ داروں کی ایک کانفرنس (Conference) میں اسکے متعلق غور کیا گیا ہے ۔ ایک سب کمیٹی (Sub-Committee) قواعد مرتب کرنے کے لئے تشکیل دیگئی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک ہفتہ کے اندر اسکو کیبنٹ (Cabinet) میں پیش کردیا جائیگا ۔ نلگنڈہ ، ورنگل اور کریم نگر کے تعلقوں میں اسکو فی الحال نافذ کیا جائیگا ۔ میں نے کلالوں سے مشورہ کرنے کے لئے نلگنڈہ اور ورنگل ضلعوں کے تعلقات کا دورہ کیا ہے ۔ لیکن مجھے یہ کہنے کے لئے معاف کیا جائے کہ سیاسی پارٹی کے بعض لوگ ہر موضع اور ہر تعلقہ کے مستقر میں سے پہلے پہنچ گئے اور کلالوں سے جو وہاں میری آمد کے انتظار میں جمع تھے کہا گیا کہ یہ اسکیم محض ایک تماشا ہے ۔ اس پرعمل کرنے کی ضرورت نہیں اور نہ صدر المہام جو کچھ کہتا ہے اوسکو سننے کی ضرورت ہے ۔ اس طرح ان کو منتشر کرنے کی کوشش کی گئی ۔ ایک طرف یہاں اسمبلی (Assembly) میں کہا جاتا ہے کہ گتہ داران جو نفع حاصل کر رہے ہیں انہیں نکال دیا جائے اور دوسری طرف جب پاپولرمنسٹر (Popular Minister) ان کی بھلائی کے لئے اور گتہ داروں کی مناپلی (Monopoly) کو ختم کرنے کے لئے کوئی قدم اٹھاتا ہے تو اسکی کوششوں کو ناکام کرنے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ اگر چیکہ یہ کوشش کسی موقع

در کامیاب نہیں ہوئی ۔ صرف سرپا بیٹھ نہیں جن کلالوں کو فرار کیا جاسکا ۔ آپ کی کوششوں سے غریب کلالوں کو فائدہ پہونچیگا یا ہماری کوششوں سے فائدہ ہوگا ؟ ڈی ۔ ڈی ۔ اتل نے مساجر کو معاملات کی سالانہ دینے کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے وہ بے بنیاد ہے آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس وقت جو سسٹم (System) ہے اسکے تحت معاملات کا ہراج ہوا کرتا ہے اور اس کے لئے ایک تاریخ مقرر کی جاتی ہے ۔ اس میں جو شخص زیادہ بولی بولتا ہے وہ اوسکو حاصل کرلیتا ہے ۔ ایکسال کے لئے اوسکو معاملہ دیا جاتا ہے ۔ لیکن میں یہ کہونگا کہ جو اس فن کو اچھی طرح جانتا ہے اور معاملہ کو چلانے کی اہلیت رکھتا ہے وہی اس معاملہ کو لیتا ہے ۔ اوس میں جو مہارت رکھتا ہے اور جس میں ایسی صلاحیت ہوتی ہے وہی معاملات کو چلا کر نفع حاصل کرسکتا ہے ۔

چونکہ ڈی ۔ ڈی ۔ اتالہ صاحب کا یہ موروثی دھندا ہے اور ان میں استطاعت بھی ہے ۔ وہ اس فن میں ماہر ہیں اسلئے وہ ہراج میں معاملات لیتے ہیں ۔ یہ سسٹم کا تصور نہیں ہے ۔ مدراس سسٹم (Madras System) جبتک رہیگا اس وقت تک ہراج میں زیادہ بولی بولنے والے کو ہی معاملہ آبکاری مل سکیگا ۔ البتہ میں جو سسٹم رائج کرنے کی کوشش کررہا ہوں جس میں درخت پر رقم کی ایک حد مقرر کردی گئی ہے ۔ اس سسٹم میں غریب لوگوں کو بھی درخت حاصل کرنے کا موقع ملیگا ۔

جنگلات کے متعلق بھی دو متضاد خیالات کا اظہار کیا گیا ہے ۔ ایک یہ خیال کہ جنگل کی رکشا (रक्षा) کرنا چاہئے اور دوسرا یہ خیال کہ جنگل کے رقبے کو کاشت کے لئے دیدینا چاہئے ۔ آنریبل ممبرس خود مشورہ کرکے یہ طے کرلیں کہ کونسا طریقہ اختیار کرنا چاہئے ۔ جب آنریبل ممبرس کے خیالات میں خود اتنا اختلاف ہو تو گورنمنٹ کیا کرسکتی ہے ؟ مختلف خیالات کے باوجود گورنمنٹ نے دونوں نقاط نظر کا خیال رکھا ہے اور اسکو ملحوظ رکھتے ہوئے آگے بڑھ رہی ہے ۔ جنگل کا وجود ملک کے لئے نہایت ضروری اور اہم ہے ۔ جنگل کی وجہ سے درختوں کے سبز پتوں کی ہوا سے فصول جاندار مویشی اور انسان تازہ اور صحت بخش ہوا حاصل کرتے ہیں ملک میں ٹھنڈک رہتی ہے ۔ غرض بہت سے فائدے ہیں ۔ ہندوستان میں جنگلات کے رقبے کو ⅓ کی حد تک بڑھانے کا تصفیہ کیا گیا ہے ۔ اور حکومت حیدرآباد نے یہ مان لیا ہے کہ ۲۰ فیصد بڑھایا جائے ۔ یہاں ۱۱ فیصد جنگلات موجود تھے اور جاگیرات کے انضمام کے بعد یہ رقبہ ۱۰ فیصد ہوگیا ہے ۔ اب بھی ۱۰ فیصد کی کمی ہے ۔ اسکو پورا کرنا ہے ۔ کاشت کے لئے جنگلات کے رقبے کا استعمال کرنا کوئی صحیح بات ہوگی ۔ کاشت کے لئے پڑاؤ زمینات کو کام میں لایا جاسکتا ہے ۔ میں "غلہ زیادہ اگاؤ" کی اسکیم کا بھی حامی ہوں ۔ میں بھی اسکو مانتا ہوں ۔ لیکن جنگل کو اس غرض کے لئے برباد نہیں کیا جاسکتا ۔ جنگلات ملک کے نفع کیلئے ضروری ہیں ۔ ملک کے نفع کے مقابلہ میں انفرادی نفع کو ترجیح نہیں دی جاسکتی ۔ جو لوگ انفرادی نفع چاہتے ہیں وہ ایسی خواہش رکھتے ہیں ۔ لیکن اجتماعی نفع کو بڑھانے کی کوشش کرنی چاہئے ۔ بعض لوگوں نے پولیس ایکشن کے بعد سرمایہ زمینات پر کاشت شروع کردی ۔ کیسی کہا جاتا ہے

نہیں لی گئی ۔ یہ سمجھا گیا کہ کوئی حکومت ہی نہیں ہے ۔ آزادی سے ہر شخص کو من مانے درخت کاٹنے کا حق ملگیا ہے ۔ یہ سمجھکر درخت کاٹے گئے ۔ گائیران اور پرموک زمینات پر قبضہ کرلیا گیا ۔ بعض عہدہ داروں نے پٹے بھی دئے ۔ ملک کارکنوں نے بھی ترغیب دی کہ جس زمین پر چاہے کاشت کرسکتے ہیں ۔ ایسی باتوں سے ملک میں تباہی آنے کا امکان ہوتا ہے ۔ اوس زمانے میں کوئی شخص جانور نہیں رکھ سکتا تھا ۔ کھیت جلا دئے جاتے تھے ۔ جنگل سے فوائد حاصل کرنا دشوار ہوگیا تھا ۔ منسٹروں نے اس پر غور کیا کہ کس طرح ملک کو تباہی سے بچایا جائے ۔ میرے پیشرو منسٹر نے ایک گشتی جاری کی جسکی وجہ سے دوسرے زمانہ میں کاشت کرنے میں کمی ہوئی ۔ دوسری زمینوں پر کاشت کرنے میں کاشتکاروں کا قصور نہیں ہے بلکہ بعض عہدہ داروں اور سیاسی پارٹیوں کا قصور ہے ۔ اس گشتی میں جسکا ذکر میں نے کیا صاف طور پر بتایا گیا ہے کہ ایسی زمانہ میں خواہ وہ گائیران ہوں یا پرموک یا سرکاری جنگل میں اور صحراؤں میں کاشت نہ کی جائے ۔ البتہ اجازت سے پرموک زمینات حاصل کیجاسکتی ہیں ۔ اسکے بعد دوسرے احکام سررشتہ مال کے منسٹر نے جاری کئے اس میں انہوں نے اس گشتی کے حوالے سے بتایا کہ ,, صحراؤں میں کاشت نہ کی جائے ،، ۔ جن لوگوں نے بلا اجازت زمینات پر کاشت کی اس کا داخلہ مال کے رجسٹرات میں رہتا ہے ۔ اسکا علم شاید ان لوگوں کو نہیں ہے جو ایسا کرتے ہیں ۔ لیکن جس قدر زمینات پر کاشت کی جاتی ہے ہر موضع میں اسکا داخلہ فیصل پٹی میں ہوتا ہے کہ کسقدر زمینات پر بلا اجازت کاشت کی گئی ۔ مثلاً زید نے گذشتہ سال دس ایکر زمین پر کاشت کی تھی اور اس سال ۱۵ ایکر پر کاشت کی تو جمع بندی میں اسکا داخلہ لیا جاتا ہے کہ اسکے قبضہ میں ۱۰ ایکر زمین تھی اور ۵ ایکر پر زائد کاشت کی گئی ہے ۔ سنہ ۱۹۴۹ ع کی گشتی کے بعد احکام نافذہ کی روسے اس طرح کاشت کرنے والوں پر تاوان عائد کیا جاتا ہے ۔ ہر سال جیسے جیسے اضافہ کاشت کی جاتی ہے اسی لحاظ سے تاوان عائد کیا جاتا ہے ۔ سنہ ۱۹۴۹ ع میں جس قدر رقبے پر بلا اجازت کاشت کی گئی تھی اس سے دو چند رقبہ پرکاشت کی گئی ۔ اگر تاوان دیتے ہوئے بھی اضافہ کاشت کی جاتی رہے تو اسکو اراضی سے بیدخل کردیا جاتا ہے ۔ کہا یہ جاتا ہے کہ ہم اس جنگل پر پولیس ایکشن کے پہلے سے کاشت کر رہے تھے ۔ شاید انکو یہ نہیں معلوم کہ اسکا داخلہ رہتا ہے کہ کس نے کس رقبے پر کاشت کی تھی ۔ اگر انکو یہ معلوم ہوتا تو ایسا نہ کہتے ۔ اگر اسکو جائز سمجھا جائے کہ ایسے رقبوں پر کاشت ہوتی رہے تو جنگلات باقی نہ رہینگے اور ملک کو بڑا نقصان ہوگا ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ کیا نئے اراضیات محصورہ میں لئے گئے ہیں ؟

شری رنگا ریڈی ۔ میں اس سے پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ ہمارے یہاں ۱۱ فیصد جنگلات تھے ۔ جب جاگیرات کا انضمام ہوا تو وہ ۱۵ فیصد ہوگئے ۔ جاگیرات کے آنے کے بعد اسکے چار فیصد حصہ کو جنگلات سے موسوم کیا گیا ہے یعنی ۴ فیصد حصہ کو محصورہ میں لیا گیا ہے ۔

میرے بعض دوستوں کا کہنا ہے کہ ساگوانی لکڑی نہیں ہے اسکو کیوں صحرا میں ایا جاتا ہے ۔ اسکے متعلق میں یہ کہونگا کہ ساگوان لکڑی کے درختوں کو خاص اہتمام سے پرورش کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ۔ ساگوانی لکڑی کے درخت پہلے سے جتنے ہیں وہ ہیں ۔ جدید طور پر اگانے کا انتظام کیا جا رہا ہے لیکن یہ چیز اسی تو نہیں ہے کہ فوراً تیار ہو جائے ۔ بیدر میں ۶ ہزار ایکڑ کے رقبے میں اسکی پیداوار کا انتظام کیا گیا ہے ۔ آپ صاحبان جسقدر رقم کی منظوری دینگے اسی مقدار میں اسکو پیدا کرنے کا انتظام کیا جاسکے گا ۔ جنگلات کا معاملہ ایسا ہے کہ درخت آج لگائے جائیں تو ۳۰ برس کے بعد اس درخت کا جوبسہ کار آمد ہوسکتا ہے ۔ جاگیرات کو ضم ہوکر دو برس نہیں ہوئے کہ یہ کہنے لگے کہ جنگل نہیں ہے اور اسکو محصورہ نہ کرو ۔ یہ صحیح نہیں ہے کہ جنگل نہیں ہے ۔ لیکن اس زمین کو لیکر جنگل بنایا جاتا ہے ۔ یہ اعتراض کہ وہ جنگل نہیں ہے اس کو جنگل میں شامل نہ کیا جائے صحیح اعتراض نہیں ہے ۔

ایک اور چیز یہ کہی گئی کہ آندھرا راسٹریہ کانگریس نے رزولیوشن (Resolution) پاس کیا ۔ اس میں کہا گیا کہ مکان بنانے کے لئے اور جولہے کے لئے غریب رعایا کو لکڑی مفت دی جائے ۔ جس حدتک رزولیوشن (Resolution) کا منشاء ہے وہ صحیح ہے ۔ اب بھی ہمارے احکام کی روسے " سر بوجھ " جولہے کے لئے لے جانے کی اجازت ہے ۔ سررشتہ جنگلات کی حفاظت کے نقطۂ نظر کو سامنے رکھتے ہوئے اس سے زیادہ دینا البتہ مشکل معلوم ہوتا ہے ۔ اسلئے اس سے زیادہ کی اجازت موجودہ گستی یا قانون کے ذریعہ دینے کی گنجائش نہیں ہے ۔ میں نے اس کے لئے خاص طور پر کارروائی کا آغاز کیا ہے اور اپنے عہدہ داروں سے مشورہ لے رہا ہوں ۔ میں چاہتا ہوں کہ رعایا کے لئے جوبیمہ کے تعلق سے مزید سہولت پیدا کروں ۔

یہ کہا گیا کہ ۳۰ - ۴۰ گاؤں کے لئے ایک جنگلات کا چوکیدار رہتا ہے ۔ مگر آپ دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ اسکی آمدنی ہی ایک کروڑ روپیہ ہے جس میں کئی لاکھ روپیے تو خرچ ہی ہو جاتے ہیں ۔ لیکن جنگلات کے متعلق یہ تصور کرنا کہ اس سے گورنمنٹ کو آمدنی ہونی چاہئے ٹھیک نہیں ۔ جنگلات سے ملک کو دوسرے طریقوں سے کئی فائدے حاصل ہوجاتے ہیں ۔ اس سے بارش ہونے میں مدد ہوتی ہے ۔ انسانی صحت پر اس کا بہتر اثر پڑتا ہے ۔ جنگلات گرمی کو کم کرتے ہیں اور سردی کو بڑھاتے ہیں ۔ زراعتی فصول کو بہتر بنانے میں انکا بڑا حصہ ہے ۔ اسلئے صرف اس نقطۂ نظر سے دیکھنا کہ اس سے گورنمنٹ کو کتنا پیسہ نقدی کی صورت میں حاصل ہوتا ہے یہ درست نہیں ہے ۔ اسکے دوسرے فوائد کو ملحوظ رکھنا بھی ضروری ہے ۔ اس پر گورنمنٹ کو خرچ کرنا بھی پڑتا ہے ۔ آمدنی کے لحاظ سے دس گاؤں پر ایک چوکیدار رکھا گیا ہے ۔ ایک آدمی کے لئے یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ ۳۰ گاؤں کی وقت واحد میں نگرانی کرے ۔ صرف حکومت کے خوف سے اسکی حفاظت ہوتی ہے ۔

شری کے ۔ ایل نرسمہا راؤ (یلندو ۔ عام) ۔ کیا کہیں دو تین گاؤں کے لئے بھی ایک چوکیدار رکھا گیا ہے ؟

شری رنگا ریڈی - کیا آپ کا اشارہ کسی خاص مقام کی طرف ہے -

شری کے - ایل - نرسمہا راؤ - میں یلندو کے متعلق کہہ رہا ہوں -

شری رنگاریڈی - میرے علم میں تو نہیں ہے - اوسطاً ۲۰ - ۲۵ گاؤں کے لئے ایک چوکیدار ہے -

شری داجی شنکر راؤ (عادل آباد) - کیا کوئی " پلا چوکیدار " بھی ہے ؟

شری رنگا ریڈی - پلا چوکیدار کا کوئی رقبہ نہیں - ہر چوکیدار کے لئے رقبہ مقرر کردیا گیا ہے - اسکا کام ہے کہ وہ نگرانی کرے کہ اسکے رقبہ میں کوئی چوری نہ ہو - کوئی جھاڑ نہ کاٹا جائے -

شری داجی شنکر راؤ - میں میرا مطلب یہ تھا کہ کوئی " پلا چوکیدار " یعنی بچہ چوکیدار بھی جنگلات کے لئے ہے -

شری رنگا ریڈی - کوئی بچہ چوکیدار تو نہیں - ہم نابالغوں کا تقرر نہیں کرتے صرف بالغوں کا ہی تقرر کرتے ہیں - (**Laughter**)

بحث کے دوران میں یہ کہا گیا کہ زراعتی کام کرنے والوں کو لکڑی مفت دی جائے - لیکن اگر اس پر عمل کیا جائے تو انتظام میں سخت دشواری ہوگی - اگر ایسے احکام جاری کردئے جائیں تو کہیں ایک لکڑی کی بجائے دو سو لکڑیاں کاٹ لی جائینگی - اگر کہیں درخت کٹے ہوئے ہوں اور کوئی تنقیح کنندہ انکا معائنہ کرے تو کہدیا جائیگا کہ کاشتکاروں کو دئے گئے ہیں - پھر اسے سمجھ بند کرکے آ جانا پڑیگا - اور ممکن ہے یہ بھی رشوت ستانی کا ایک اور ذریعہ بن جائے - میں مفت لکڑی دینے کے لئے تیار ہوں - لیکن انتظامی امور مجھے اسکی اجازت نہیں دیتے - میں خود اسے سوچ رہا ہوں کہ یہ کس طرح سے عملاً ممکن ہے - جہاں کوپ کٹتی ہے میں وہاں سے لکڑی دینے کے لئے تیار ہوں - لیکن ایسی صورت میں یہ عذر ہوتا ہے کہ کوپ کے مقام سے فلاں گاؤں ۲۰ میل دور ہے اور جہاں کوپ کٹتے ہیں وہاں گاؤں نہیں ہوتے - اور جہاں گاؤں ہیں وہاں کوپ نہیں کٹتے - بہر حال اس کے لئے حکم دیدینا جسقدر آسان ہے اس پر عمل کرنا اسی قدر دشوار ہے - پھر بھی میں وعدہ کرتا ہوں کہ جہاں تک ممکن ہوسکے انتظام میں خلل ڈالے بغیر دینے کی کوشش کرونگا -

ایک صاحب نے کہا کہ جنگل میں کارآمد لکڑیاں ہوتی ہیں - لیکن ان سے کام نہیں لیا جاتا - اور کس لکڑی سے کیا کام لینا چاہئے واقفیت حاصل نہیں کی جاتی - میں سمجھتا ہوں کہ یہ اعتراض بھی عدم معلومات کی بناء پر ہوا ہے - محکمہ جنگلات یہاں سے قریب ہی ہے - جاتے جاتے آپ دیکھ سکتے ہیں - یہاں تفصیل سے یہ بتایا گیا ہے کہ کونسی لکڑی کس کام آتی ہے - محکمہ کو اسکا پوری طرح علم ہے اور اس پر عمل بھی ہورہا ہے - چنانچہ سلدرہ کی لکڑی سے کتھا بنایا جاسکتا ہے اور بنایا جارہا ہے - پیرا اور پلاس کی لکڑی سے لاکھ بنتی ہے - چنانچہ لاکھ بنانے کا کام آغاز ہوچکا ہے -

عرض جو لکڑی جس کام آتی ہے اس کام میں استعمال کرنے کی کوشش کی جارہی ہے - اس کے باوجود بھی یہ کہنا کہ سررشتہ ناواقف ہے یہ اعتراض عدم معلومات کی بناء پر ہے -

رشوت ستانی کے ساتھ ساتھ یہ کہا گیا کہ اس میں محکمہ کا حصہ ہے - تب ہی تو یہ عمل چل رہا ہے - میں نے نہیں سمجھا کہ محکمہ کے حصہ سے کیا مطلب ہے - عہدہ دار کا حصہ ہو سکتا ہے - عملہ کا حصہ ہوسکتا ہے - لیکن محکمہ کا حصہ یہ نیا لفظ ہے - ہوسکتا ہے کہ وہ اسکا مطلب ان عہدہ داروں کی بددیانتی سے منسوب کرنا چاہتے ہوں - لیکن میں ہاؤس کو یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ آنریبل ہوم منسٹر کے مشورہ سے میں نے اس کے انسداد کیلئے انتظامات کئے ہیں - اگر میرے دوستوں کو کوئی شبہ ہو تو وہ تفصیلات معلوم کرسکتے ہیں اور خاطیوں کو گرفتار کیا جاسکتا ہے - میں نے خود اپنے دستخطی نوٹس (Notes) ایسے لوگوں کو پکڑنے کیلئے دئے ہیں - اگر کوئی آنریبل ممبر یہ سمجھتے ہوں کہ انہوں نے شکایت کی ہے اور میں نے اس پر کارروائی نہیں کی تو وہ کہہ سکتے ہیں ..

شری ایم - بچیا (سرپور) - میں نے آنریبل منسٹر کے پاس شکایت کی تھی -

شری رنگا ریڈی - آپ نے تو کبھی شکایت نہیں کی -

شری ایم - بچیا - میں نے ایک کنٹراکٹر کے بارے میں یہ شکایت کی تھی کہ اس نے بلا نمبر اندازی ایک ہزار درخت گرائے ہیں -

شری رنگا ریڈی - آپ نام بتائیں تو میں معلوم کرسکتا ہوں - میرے پاس ہزاروں کارروائیاں رہتی ہیں - کیا پتہ چلتا ہے کہ رید نگر جالد کس کی کیا کارروائی ہے - ایک صاحب نے میدک میں محفوظ درختاں کاٹنے کی شکایت کی تھی - اس سلسلے میں اسی وقت نائب ناظم سے دریافت کیا گیا - ہوتا یہ ہے کہ یہاں تو محض شکایتیں کیجاتی ہیں - خوبیاں دیکھنے کیلئے کوئی آمادہ نہیں ؟ بہر حال میدک میں جو محفوظ درختاں کاٹنے کی شکایت ہوئی میں نے نائب ناظم کو حکم دیا اور طریقہ تحقیقات تجویز کرکے ناظم صاحب کو بھی حکم دیا کہ وہ خود بھی تحقیقات میں شرکت کریں اور میں نے انہیں لکھدیا کہ کارروائی کی اہمیت کے مدنظر میں بھی ۱۳ تاریخ کو صبح ۸ بجے تحقیقات کیلئے آتا ہوں - مگر اسی ۱۳ تاریخ کو دواخانہ میں میرا آپریشن (Operation) ہوا - اس وجہ سے میں نہ جاسکا - لیکن ناظم صاحب نے اس میں تحقیقات کی - اور ڈویژنل آفسر (Divisional Officer) اور امین کو خدمت سے علحدہ کرنے کی سفارش کی - میں نے اس میں چند اعتراضات کئے ہیں کہ جب ڈویژنل آفسر اور امین شریک ہیں تو نائب امین کسطرح بچ سکتا ہے ؟ اسلئے کہ اسی پر سب سے پہلے ذمہ داری آتی ہے - میں نے مکمل تحقیقات کیلئے لکھا ہے - غالباً یہ کارروائی کل یا پرسوں آجائیگی - اس سلسلہ میں مستاجر پر بھی ۱۴ ہزار روپئے جرمانہ اور تا زندگی معاملہ نہ دینے کی تجویز کی ہے - اگر اسکے باوجود بھی یہ کہا جائے اور شکایت کیجائے کہ کوئی تحقیقات نہیں ہوئی تو یہ ایسا

ہی ہے جیسا کہ دن کو رات کہنا یا رات کو دن کہنا ہے - اگر کسی کو اس بارے میں اطمینان ہو تو وہ ریکارڈ (Record) دیکھ سکتا ہے - البتہ نائب اس کو بھی بلحاظ کارگزاری ذمہ دار گردانا تھا اسلئے ڈویژنل آفسر صاحب کارگزار رہیں - البتہ ابھی اس وقت کارگزار نہیں ہے - تحقیقات میں تینوں میں سے جو جو غلطی کے ذمہ دار ہونگے انہیں علحدہ کیا جائیگا -

ایک اور خبر کہی گئی کہ ٹھیکہ دار کو اراضی ٹھیکہ میں برگ آنوس سے استفادہ کی قانوناً اجازت ہے - لیکن استفادہ کی اجازت چاہی جائے تو اجازت نہیں دیجاتی - یہ بالکل صحیح ہے - جانچہ میں نے خود سنہ ۱۹۰۱ع میں اسے ٹھیکہ سے لکڑی لانے کی اجازت چاہی تھی - لیکن میرے منسٹر ہونے کی تاریخ تک مجھے اجازت نہیں ملی - البتہ منسٹر ہونے کے بعد یکدم اجازت نامہ ملا - آپ کا یہ کہنا غلط نہیں - مگر اسکی وجہ محض رسوخ نہیں - قانون میں ہی ایسے نقائص ہیں - اگر آپ کو اس سے متعلق قانون دیکھنے کا اتفاق ہوتا تو شائد یہ اعتراض نہ ہوتا - یہ قانون ایسا ہے کہ ٹھیکہ دار اجازت کیلئے درخواست پیش کرے اسکا ٹھیکہ ۱۰ ف کے بعد کا ہے یا پہلے کا یہ دریافت کیا جاتا ہے - اسکو حکم دیا جاتا ہے کہ وثیقہ عطائے ٹھیکہ بھی پیش کرے - وثیقہ پیش کرنے میں دقت ہوتی ہے اور اس میں دیر ہوتی ہے - عموماً ٹھیکہ موروثی قدیم ہوتا ہے - اس کے ابتدائی ٹھیکہ کا وثیقہ ملنا دشوار ہے - میں نے دیکھا کہ یہ ہمیشہ سے چلا آرہا ہے - میں نے فوراً ان نقائص کو دور کرنے کیلئے ایک گشتی جاری کردی ہے اور اب ہر پٹیل پٹواری آپ کو بار چھٹی دے سکتا ہے - اسطرح ہر عہدہ دار جنگلات کو بھی چوبینہ دینے کے احکام دئے گئے ہیں بشرطیکہ انکے پاس سرکاری کاغذات ہوں - اور مقدار چوبینہ کے متعلق ایک ایسے آدمی کی تصدیق دلائی جائے جو مقرر ہو - چٹھی دینے کے بعد اسکو صرف یہ دیکھنا ہوگا کہ اسکا جائز استعمال ہوتا ہے یا ناجائز - اگر کوئی شخص چٹھیات چوبینہ حاصل کر کے فروخت کررہا ہے تو عہدہ داروں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ چوبینہ ضبط کرلیں اور ایسے شخص کے خلاف ضروری کارروائی کریں - (cheers)

سررشتہ جنگلات اور آبکاری میں پیروکاری سے متعلق شکایت ہے - میں نے اس بارے میں یہ کہا ہے کہ آپ پیروکاری کرنے کی بجائے دو آنے کے دو ٹکٹ لگا کر ایک لفافہ ٹپہ میں ڈال دیجئے - آپ کو اسکا جواب فوراً ہی مل جائیگا - کیونکہ میں نے یہ طریقہ مقرر کیا ہے کہ کارروائی عہدہ دار کے پاس کتنے دن رہنا چاہئے - صیغہ دار کے پاس کتنے دن رہنا چاہئے اور موصولہ اور محاربہ میں کارروائی کتنے دن تک رہنی چاہئے - آپ کا مراسلہ وصول ہونے کے بعد آپکو جواب دیا جائیگا کہ فلاں دن آپکا مراسلہ یا درخواست وصول ہوئی اور اس پر یہ کارروائی کی جارہی ہے - کارروائی کی نوعیت کے لحاظ سے آخر میں آپکو یہ اطلاع دیجائیگی کہ آپکی کارروائی میں یہ تجویز ہوئی ہے یا پھر تجویز کا اقتباس آپکو بھیجا جائیگا - آبکاری ، کروڑگیری اور جنگلات کے محکموں میں پہلے بھی بہت قابل عہدہ دار تھے اور انہوں نے ایسے احکام دئے تھے - لیکن انکی اس تجویز کی تعمیل ہوئی یا نہیں انکو معلوم نہیں ہوتا تھا - اسلئے میں نے ایک کسوٹی بھی تجویز کردی ہے تاکہ یہ معلوم ہوسکے کہ تجویز کی تعمیل ہوتی ہے یا نہیں - اسکے لئے میں نے ایک رجسٹر مقرر

کردیا ہے جو نصف دن عہدہ دار کے پاس رہتا ہے اور نصف دن صیغہ میں رہے گا۔ اس رجسٹر کو اہل معاملہ استحقاقاً دیکھ سکتے ہیں کہ انکے مراسلہ یا درخواست پر کیا کارروائی ہو رہی ہے۔ یہ طریقہ کم از کم میں نے اپنے سررشتوں کی حد تک اختیار کیا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اسوقت بھی رشوت کا بازار ختم ہوتا ہے یا رہتا ہے ۔ اور اب آنکو دقت ہوتی ہے یا سہولت ۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ آپ خواب دیکھ رہے ہیں ۔ لیکن میں ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ میں خواب نہیں دیکھ رہا ہوں بلکہ یہ حقیقت ہے ۔ کیونکہ پہلے ہمارے عہدہ دار اسکے عادی نہیں تھے ۔ اب وہ اس منزل پر آگئے ہیں کہ میرے پاس چار دن میں ہر کارروائی کا جواب آجاتا ہے یا جو بھی نفس معاملہ میں کارروائی ہورہی ہے اسکے متعلق مجھے معلوم کرایا جاتا ہے ۔ اگر کسی کو اطمینان نہو تو میرے ساتھ تشریف لاکر اطمینان کر لیے سکتے ہیں ۔

یہ بات بتائی گئی ہے کہ عہدہ دار دورہ نہیں کرتے ۔ میں کہتا ہوں کہ بحر حال کے انسان تو قصور وار ہوتا ہی ہے ۔ میں تو سارے نہیں جاتا ۔ اور میرے سررشتوں میں جتنے ملازمین ہیں وہ سب انسان ہیں ۔ اسلئے غلطی ہوسکتی ہے ۔ مگر ایسی غلطی کو غلطی میں شامل نہیں کرنا چاہئے ۔ وڈیا بلی سب تارائن نے مرافعہ کیا اور اسکا اتنک تصفیہ نہیں ہوا ۔ یہ تو میں صحیح طور پر کہنے کے موقف میں نہیں ہوں ۔ شاید تصفیہ نہیں ہوا ہو ۔ لیکن خواہ مخواہ انکے تصفیہ کو روکا نہیں گیا ۔

یہ کہا گیا کہ سنہ ۱۳۰۵ ف کے بقایوں کی کارروائیاں اب تک چل رہی ہیں ۔ اس بارے میں میں کہنا چاہتا ہوں کہ ایسے لوگ اپنی تائید میں مواد فراہم کر کے بھیج رہے ہیں جنکو سرکار سے کچھ بھی نہیں ملتا ہے ۔ اسلئے تعویق ہوتی ہے ۔ اسکے علاوہ مرافعہ کے حاکم کو یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ حقیقت میں مرافعہ کرنے والے کو کچھ ملنا چاہئے یا نہیں ۔ کیونکہ حاکم مرافعہ کے پاس گواہ نہیں ہوتے اور اسکو پوری کارروائی بھی دیکھنی پڑتی ہے ۔ اگر آپ یہ بات سوالات میں پوچھتے تو میں آنکو تشفی بخش جواب دے سکتا تھا ۔

یہ بھی کہا گیا کہ لکڑی گٹہ داروں کو نہ دیجائے بلکہ اہالی میں لکڑی کٹوائی جائے ۔ اسبارےمیں میں کہنا چاہتا ہوں کہ گتہ داروں کو کافی تجربہ ہوتا ہے ۔ اور انکو اپنے نفع نقصان کی فکر رہتی ہے ۔ ہم کھڑے جھاڑ کی نگرانی کرتے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ رشوت ستانی بڑھ گئی ہے جسکا انسداد کرنا چاہئے ۔ تو آپ ہی بتلائیے کہ اہالی میں لکڑی کٹوانے کے بعد کیا ہوگا ۔ کیونکہ بانس ، چولھے کی لکڑی وغیرہ جیسی مختلف قسم کی لکڑیوں کو کون کون کیسے استعمال کرینگے میں نہیں بتاسکتا ۔ امریکہ میں اخبارات ڈبہ میں ڈال دئے جاتے ہیں ۔ جب اخبار والا واپس آکر دیکھتا ہے تو ڈبہ میں یا تو اخبارات ہوتے ہیں یا انکے پیسے ۔ میں کہنا چاہتا ہوں کہ جب میرے پاس اتنے دیانت دار عہدہ دار ہونگے اس وقت ہم اسکا انتظام

؟ سکینگے - میں اس بات کی طرف بھی اشارہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہم تو یہاں کچھ کہتے ہیں لیکن باہر ہتیار لیکر قتل و خون کی دھمکیاں دیجاتی ہیں (cheers) - میں اپنے دوستوں سے پوچھتا ہوں کہ کیا وہ ہمارے عہدہ داروں کو جنگلوں میں جانے کا موقع بھی دیتے ہیں ؟ کہا جاتا ہے کہ عہدہ دار اپنے آپ کو رسیوں سے باندہ لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کمیونسٹوں نے آکر رسی باندھی ہے - میں پوچھتا ہوں کہ ۵۰۔۶ لوگوں کی گردنوں کو کمیونسٹوں نے آکر کاٹا ہے یا ان لوگوں نے خود ہی کاٹ لیا ہے ؟

ایک آنریبل ممبر کہتے ہیں کہ کلالوں اورگتہ داروں کے طریقہ کو نکالدیا جائے۔ ہاں اگر ہم انکو نکالدیں تو کیا ہماری آمدنی ساربہوگی ؟ اور یہ کلال اورگتہ دار نہ رہ سکیں گے کیونکہ یہ کلال اورگتہ دار یہ تو کانگریس کے خلاف ہیں اور یہ نقصان پہنچاتے ہیں - بلکہ یہ تو کانگریس کی حکومت کے فریفتہ اورگرویدہ ہیں -

شری وی - ڈی- دیشپانڈے - کیا اس غرض سے اسکیم لائی جاتی ہے ؟

شری رنگا ریڈی - میرا الزام یہاں تقریر کرنے والوں پر نہیں ہے - بلکہ ان پر ہے جو تقریریں کرتے ہوئے ایسا کہتے ہیں کہ ہمارے لیڈر نے وہاں تقریر کر کے یہ اسکیم لائی ہے اور یہ کانگریس منسٹر کی کارگزاری نہیں ہے تو میں یہ سمجھونگا کہ پھر یہ پروپگنڈا کیا جائیگا کہ کانگریس منسٹر نے اپنی پاپولیرٹی (Popularity) کے لئے ایسا کیا ہے -

ایک آنریبل ممبر - وہ اسکیم صرف ۳ تعلقوں کی حد تک ہے یا پورے اسٹیٹ کے لئے ؟

شری رنگا ریڈی- پورے اسٹیٹ کے لئے ہے - مگر اس سال آزمائش کے لئے صرف تین تعلقوں میں اس کو نافذ کرنا مقصود ہے- ایک صاحب نے فرمایا کہ کاما ریڈی میں جو ڈسٹلری (Distillery) ہے اوسکی آمدنی ایک کروڑ ہے - میں کہتا ہوں کہ سررشتہ آبکاری کی جتنی بڑی آمدنی ہے اتنے ہی اوسکے کم اخراجات ہیں -گیارہ کروڑ کی آمدنی بجٹ میں بتائی گئی ہے اور ایک کروڑ اوسکے اخراجات ہیں - مگر میں اسکی تفصیلات میں جانا نہیں چاہتا - یہ جو ڈسٹلری ہے اوسکی آمدنی ایک کروڑ ہے - اور جو خرچہ ہوتا ہے وہ سب تنخواہوں اور اوسکے انتظامات کے لئے ہوتا ہے - گلمہوہ کی خرید کے لئے ہوتا ہے- جتنا زیادہ گلمہوہ خریدا جائے گا اتنے ہی زیادہ اخراجات ہونگے- محکمہ پر جو خرچ ہوتا ہے اوسکے لئے سٹطوری لیبر کی ضرورت ہوتی ہے- ہمارے پاس کی ڈسٹلری کی تعریف دوسرے ملکوں میں کی جاتی ہے- دوسری جگہ ڈسٹلریز سے جو منافع ملتا ہے وہ بہت کم ہوتا ہے - اگر اسکی آمدنی میں سے ۳۰ لاکھ کے اخراجات نکال دئے جائیں تو ۲۰ لاکھ کا منافع ہوتا ہے - اسطرح صرف ایک ڈسٹلری ۲۰ لاکھ کا منافع دیتی ہے - رشوت ستانی کے متعلق میں کہونگا کہ وہ انشاءاللہ جلد بند ہوجائیگی- لیکن رشوت ستانی کا لفظ استعمال کر کے محکمہ آبکاری پر الزام لگانے کی جو کوشش کیگئی وہ غیر صحیح ہے - زیادہ بہتر ہوتا اگر وہ بتاتے کہ رشوت کن کن وجوہ سے لیگئی اور کہاں کہاں لیگئی- اسکی وضاحت کردیجاتی تو مناسب ہوتا -

کروڑ گیری کے متعلق ایک صاحب نے کہا تھا ۔ ان کی اسی کے لئے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کروڑ گیری کی آمدنی کو بتدریج گھٹایا جارہا ہے ۔ اور سنہ ۵۴ع کے آخر تک اوسکو ختم کرنے کی کوشش کیجارہی ہے ۔ جیسا کہ ہمارے آنریبل فینانس منسٹر نے اپنی تقریر میں واضح کردیا کہ دوسرے برآمدات پر محصول سنہ ۵۴ع تک بتدریج ختم کردیا جائیگا ۔ اور درآمدات پر اسی سال محصول ختم کرنے کی کوشش کیجارہی ہے ۔ اور یہ تقریباً ۲ کروڑ روپیئے تک کا محصول اس کے قبل کم کردیا گیا ہے ۔ گزشتہ سال ۲ فیصد محصول کم کیا گیا تھا ۔ اسکے بعد کھانے پینے کی تمام اشیاء کا محصول بشمول سونگ پھلی کی درآمدات کے بند کردیا گیا ۔ مگر ڈر اسکا ہے کہ سررشتہ کروڑ گیری کے تقریباً ۴ ہزار ملازمین بے روزگار ہوجائینگے ۔ اسلئے اس کو بھی ہمیں دیکھنا پڑتا ہے ۔ اور اسی وجہ سے یہ بتدریج کم کیا جارہا ہے ۔ اور حتی الامکان ان ملازمین کو کہیں نہ کہیں جذب کرنے کی کوشش کیجارہی ہے ۔ چنانچہ اسوقت (۸) ملازمین جو تخفیف کئے جانے والے ہیں ان کو کہیں نہ کہیں جذب کرنے کی کوشش کیجارہی ہے ۔ آئندہ سال جو تخفیف میں آئینگے ان کو بھی مختلف سررشتوں میں جذب کرنے کی کوشش کیجائیگی ۔ بتدریج کمی کرنے کے مختلف وجوہ میں سے یہ بھی ایک اہم وجہ ہے ۔ اس وضاحت کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبرس جنہوں نے اسکے متعلق کہا تھا انکو تشفی ہوجائیگی ۔

آخر میں میں گزارش کرونگا کہ میرے جو ڈیمانڈس (Demands) ہیں اونکو منظور کیا جائے ۔

Mr. Speaker I will now put the cut motions to vote

Demand No 2 *State Excise Duty Rs* 78,31,000.

Shri M Buchiah Mr. Speaker, Sir, I request that my Cut Motion be put to vote.

Mr. Speaker : The question is :

"That the Demand under the Head 'State Excise Duty' be reduced by Rs. 10,00,000"

The Motion was negatived.

Shri K. V. Rama Rao (Chinallondur) · Mr. Speaker, Sir, I request that my Cut Motion be put to vote.

Mr. Speaker . The question is :

"that the Demand under the Head 'State Excise Duty' be reduced by Rs. 10,00,000".

The Motion was negatived.

Demand No 4 Forest Rs 26,36,000

Shri Gopidi Ganga Reddy (Nirmal-General) Mr. Speaker, Sir, I request that my Cut Motion be put to vote ·

Mr Speaker The question is :

" that the Demand under the Head ' Forests ' be reduced by Rs 10,00,000"

The Motion was negatived.

Shri K V Narayan Reddy (Rajgopalpetha) Mr Speaker, Sir, I beg leave of the House to withdraw my Cut Motion.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

Shri K. L Narasimha Rao Mr. Speaker, Sir, I request that my Cut Motion be put to vote.

Mr. Speaker The question is ·

" that the Demand under the Head ' Forests ' be reduced by Re 1 ".

The Motion was negatived

Shri Guruva Reddy (Siddipet) . Mr Speaker, Sir, I request that my Cut Motion be put to vote.

Mr. Speaker The question is .

" that the demand under the Head ' Forests ' be reduced by Re. 1".

The Motion was negatived

Shri Daji Shanker Rao · Mr. Speaker, Sir, I request that my Cut Motion be put to vote.

Mr. Speaker : The question is :

" that the Demand under the Head ' Forests ' be reduced by Re. 1".

The Motion was negatived.

Demand No. 8 : Inter-State Transit Duties(Customs)
***Rs.* 35,90,000.**

Shri Rajamallu (Laxettipet—Reserved) : Mr. Speaker, Sir, I beg leave of the House to withdraw my Cut Motion.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn

Mr. Speaker. Next, Cut Motion Shri, Ankushrao Venkatrao

Shri Ankushrao Venkatrao (Partur). Mr Speaker, Sir, I beg leave of the House to withdraw my Cut Motion

The Motion was, by leave of the House, withdrawn

Mr Speaker Hon the Finance Minister to move Demands for Grants

Demand No. 7 Collection Charges (1) *Sales-tax.*

The Minister for Finance (Dr G. S Melkote),

Mr Speaker, Sir, I beg to move ·

" that a sum not exceeding Rs. 5,88,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953 in respect of Demand No. 7 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh".

Demand No. 18 1-2 *Finance Dept* 1-3 *Financial Adviser, Civil Supply and Rationing* 1-4 *Economic Adviser,*

Mr. Speaker, Sir, I beg to move

" that a sum not exceeding Rs. 9,13,700 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953 in respect of Demand No. 18. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh".

Demand No. 32: *Central Treasury, State Bank (P.A.D.)*

Mr. Speaker, Sir, I beg to move:

"that a sum not exceeding Rs. 2,23,400 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953 in respect of Demand No. 32. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh".

Demand No 33 Sub-divisional Establishments District Treasuries

Mr. Speaker, Sir, I beg to move

" that a sum not exceeding Rs 5,71,600 be granted to Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953 in respect of Demand No 33 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh"

Demand No 34—Pension Payment Office (Motigalli).

Mr. Speaker, Sir, I beg to move

" that a sum not exceeding Rs 1,67,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953 in respect of Demand No. 34. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh"

Demand No 69—Superannuation Allowances and Pensions.

Mr Speaker, Sir, I beg to move:

" that a sum not exceeding Rs. 1,80,55,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953 in respect of Demand No. 69. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh"

Demand No 71—Donation for Charitable Purposes.

Mr. Speaker, Sir, I beg to move:

" that a sum not exceeding Rs 3,37,500 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953 in respect of Demand No. 71. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh".

Demand No. 80—Loss by Exchange on Local Transactions.

Mr. Speaker, Sir, I beg to move:

" that a sum not exceeding Rs. 7,500 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day

of March, 1953 in respect of Demand No 80 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh".

Demand No 84—Loss of Treasure—Lapses and Refunds

Mr Speaker, Sir, I beg to move

" that a sum not exceeding Rs 37,500 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953 in respect of Demand No 84. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Demand No. 86—Miscellaneous.

Mr. Speaker, Sir, I beg to move

" that a sum not exceeding Rs. 7,500 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953 in respect of Demand No 86 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Demand No 87—Expenditure from Excess Profits Tax

Mr. Speaker, Sir, I beg to move·

" that a sum not exceeding Rs. 37,500 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Demand No. 87 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh"

Demand No 98—Loans, Aid Advances by State Government.

Mr. Speaker, Sir, I beg to move ·

" that a sum not exceeding Rs 9,86,35,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953 in respect of Demand No. 98. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh".—

Mr Speaker: Motions for Demands Nos 7, 18, 32, 33, 34, 69, 71, 80, 84, 86, 87 and 98 making an aggregate of Rs. 11,95,81,200 moved. We shall now take up the Cut Motions.

Demand No 7 (Head of Account 13-*A-I)—Collection Charges* (1) *Sales Tax*—Rs. 5,88,000.

Shri G Sriramulu (Manthani): Mr. Speaker, Sir, I beg to move :

" that the Demand under the head ' Collection Charges (1) Sales Tax ' be reduced by Rs 40,000 to discuss economy by removing additional establishment."

Mr. Speaker : Motion moved :

" that the Demand under the head ' Collection Charges (1) Sales Tax ' be reduced by Rs. 40,000 to discuss economy by removing additional establishment."

Shri K.V. Narayan Reddy : Mr. Speaker, Sir, I beg to move .

" that the Demand under the Head ' Collection Charges (1) Sales Tax ' be reduced by Rupee 1 to discuss the principle which underlies the policy of the Government in taxing when conditions are so hard."

Mr. Speaker : Motion moved :

" that the Demand under the Head ' Collection Charges (1) Sales Tax ' be reduced by Rupee 1 to discuss the principle which underlies the policy of the Government in taxing when conditions are so hard."

Demand No. 18 *(Head of Account* 25*—General Administration)*—1-2 *Finance Department*—1-3 *Financial Adviser, Civil Supply and Rationing*—1-4 *Economic Adviser* (*Rs*. 9,13,700).

Shri Rang Rao Deshmukh (Ganga khed) : Mr. Speaker, Sir, I beg to move .

" that the Demand under the Head ' 1-2 Finance Department, 1-3 Financial Adviser, Civil Supply and Rationing, 1-4 Economic Adviser ' be reduced by Rs. 1,00,000 to discuss economy by abolition of the post of Economic Adviser and also to discuss maladministration."

Mr. Speaker · Motion moved :

" that the Demand under the Head ' 1-2 Finance Department, 1-3 Financial Adviser, Civil Supply and Rationing, 1-4 Economic Adviser ' be reduced by Rs. 1,00,000 to discuss economy by abolition of the post of Economic Adviser and also to discuss maladministration."

Shri K. V. Narayan Reddy Mr. Speaker, Sir, I beg to move:

"that the Demand under the Head '1-2 Finance Department, 1-3 Financial Adviser, Civil Supply and Rationing, 1-4 Economic Adviser' be reduced by Rupee 1 to discuss the extravagant and superfluous posts created"

Mr. Speaker: Motion moved:

"that the Demand under the Head '1-2 Finance Department, 1-3 Financial Adviser, Civil Supply and Rationing, 1-4 Economic Adviser' be reduced by Rupee 1 to discuss the extravagant and superfluous posts created".

Demand No. 34 (Head of Account 25 N-2) Pension payment Office (Motigalli). (Rs. 1,67,000).

Shri G. Sriramulu Mr Speaker, Sir, I beg to move:

"that the Demand under the Head 'Pension Payment Office (Motigalli)' be reduced by Rs. 1,67,000 to discuss refusal of supplies."

Mr. Speaker: Motion moved:

"that the Demand under the Head 'Pension Payment Office (Motigalli)' be reduced by Rs. 1,67,000" to discuss refusal of supplies.

Demand No. 69—(Head of Account 55) Superannuation Allowances and Pensions (Rs. 1,80,55,000).

Shri V. D. Deshpande: Mr. Speaker, Sir, I beg to move:

"that the Demand under the Head 'Superannuation Allowances and Pensions' be reduced by Rupee 1 to discuss dearness allowance to pensioners and commutation of pensions".

Mr. Speaker. Motion moved:

"that the Demand under the Head 'Superannuation Allowances and Pensions' be reduced by Rupee 1 to discuss dearness allowance to pensioners and commutation of pensions".

Demand No 7 (Head of Account 13-A-I) *Collection Charges* (1) *Sales Tax Rs.* 5,88,000.

Shri Ankushrao Venkatrao Mr Speaker, Sir, I beg to move

" that the Demand under the Head ' Collection charges (1) Sales Tax ' be reduced by Rupee 1 to discuss the policy of the Finance Minister as regards sales tax".

Mr. Speaker Motion moved :

" that the Demand under the Head ' Collection Charges (1) Sales Tax ' be reduced by Rupee 1 to discuss the policy of the Finance Minister as regards sales-tax".

Demand No 69—(*Head of Account* 55) *Superannuation Allowances and Pensions—Rs.* 1,80,55,000.

Shri Annaji Rao Gavane (Parbhani) : Mr. Speaker, Sir, I beg to move :

" that the Demand under the Head ' Superannuation Allowances and pensions ' be reduced by Rupee 1 to discuss dearness allowance and commutation of Pensions ".

Mr. Speaker . Is it same as Shri Deshpande's Cut Motion ?

Shri Annaji Rao Gavane Yes, Sir,

Mr. Speaker · Then, they may be bracketed.

Mr Speaker . Now, we shall discuss the Cut Motions. Shri G. Sriramulu.

Shri G. Sriramulu . Mr. Speaker, Sir, before telling the House the reason for my moving the Cut Motion. I want first to discuss the enormous expenditure that is being incurred by the Finance Department. I feel that the hon. Finance Minister who has been very sympathetic towards the peasantry and labour in the State could have brought down several items of expenditure in this Budget. I am at a loss to understand why he could not implement his feelings and bring a better Budget On the other hand, I am finding in the Budget that the very old system is being adopted and enormous expenditure is being incurred, for instance, by creating an office for distribution of pension, *viz.*, Pension Payment Office at Motigalli. Such things could have been avoided and if there was a will, he could have reduced much of the expenditure which in my opinion is most unnecessary and extraordinary.

Now, coming to the Cut Motions, I want to impress upon the House the fact that the Government have announced to bring in a new tax, *viz*, Cash Crop Tax, as I found from the speeches of the Chief Minister and others. For this also, this expenditure is raised up to Rs. 5,88,000 as shown under Head-Account No. 30 (*a*) 1. I would like to impress upon the House that this tax which is now thought over by the Government is going to mar the very condition of the peasantry in the villages and will surely lower their economic condition. It is a fact that whatever taxes are levied, the Government Servants are there to see that something is got out of that for their own selfish ends Similarly, the tax which is proposed by the Government will surely tell upon the poor peasants who cultivate the lands and who bring out greater wealth to the nation This kind of teasing policy must be carefully understood by the taxing authorities and the Popular Minister Unless these things are taken into consideration, I think the Popular Ministry which is now functioning will prove most inefficient. The cash crop tax which is going to be enforced, I am sure, will become a burden on the cultivators. There is already one law that certain cultivators cannot cultivate more than a certain area for these cash crops I think, 3/4th can be cultivated for the foodstuffs and 1/4th can be cultivated for the cash crops. There was such a law previously and in my opinion that would have been much better instead of taxing on these cash crops. By this, the patels, patwaries, girdawars and tahsildars about whom I have got great experience will be teasing the cultivators and will be writing and recording more acreage than actually cultivated by them and will thus prove troublesome to the poor peasants in the villages Therefore, sales-tax officers should have been reduced and thereby the Government could have effected a cut of Rs. 40,000. I hope the Finance Minister will agree with me in this. Surely he can manage with the rest of the amount for collection charges.

As regards the Pension Payment Office at Motigally, I would submit that this is a matter of simply distributing pensions. For this work, the Tahsildar, Deputy Collector or Collector, who have got many offices in the City, could have been entrusted. I am at a loss to understand why an amount of Rs. 1,67,000 should be borne by this Government on such an item. Is it the pleasure of the hon: Minister to have such an office with an expenditure of Rs. 1,67,000 to distribute pensions, as is shown here? I feel that this amount could have been reduced by abolishing

the office at Motigally and entrusting this work to another officer. He can deal with the distribution of pensions instead of so many officers and a big building, etc If economy was brought on in such things and really if the hon Minister had coolly thought over the matters, so many lakhs could have been saved and those things could have been diverted towards the amelioration of our poor peasants and labourers

The popular Minister and the Cabinet is going towards their own path which in my opinion is dictated from the above. They have got the will, but they are not in a position to carry them out. All these faults, I could see, in the framework itself in which they are now placed That ought to have been changed and unless some change comes forth, I am sure, only the talkings and discussions will remain in the Assembly and nothing will be brought about for the amelioration of the lots of peasants in the villages. Therefore, this structure in which the Congress is involved has to be changed. For that, so much crying and speeches will not do. It has to be fought in a real and sincere manner. Our only duty is to voice the feelings of the people and see that the whole set-up of the present machinary, the Congress Raj, the captalist Raj, and the feudal outlook is changed. We are here for that I know that our discussions will not bring in great results and changes in the Ministry nor in their opinions and aspirations because they are treading on a path which is not meant to ameliorate the present condition of the peasantry and the labour. While going on the same road, they have to go through wrong paths because they are already on the wrong path. Therefore, every step of theirs on that wrong path will be a blunder and also a wrong step. To correct all these things, it is a great task for us. We are not going to sit idle; we have to step forward and we have to bring before them all their acts—the huge amount spent in the offices for maintaining the bureaucratic officialdom and all those things—which could be seen from the Budget. I feel that in the Finance Department much could have been reduced if the Finance Minister sincerely and coolly thought over the matter and gave some time to it For all these things they will be taking the excuse of time The time spent for bringing a budget could have been same for bringing about a reduction also. But I should say the excuse of time is merely to throw some kind of illusion over the people, but we are not going to be satisfied with that. If there was a will, the Ministry could have cut down much of the expenditure and that enormous saving could have been diverted towards the betterment of the country and the uplift of the sad conditions prevailing in the villages,

I hope the Finance Minister will agree to such a cut note only in this, but wherever possible, and see that this Cut Motion is agreed to

شری کے - وی - نارائن ریڈی - مسٹر ڈپٹی سپیکر سر آندھرا ڈیسٹرکٹ میں پہلے ۲۰ لاکھ ۶۸ ہزار روپیوں کے خسارہ کو کم کرنے کی بہت کوشش کی - لیکن یہ خسارہ اور بڑھکر ۳ کروڑ ایک لاکھ ہوگیا - وہی حال ہے کہ

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

بجٹ کے خسارہ کو پورا کرنے کے لئے نئے نئے محاصل لائے گئے ہیں - ایک تو تجارتی فصلوں پر محصول لگایا گیا ہے اور دوسرے سیلس ٹیکس (Sales Tax) میں اضافہ - ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ یہ کہاں تک جائز ہیں - اس میں کہاں تک جسٹس اینڈ ایکوالیٹی (Justice and Equality) ہے - موجودہ حالات کے اعتبار سے عوام کی قوت خرید گھٹی ہوئی ہے اس اعتبار سے مزید ٹیکس کا بار عوام پر ڈالنا مناسب نہیں - مالیات کا اصول محصول یہ ہے کہ (Old Tax is No Tax) - اس میں شک نہیں کہ درآمد پر محصول روکنے سے دو کروڑ کا نقصان ہوا ہے - لیکن ہندوستان کے ایک ہی حصہ میں رہتے ہوئے سیاسی حالات کے اعتبار سے اسے باقی رکھنا مناسب نہیں تھا - ہم پروگریسیو ٹیکسیشن (Progressive Taxation) اڈاپٹ (Adopt) کرنا چاہتے ہیں - لیکن ریگریسیو ٹیکسیس (Regressive Taxes) لگائے جارہے ہیں - ۱۹۳۷ع میں ہندوستان میں جو منسٹری تھی اس وقت آندھرا راج گوپالا چاری نے محصول فروخت کو انٹروڈیوس (Introduce) کیا تھا - وہاں سے مدھیہ پردیش، میسور اور مدراس میں یہی سسٹم (System) اڈاپٹ (Adopt) کیا گیا - لیکن اس سے عوام پر بڑے برے اثرات ہوئے - وہاں پروہیبیشن (Prohibition) ہے - لہذا اس خسارہ کو پر کرنے کیلئے یہ طریقہ اختیار کیا گیا - اگر یہاں پروہیبیشن (Prohibition) کیا جائے تو ہمارے ۱۱ کروڑ روپے ختم ہوجاتے ہیں - لیکن یہ تو کوئی بیٹرمنٹ ایکٹ (Betterment Act) نہیں ہے - ہمارے عوام میں جو طبقے ہیں ان میں ہائی کلاس (High Class) طبقہ ہے، مڈل کلاس (Middle Class) طبقہ ہے اور ادنی طبقہ ہے - ایک ادنی متوسط طبقہ بھی ہے -

Dr G.S Melkote. Does the hon. Members recommend Prohibition? Is that his intention?

Shri K. V. Narayana Reddy That is my Intention I think the hon. Minister is not following my arguments correctly

میں اصول کے طور پر یہ کہہ رہا ہوں کہ تجارتی فصلوں پر جو ٹیکس لگایا جارہا ہے اس کا بار کسانوں پر پڑتا ہے - خصوصاً چھوٹے چھوٹے کاشتکاروں پر اس کا بار زیادہ پڑتا ہے - اسطرح یہ ٹیکس ریگریسیو (Regressive) ہے -

سیلس ٹیکس کے متعلق میں یہ کہونگا کہ اس کا اثر عریب اور اوسط عوام پر ھی پڑتا ھے - ھمارے پاس افلاس ھے عرب ھے - دولت کی تقسیم عیر مساوی ھے - ھر سحص ایکوالٹی آف جسٹس (Equality of justice) چاھتا ھے - لیکن ھم دیکھتے ھیں کہ آپ کا محصول جو تجارتی فصلوں پر عائد کیا گیا ھے وہ اور سیلس ٹیکس ایسے ھیں کہ ان میں نہ تو کوئی انصاف ھے اور نہ ھی مساوات - انکا اثر عریب عوام اور مڈل کلاس طبقہ پر پڑتا ھے - فیناس ڈپارٹمنٹ نے بجٹ کی تیاری میں جو بے احتیاطی کی ھے اس کی وجہ سے بجٹ نامناسب تیار ھوا ھے - ریوائزڈ اسٹیمیٹس کے خانوں کو ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ھوگا کہ وہ سب کے سب خالی ھیں - جنرل اڈمنسٹریشن کے فگرس (Figures) دیکھنے سے معلوم ھوتا ھے کہ فیناس ڈپارٹمنٹ کے پاس بجٹ تیار کرنے کا کوئی فارمولا (Formula) نہیں ھے - حالانکہ معربی اصول محاصل کی نوعیت کا بجٹ تیار ھوا ھے - پہلے یہ فارمولا اچھی طرح سوچ لیا جانا چاھئے تھا کہ کس قسم کے ٹیکس لائے جائیں - اگر ھم دوسرے ممالک کے طریق محاصل پر عور کریں تو معلوم ھوگا کہ وھاں بینیفٹ ٹیکس (Benefit Tax) ایبلیٹی پرنسپل ٹیکس (Ability Principle Tax) اور بینیفٹ پرنسپل کے محاصل کو زیادہ دخل ھے - ان ٹیکسس سے کئی کروڑ کی آمدنی ھوسکتی ھے - اسکے تعدیہ کا تعلق قوت خرید کے ساتھ ھوتا ھے - اس کے لئے ھمیں تفصیلی طور پر تجزیہ کرنے کی ضرورت ھے - یہاں اسکی گنجائش نہیں ھے اور وقت بھی نہیں - آپ ھمارے فیناس ڈپارٹمنٹ ھی کو لیجئے - اس میں کتنے پوسٹس (Posts) سرفلوئس (Superfluous) ھیں - حیدر آباد ، بمبئی اور مدراس ان تینوں مقامات میں کافی فرق ھے - حیدر آباد کے فیناس ڈپارٹمنٹ میں پرمننٹ (Permanent) سکرٹری اور ڈپٹی سکریٹریز (Deputy Secretaries) کی تعداد ۱۷ ھے ، مدراس میں ۶ اور بمبئی میں ۱۳ - اور اگر ھم ان تینوں حکومتوں کی آمدنیوں کو دیکھیں تو معلوم ھوگا کہ بمبئی اور مدراس کی آمدنیاں حیدر آباد سے دوگنی سے زیادہ ھیں - وہ اتنے کم عملہ سے کام چلاتے ھیں - لیکن حیدر آباد میں زائد عملہ رکھا گیا ھے - کیا اسکا بار عوام پر نہیں پڑتا ؟ حیدرآباد میں فیناس ڈپارٹمنٹ میں جو پرمننٹ آفیسرس (Permanent Officers) ھیں ان میں پرمننٹ سکرٹری (۱) جائنٹ سکریٹریز (Joint-Secretaries) یا ڈپٹی سکریٹریز (۳) اور اسسٹنٹ سکریٹریز (Assistant Secretaries) (۱۰) ھیں - ایک رجسٹرار اور ایک ٹمپوریری آفیسر آن اسپیشل ڈیوٹی (Officer on Special duty) ھے مدراس میں ایک سکرٹری ، ایک ڈپٹی سکرٹری اور (۳) اسسٹنٹ سکرٹریز ھیں - عارضی طریقہ پر ایک رکھا جاتا ھے - اس طرح جملہ ۶ ھیں - بمبئی میں جملہ ۱۳ آفیسرس ھیں - حالانکہ بمبئی کی ریوینیو زیادہ ھے - نان گزیٹڈ اسٹابلشمنٹ (Non-Gazetted Establishment) حیدر آباد میں پرمننٹ (۱۸۷) اور ٹمپوریری (۲۶) ھیں - مدراس میں پرمننٹ (۹۰) اور ٹمپوریری (۳۲) ھیں - بمبئی میں پرمننٹ (۱۱۴) اور ٹمپوریری (۸۶) ھیں -

سروینٹس (Servants) حیدر آباد میں پرمننٹ (Permanent) (۸۸) اور ٹمپوریری (۲٦) ھیں - مدراس میں پرمننٹ (۲۱) اور ٹمپوریری (٥) ھیں اور بمبئی میں پرمننٹ (۲۷) اور ٹمپوریری نہیں ھیں -

اسکے علاوہ یہاں سپلائی ڈپارٹمنٹ (Supply Department) کے لئے اڈوائسر (Adviser) کی بھی ضرورت ھوتی ھے - حیدر آباد میں ان جملہ پوسٹس پر جو اخراجات ھوتے ھیں وہ ۷ لاکھ ۲۷ ھزار روپیے ھیں - ان میں فینانسل اڈوائیزر ، سپلائیر اور اکنامک اڈوائیزر شامل نہیں ھیں - ان کی سلریز (Salaries) علی الترتیب (۷۲,۳۳۷) اور (۹٦) ھزار روپیے ھیں - مدراس میں سیلر پر خرچہ ۲ لاکھ اور بمبئی میں (۷۷,٦۷,٥۰ .) ھے - اس طرح اگر آمدنی اور اخراجات کا اندازہ کیا جائے تو معلوم ھوتا ھے کہ ھمارے فینانس ڈپارٹمنٹ کے اخراجات متصلہ صوبجات کے لحاظ سے بہت بھاری ھیں - عوام اسکو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ھیں - اسلئے کہ اس کا بار غریب عوام پر ھی پڑتا ھے -

حیدر آباد کی آمدنی متوقع محاصل تجارتی فصلوں اور محصول فروخت کے فگرس سے ملتی ھے - (۳۱,٥۰,٦۲,۰۸۰) حالی ھے - مدراس کی آمدنی (٦۰,۲۹,۷۸,۳) اور بمبئی کی (٦۱,٥۳,۰۳۹) روپیہ کلدار ھیں - اس طریقہ سے دیکھا جائے تو ھمارے فینانس ڈپارٹمنٹ کے اخراجات کافی معلوم ھونگے - یہی نہیں بلکہ کنٹجنسی (Contingency) اور دوسرے بہت سے فضول اخراجات ھیں - لیکن چونکہ وقت نہیں ھے اسلئے میں ادا کرنا چاھتا ھوں کہ اگر فینانس ڈپارٹمنٹ اور دوسرے ڈپارٹمنٹس کے بجٹ میں کمی کی جائے تو اخراجات میں ٥ کروڑ روپیوں کی کمی ھوسکتی ھے - ایسا کہتے ھوئے میں امید کرتا ھوں کہ آنریبل منسٹر اس قسم کی کفایت کرنے کی کوشش کرینگے -

شری رنگ راؤ دیشمکھ - میں نے جو کٹ موشن لایا ھے وہ اڈوائسرس آفس (Advisers Office) اور فینانس ڈپارٹمنٹ کے بارےمیں ھے تاکہ ان پر اپنے خیالات کا اظہار کرسکوں اور آنریبل فینانس منسٹر کی توجہ اس طرف مبذول کراوں - شری گور والا نے جو سفارشات کی ھیں انکے مطابق ھر ڈپارٹمنٹ میں کمی کرنے کی سفارش کی گئی ھے - لیکن ایسا معلوم ھوتا ھے کہ فینانس ڈپارٹمنٹ کے اخراجات میں اضافہ ھی کیاجارھا ھے - میں کہونگا کہ حیدر آباد کے ڈپارٹمنٹس میں سب سے بڑا فینانس ڈپارٹمنٹ ھی ھے جو سمندر کی طرح پھیلا ھوا نظر آتا ھے - اور میں آنریبل منسٹر سے یہ درخواست کرونگا کہ وہ سڈن وزٹ (Sudden visit) دیں تو دیکھینگے کہ ۱۱ بجے آدھی سے زیادہ کرسیاں خالی رھینگی - بہت کارکن اور عہدہ داراں ھوٹل میں چائے پیتے ھوئے نظر آئینگے - کیونکہ فینانس ڈپارٹمنٹ میں زیادہ لوگ بھرتی کئے گئے ھیں اور جہاں ایک آدمی کی ضرورت ھے وھاں دو تین آدمیوں کو لیا گیا ھے - اسلئے وھاں کمی کی جائے - جو ان ایفیشنٹ (Inefficient) ھیں انکو نکالدیا جائے - کیونکہ ھم دیکھتے ھیں کہ مدراس میں یہاں کے مقابلہ میں کام بہت

کام بہت پراسٹ (Prompt) ہوتا ہے حیدر آباد سےمدراس کی آمدنی دوگنی ہے - لیکن وہاں
اسٹاف (Staff) بہت کم ہے - میں اگر یہ کہوں تو بیجا ہوگا کہ ہمارے فینانس ڈپارٹمنٹ
میں جتنے بٹلرس یا پیونس ہیں وہاں اتنا اسٹاف ہوگا - آج میں نے فینانس ڈپارٹمنٹ جاکر
دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہاں بہت سے پیونس ہیں - میں یہ تو نہیں کہونگا کہ ان بٹلروں
یا پیونس کو نکالدیا جائے - لیکن جو پیونس افسروں کے گھر کا کام کرتے ہیں انکو
نکالدیا جائے - یہ فینانس ڈپارٹمنٹ ہے یا عامرہ جس میں پیونس اور بٹلر ہیں ؟ جب
گور والا کمیٹی نے اپنی رپورٹ دی اس نےفینانس ڈپارٹمنٹ کے بارے میں یہ کہا ہے کہ اس
ڈپارٹمنٹ میں ان انفشنٹ (Inefficient) اور ان فٹ آفسرس (Unfit Officers) آئی -
سی - ایس - کے کیڈر (Cadre) میں ہیں جو ۲۲۵ روپئے ماہانہ تنخواہ پا رہے ہیں -
نہ صرف یہ بلکہ فینانس ڈپارٹمنٹ کےلئے بہت سے اڈوائزرس بھی ہیں - اسکو میں مناسب
نہیں سمجھتا - نظام کے زمانے میں جبکہ نوابوں اور جاگیر داروں کی حکومت تھی کیا
اسکے اثرات ابتک باقی ہیں ؟ اس زمانہ میں ہر نواب کے لئے ایک مشیر خاص ہوتا تھا
حتیٰ کہ نظام کے لئے بھی سروالٹر مانکٹن تھے - ان پرانے اثرات کو ختم کیا جائے - یہی
نہیں میں نے دو دن پہلے اخبار میں پڑھا ہے کہ ڈاکٹر ولیم جیمس جو ایک امریکن
یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں انکو حکومت ہند نے بلایا ہے - کیا ہمارے پاس ایسے لوگ
نہیں ہیں جو اچھے ایجوکیشنسٹس (Educationists) ہیں اور اچھی رائے دے سکتے ہیں -

Mr. Speaker : May I know how this reference to Government of India is relevent here ?

Shri Ranga Rao Deshmukh : I am saying generally.

اسکے ساتھ ساتھ میں فینانس ڈپارٹمنٹ کے ایک دو واقعات بتلانا چاہتا ہوں - جب
اڈوائزری آفس گوداوری ویالی پراجکٹ (Godavari Valley Project) کوختم
کرنے کی اسکیم آئی تو مسٹر گوکھلے کو ڈپٹی سکرٹری کی جگہ پر مقرر کیا گیا - میں آنریبل
فینانس منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا فینانس ڈپارٹمنٹ کا یہی مقصد ہے ؟
میں سمجھتا ہوں کہ فینانس ڈپارٹمنٹ میں ایسے بہت سے غیر ضروری پوسٹس ہیں -
اسی طرح سب داراٹی راؤ جو انسورنس ایجنٹ (Insurance Agent) تھا
آج فینانس ڈپارٹمنٹ میں اسکا بھی تقرر کیا گیا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ ضلع پربھنی کا
ٹریژری آفس (Treasury Office) جتنا ایفیشنٹ ہے اتنا فینانس ڈپارٹمنٹ
نہیں ہے - اسطرح فینانس ڈپارٹمنٹ میں غیر ضروری تقررات ہوگئے ہیں جنکو ختم کیا جانا
ضروری ہے -

آج عوام پر غیر ضروری ٹیکس عائد کئے جا رہے ہیں - لیکن ہم دیکھتے ہیں
کہ روپیہ فضول خرچ کیا جارہا ہے - مجھے یاد ہے کہ مغل دور حکومت میں ایک
" تخت طاؤس " بنایا گیا تھا جس میں ہیرے جواہرات وغیرہ جڑے ہوئے تھے - یہ
کس بادشاہ کے زمانے میں بنایا گیا تھا یہ تو مجھے یاد نہیں ہے - اسی طرح ہمارے فینانس

ڈپارٹمنٹ میں بھی ایک سہنشاہ ہے جسکے بیٹھنے کےلئے ایک کرسی سدر لینڈ سے منگائی گئی ہے - میں یہ پوچھتا ہوں کہ کیا ہم اپوزیشن (Opposition) کےلئے ان سب چیزوں کو اپور کر رہے ہیں ؟ اس طرح ناجائز طور پر خرچہ ہر ڈپارٹمنٹ میں ہو رہا ہے - اسکو روکنے کی بجائے عوام پر ٹیکسس لگائے جا رہے ہیں اور کسانوں اور کاشتکاروں کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے - ایک طرف عوامی حکومت کا دعوی کیا جاتا ہے اور دوسری طرف کسانوں کے کیاس کراپس (Cash-Crops) پر ٹیکسس لگائے جاتے ہیں - کسانوں پر کیاس کراس (Cash Crops) کا جو ٹیکس لگایا جا رہا ہے وہ نہ لگایا جائے - میں یہ کہونگا کہ اگر آنریبل منسٹر کیاس کراپس پر ٹیکس عائد کرینگے تو اسکے خلاف کسان اور مزدور اٹھینگے - تب آپ کہینگے کہ دیکھو ہماری مخالفت کی جا رہی ہے - مزدور اور کسان کسی پارٹی کے کہنے یا سننے سے نہیں اٹھتے - وہ تو ان کی مانگ ہوتی ہے - اور زمانہ کا تقاضا ہوتا ہے - اگر آپ غریبوں پر ٹیکس لگا کر راج ساہی قائم کرنا چاہتے ہیں اور وہی پرانے ڈھنگ سے اور ساہانہ طریقہ پر کام چلانا چاہتے ہیں تو بخوشی چلاسکتے ہیں - لیکن ان غریبوں کا خیال بھی کرنا ضروری ہے - ایک اور چیز کی طرف میں اشارہ کرنا چاہتا ہوں - مدھیہ پردیش میں ایک سکرٹری مسٹر جیدو لال ہیں - وہ اپنے کام میں اپنے افیسنٹ (Efficient) ہیں اور فینانس ڈپارٹمنٹ کو اتنی اچھی طرح چلا رہے ہیں کہ آج پورے ہندوستان میں ان کی مثال نہیں ہے - مدراس میں تقریباً ٥ سکرٹریز ہیں - بمبئی میں ٦ یا ٧ سکرٹریز ہیں - لیکن ہمارے پاس تقریباً ١٨ یا ١٩ سکرٹریز ہیں - جنکی زیادہ تفصیلات میں جانا نہیں چاہتا - میں بتاؤنگا کہ اکنامک اڈوائزری (Economic Advisory) پر ایک لاکھ ٧ ہزار ٢ سو روپے خرچ کئے جا رہے ہیں - حالانکہ گور والا کمیٹی نے بتلایا تھا کہ اس آفس کی ضرورت نہیں ہے - اسکے باوجود کیوں یہ آفس رکھا جا رہا ہے ؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک غیر ضروری آفس ہے جسکو برخاست کرکے ایک لاکھ روپیہ بچایا جاسکتا ہے - فنانس ڈپارٹمنٹ ایک سمندر ہے کہ جس کا کوئی پتہ نہیں چل رہا ہے اور جتنا بھی اسکے متعلق کہا جائے ناکافی ہے - میں آنریبل منسٹر سے استدعاء کرونگا کہ وہ اس پر توجہ دیں اور جو ان افیسینسی (Inefficiency) فینانس ڈپارٹمنٹ میں ہے اور جو غیر ضروری تقررات ہو رہے ہیں ان کے بارے میں غور کریں تو مناسب ہوگا - اس طرح غریبوں پر جو ٹیکس لگانے کی اسکیم ہے وہ پیش کرنے کی نوبت نہ آئے گی -

شری وی ـ ڈی ـ دشپانڈے - ادھکشہ مہودے - میرا کٹ موشن پینسس اور الوینسس کے سلسلہ میں ہے - آنریبل فنانس منسٹر نے کہا ہے کہ اب بجٹ سیشن (Budget Session) سے چارم (Charm) جاتا رہا - لیکن میں نے جو کٹ موشن لایا ہے وہ بوڑھے لوگوں کے سلسلہ میں ہے - ان بوڑھے لوگوں کے جو بچے اور بچیاں ہیں وہ آئندہ چارم فل (Charmful) بن سکتے ہیں - اور میں کہونگا کہ اس کٹ موشن میں چارم ہے - اس لحاظ سے اسکی طرف زیادہ توجہ کرنے کی ضرورت

ہے - مجھے آنریبل فیاس مسٹر کے اس حملہ سے دکھ ہوا ہے - انہوں نے کہا ہے کہ پچھلے ایک سال میں پنشن کی رقوم بڑھ گئی ہیں - اور یہ کہ جو لوگ کوئی پروڈکٹیو (Productive) کام نہیں کرتے ان کو چاہئیے کہ وہ کوئی دھندہ کریں - اس طرح سے اکسچیکر (Exchequer) پر اون کا بار باقی نہیں رہیگا - جس طرح ہم نے مزدوروں کے لئے اولڈ ایج پنشن (Old-age Pension) کی ضرورت پر زور دیا اوسی طرح جو بوڑھے باپ یا چاچا وغیرہ ہیں اور جنہوں نے ۳۰ سال تک خون پسینہ ایک کر کے محنت کی ہے اور جنہوں نے ملک کی دولت میں اضافہ کیا ہے اونکے متعلق بھی ہمیں سوچنا ضروری ہے تاکہ وہ اپنی زندگی آرام سے بسر کرسکیں ممکن ہے چند لوگ ایسے بھی ہوں جو پہلے تو اپنے بچے اور بچیوں کو تعلیم دلاسکتے تھے لیکن بڑھاپے میں پنشن حاصل کرنے کی وجہ سے تعلیم نہ دلاسکتے ہوں - یہ بھی ہمارے ملک کی ایک ذمہ داری ہے کہ اونہیں سہولت دیجائے - تا کہ بڑھاپے میں انکی زندگی آرام سے بسر ہوسکے - وہ لوگ جنہوں نے اپنی جوانی میں ملک کی امداد کی ہے اگر بڑھاپے میں اپنا معاوضہ چاہتے ہوں تو وہ ناواجبی نہیں ہے - کیونکہ ان پر کئی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں - مثلاً اپنے بچوں اور بچیوں کی تعلیم کی ذمہ داری وغیرہ - اگر ایکدم اونکی آمدنی نصف ہوجائے تو اونکے لئے تقریباً یہ چیز ناممکن ہوجاتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم دلاسکیں - اسمیں شک نہیں کہ انہوں نے اپنی نوجوانی میں اپنی تنخواہوں کے لحاظ سے اپنا اسٹانڈرڈ آف لائف (Standard of Life) بڑھالیا تھا - اب وہ اس زمانہ میں ویسی زندگی میںٹین (Maintain) نہیں کرسکتے - لیکن جب اونکا معیار فال (Fall) ہوجاتا ہے تو انکے لئے یہ مشکل ہوجاتا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم وغیرہ دلاسکیں - اسلئے میں آنریبل فیاس مسٹر سے ریکویسٹ (Request) کرونگا کہ وہ اس ویو (View) سے اس پر غور کریں تاکہ جنہوں نے ملک کی خدمت کی ہے ان کی مدد کیجائے - مہنگائی بھتہ کے بارے میں میں یہ کہونگا کہ اون کا جو مہنگائی بھتہ کم کیا گیا وہ ٹھیک نہیں ہے - اسمیں شک نہیں کہ ہمارا بجٹ ڈیفسٹ بجٹ ہے - لیکن آپ کو اس چیز پر غور کرنا چاہئیے کہ ان کے ریئل ویجیس (Real wages) میں جو کمی ہوگئی ہے وہ کیسے پوری کیجاسکتی ہے؟ اوسکے لئے اگر ہم کو ۵۰ فیصد یا ۱۰۰ فیصد بھی خرچ کرنا پڑے تو کرنا چاہئیے - اونکو ڈیرنس الونس (Dearness Allowance) بھی دینے کی ضرورت ہے - اسلئے میں پرزور اپیل کرونگا کہ جب آپ جاگیرداروں کے لئے پرووائڈ (Provide) کرسکتے ہیں تو اون ہزاروں لوگوں کے لئے جنہوں نے ملک کی خدمت کی ہے اور جو آئندہ بھی ایسے لوگ آنے والے ہیں اون کے لئے ہم کو غور کرنا چاہئیے - ممکن ہے کہ ہم اپنی اس عمر میں بڑھاپے کے متعلق محسوس نہ کرتے ہوں - مجھے اپنے والد کی پنشن لانے کا موقع ملا تھا - وہاں میں نے دیکھا کہ کئی بوڑھے لوگ چپراسی سے لیکر کلکٹر تک ساتھ ساتھ بیٹھے ہوئے گزشتہ زمانہ کی باتیں کررہے تھے - بڑھاپے کی وجہ سے وہ لوگ کمزور ہوچکے تھے - اون کی آنکھوں میں روشنی نہیں تھی - تب مجھے یہ احساس ہوا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ایک زمانہ میں اپنے ملک کی خدمت کی تھی اور آج انہیں امداد کی ضرورت ہے - اسلئے میں یہ کہونگا کہ

ڈیرنس الاونس میں جو کمی کیگئی ہے وہ مناسب نہیں ہے ۔ کموٹیشن آف پنشن (Commutation of Pension) کے سلسلہ میں مجھے جو اعداد ملے ہیں انکی تعداد سے ظاہر ہے کہ پنشن میں کافی اضافہ ہوا ہے ۔ سنہ ۵۰ع کے موازنہ میں ۴۶ لاکھ روپئے پنشن کے لئے تھے ۔ سنہ ۵۱-۱۹۵۰ع میں ایک کروڑ ۹۳ لاکھ ۔ اور آج یہ رقم ۲ کروڑ ۴۰ لاکھ ہوگئی ہے ۔ ایک دم پنشن کی اتنی تعداد کیوں بڑھگئی اوسکا موازنہ سے پتہ نہیں چل رہا ہے ۔ میں نے بجٹ کا پیج (Page) ۲۸۴ دیکھا ہے ۔ اوسمیں بتایا گیا ہے کہ سرویس پنشن کے لئے سنہ ۵۳-۱۹۵۲ع کے لئے ایک کروڑ ۱۰ لاکھ روپیے ہیں ۔ اور سنہ ۵۱-۱۹۵۰ع کے لئے ایک کروڑ ۳ لاکھ روپیے رکھے گئے ہیں ۔ جو ریگولر پنشنس (Regular Pensions) ہیں ان کے لئے سات لاکھ روپیے ہیں ۔ اسمیں اضافہ نہیں ہوا ۔ اسکے بعد ڈیرنس الاؤنس ہے ۔ اس کے لئے ۲۱ لاکھ روپیے بتائے گئے ہیں اور اب ۳۵ لاکھ ہے ۔ سوپر اینویشن الاونس (Superannuation allowance) کے لئے پہلے بھی ۷ لاکھ روپیے تھے اور اب بھی ۷ لاکھ روپیے ہیں ۔ کمپیریٹری الاؤنس کے لئے پہلے ۱۸ لاکھ روپئے تھے اور اب بھی ۱۸ لاکھ روپیے ہیں ۔ پنشن ۵۶ لاکھ کمیوٹیشن پےایبل ٹو یونین اینڈ ادر اسٹیٹ پولس (Pension Commutation payable to Union and other State Police) کے لئے ہیں ۔ فیملی الاونسس (Family Allowances) کے لئے اوس زمانہ میں ایک لاکھ ۴۶ ہزار روپئے تھے ۔ آج ایک لاکھ ۵۰ ہزار روپیے ہیں ۔ آنریبل منسٹر نے پنشن میں جو اضافہ ہونا بیان کیا ہے وہ حیدرآباد ریاست کے لوگوں کی وجہ سے نہیں ہوا بلکہ یونین کے جو فورسس (Forces) آئے ہیں اور جنکو کنٹریبیوشن (Contribution) دینا لازمی تھا اسکی وجہ سے یہ ۵۶ لاکھ کا اضافہ ہوا ۔ اگر آپ یہ محسوس کرتے ہیں کہ پنشن میں خواہ مخواہ اضافہ ہوا تو میں یہ کہونگا کہ پھر باہر سے جو لوگ لئے گئے ہیں وہ بھی خواہ مخواہ لئے گئے ہیں ۔ اسلئے میں کہونگا کہ ہمارے یہاں کے جو ملازمین ہیں ان کی وجہ سے یہ اضافہ نہیں ہوا ۔ ہمارے یہاں کے قانون کے لحاظ سے پنشن کا $\frac{1}{3}$ حصہ کمیوٹ (Commute) کیا جاسکتا ہے ۔ اسمیں ایک گشتی کا حوالہ بھی دیا گیا ہے کہ سنہ ۵۰-۱۹۴۹ع میں جنھوں نے پنشن حاصل کی تھی وہ اس سے استفادہ نہیں کرسکتے ۔ ممکن ہے کہ یہ اس وجہ سے ہوا ہو کہ پولیس ایکشن کے بعد حالات کچھ ایسے تھے کہ بہت سے لوگ اپنی پنشن کو کمیوٹ کر کے پاکستان چلے گئے جسکی وجہ سے ملک کو ایک دم نقصان ہوا ہو ۔ لیکن میں یہ کہونگا کہ اسمیں اکثر گزیٹیڈ (Gazetted) عہدہ دار تھے ۔ جب کوئی چپراسی یا کوئی مینیل (Menial) اپنی پنشن کو کمیوٹ کرنا چاہتا ہے تو اوسکو جلد اسکا موقع نہیں دیا جاتا ۔ مگر جو گزیٹیڈ عہدہ دار ہیں ان کی پنشن جلد کمیوٹ کیجاتی ہیں ۔ ہماری حکومت کو یہ سوچنا چاہئے کہ ہمارے گزیٹڈ عہدہ داروں کی ہی یہ ذہنیت ہے کہ وہ پنشن کمیوٹ کر کے پاکستان چلے جاتے ہیں ۔ لیکن جو ہزاروں غریب کلرکس (Clerks) ہیں اور مینیلس ہیں اونکو پنشن کمیوٹ کرنے کا موقع نہیں دیا جاتا ۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر حکومت یہ محسوس کرتی ہے کہ جو لوگ پنشن کمیوٹ کر کے پاکستان جانا چاہتے ہیں ان پر رسٹرکشن (Restriction) عائد کیا جائے تو گزیٹیڈ عہدہ دار وں

پر رسٹرکشن عائد کیا جانا چاہئے - نان گزیٹیڈ آفیسرس میں بھی فرسٹ گریڈ کے لوگوں کو بھی رسٹرکٹ (Restrict) کرسکتے ہیں - لیکن ایسے غریب کلرک جنکی پنشن ۳۰-۴۰ یا ۵۰-۱۰۰ روپے ہوتی ہے اونکو ابھی بغیر کمیوٹ کرنے کا موقع دیا جانا چاہئے - اسمیں ایسے لوگ بھی ہیں جن کو پنشن پر فورس (Force) سے ہٹایا گیا - ممکن ہے کہ ایسے لوگ بھی ہوں جنہوں نے ۲۰ سال تک ملازمت کی ہو - لیکن ان میں سے بہت سے لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم ہٹے گئے ہیں اور حکومت ہمیں کسی دوسرے ڈپارٹمنٹ میں ابزارب (Absorb) کرلے - بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو ابھی ۳۰-۴۰ روپیوں کی پنشن کو کمیوٹ کر کے دھندا چلانا چاہتے ہیں - کوئی چھوٹی موٹی دکان کھولنا چاہتے ہیں - میں آنریبل فینانس منسٹر سے یہ کہونگا کہ یہ لوگ پاکستان جانے والے نہیں - میں فینانس منسٹر سے اپیل کرونگا اور کہونگا کہ اب جو غریب لوگ جو غریب مسلمان یہاں رہگئے ہیں وہ پاکستان جانے والے نہیں ہیں - ممکن ہے کہ بڑے لوگ ظہیر یار جنگ یا نابو خان وغیرہ چلے جائیں - لیکن غریب مسلمان اب جانے والے نہیں - لہذا جلد سے جلد جو رسٹرکشن (Restriction) عائد کیا گیا ہے وہ برخاست کیا جائے اور پنشن وغیرہ کا تصفیہ کردیا جائے تاکہ یہ لوگ کچھ چھوٹے موٹے دھندے اور بیوپار کر کے اپنی زندگی بسر کرسکیں - میں عرض کرونگا کہ ملک میں جسقدر بھی دھندے بڑھینگے عوام کی حالت درست ہوگی -

ایک اور چیز کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں - وہ یہ ہے کہ جن لوگوں کو کسی فورس (Force) کے تحت پنشن دیا گیا ہے انکو ری امپلائے (Re-employ) کیا جائے اور انہیں کہیں نہ کہیں ابزارب (Absorb) کیا جائے ، چاہے وہ کسی کمیونیٹی (Community) سے کیوں نہ تعلق رکھتے ہوں - میں کسی خاص کمیونٹی کے تعلق سے نہیں کہہ رہا ہوں -

میں ہاؤس کے ایک اور دو منٹ لونگا - ڈونیشنس (Donations) کے بارے میں کہا گیا ہے کہ جلد سے جلد اس بارے میں غور کیا جائیگا - یہ ڈونیشن کیا ہے اسکا پتہ بجٹ سے نہیں چلتا اور کوئی ایسا مواد بھی ہمیں نہیں دیا جاتا جس طرح کہ پارلیمنٹ میں دیا جاتا ہے - آنریبل ہوم منسٹر اپنے ساتھ جو ریکارڈ اور رپورٹس لاتے ہیں وہ بہیں دیجاتی ہیں - کچھ تفصیلات بھی ہمکو بجٹ سے نہیں ملتی ہیں - نہ ہمیں اور طور پر کچھ تفصیلات ملتی ہیں - ہمیں تفصیلات ملنی چاہئیں - میں یہ کہونگا کہ جو گرانٹس ناواجبی ہیں انکو بند کردیا جائے -

فینانس ڈپارٹمنٹ کے اخراجات کے بارے میں بہت سے آنریبل ممبرس نے کہا ہے اور اسٹیمیٹس کمیٹی میں بھی اسکے بارے میں سوالات کئے گئے تھے اس وقت فینانس منسٹر نے وعدہ کیا تھا کہ اس بارے میں غور کیا جائے گا -

ایک اور چیز کی طرف مجھے توجہ دلانی ہے - مجھے افسوس کیساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ فیوڈل (Feudal) زمانے میں جسطرح آرام و آسائش پر پہلے کے منسٹرس

روپیہ خرچ کرتے تھے اسی طرح آج کے ہمارے بادولر منسٹرس بھی انہی کے قدم بہ قدم چلنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ وہ چیزیں جو نوابوں کیلئے انکے اپنے نقطہ نظر سے ضروری تھیں ان سے ہمارے منسٹرس بھی فائدہ اٹھا رہے ہیں ۔ وہ لوگ جو فیوڈلزم کو ختم کرنا چاہتے تھے اور وہ جو اپنے آپ کو گاندھی جی کے پیرو سمجھتے ہیں انکو تو اپنے عیش و آرام کا اتنا خیال نہ رکھنا چاہئے ۔

سلس ٹکس اور کپاس کراپس ٹکس کے بارے میں یہ عرض کرونگا کہ اسکا اثر غریب طبقے پر پڑتا ہے ۔ یہ ٹکس عوام پر عائد ہوتا ہے ۔ اسلئے اسکو ختم کرنا چاہئے ۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ حکومت اس بارے میں سوچ رہی ہے ۔ کپاس کراپس بل آنے والا ہے ۔ عوام اس ٹیکس کو برداشت نہیں کرسکینگے ۔ اسلئے کوئی طریقہ سوچنا چاہئے تاکہ بڑے لوگوں پر بار عائد ہو اور غریب طبقہ اس سے متاثر نہ ہو ۔

میں آنریبل فنانس منسٹر سے درخواست کرونگا کہ ان امور پر سوچکر وہ ایسا طریقہ اختیار کریں جو غریبوں کیلئے زیادہ سے زیادہ فائدہ مند ثابت ہو ۔

Shri Ankushrao Venkat Rao: Mr. Speaker, Sir, by moving my Cut Motion to Demand No. 7, I want to bring to the notice of the hon the Finance Minister some salient features of his Budget Speech

While addressing the House, the hon the Finance Minister told us that he intended to do away with customs completely. Consequently, he said, our Revenue would suffer by 2 crores of rupees and there would be a fall of about 4 per cent in the prices of all imported goods including raw materials used by local industries. He also said that this would bring down the cost of production and provide the fillip so urgently needed by most of the local industries.

We all thought that the hon. the Finance Minister would give relief to a major section of the population. But we find enhancement of sales tax and tax on cash crops.

The amount that we were getting from customs was 2 crores of rupees but this tax was not affecting the people very much. On the other hand, it was a sure source of income which could be utilised for building up the Sales-Tax Department and a surer way of getting money from the mercantile community which is very shrewd in evading payment to the Government. But what exactly was done is, the customs were removed and sales-tax was imposed and that too was enhanced by 2 pies

in a rupee The result is that the prices of commodities which an agriculturist are enhanced while the Government is not getting the whole amount collected by the merchants There is no proper method to ascertain invoices of the merchants Previously, the CustomsDepartment and its officials used to inform the Sales Tax Department of the value of the imported goods, so as to ascertain the sales that could have been made by merchants and traders Now that source of information will not be available as the Customs Department is going to be abolished completely There should be a certain guarantee regarding the source of information of the imported goods and the value thereof Not that I welcone the enhancement in the sales-tax, but if at all it has to continue, I wish the whole amount collected by the merchants should come to the Government treasury. There is no such sense and before starting that, we have removed a certain and sure source of income like the customs. It is very interesting to note that there are only 14 sales tax officers and 16 surveyors The officers of the Sales-tax Department are housed as at present in the same customs offices They are only at District Headquarters. I am afried, one sales-tax officer cannot do all the work of the District. There is too much work in the district officers and the merchants who collect taxes can conveniently evade payment of the tax for want of proper supervision I feel that the assessment we are going to impose on the cash crop will adversely affect the agriculturist There is also the agricultural income-tax. Government also propose to revise the land revenue in fitting with the modern conditions and the income of the Government can be raised. Taking into consideration all these things, I think the burden of the tax is falling more on the produces of agriculturists while the sure way of getting money from the customs is removed. I would like to point out that this increase in taxation- will not be a welcome measure There is also lack of supervision in the Department. The licences that are issued to shop-keepers are not properly issued and we find instances in which small shop-keepers have had to pay 500 or 600 rupees whereas big merchants have been left aside. I would like to draw the attention of the hon the Finance Minister to this thing and resume my seat

* شری اناجی راؤ گوانے - مسٹر اسپیکر سر - میں جس کٹ موسن پر اپنے حیالات کا اظہار کرنا چاھتا ھوں وہ پنشن اینڈ الونسس (Pension and allowances) کے سلسلہ میں ہے - اسکے ساتھ ساتھ جو ٹیکسیس فینانس ڈپارٹمنٹ کی طرف سے عائد کئے جارہے ھیں انکے متعلق بھی ایک دو چیزیں بیان کرونگا - مجھ سے پہلے بھی پنشن اور الونسس کے

---

*Confirmation not received.

بارے میں ایک آنریبل ممبر نے وضاحت کی ہے ۔ پنشن اور الاونسیس کے مد میں دن بدن رقم کا اضافہ ہوتا جا رہا ہے ۔ اسکی وجہ یہ ہے ۔ کہ بہت سے افسروں کو اور ملازمین کو قبل از وقت تخفیف کیا گیا ہے ۔ عام طور پر سنہ ۱۹۴۹ع سے ۱۹۵۱ع تک ملازمین کی علحدگی عمل میں آئی ہے ۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک سرکیولر (Circular) کے ذریعہ سے ایسے علحدہ کئے ہوئے ملازمین کو دوسرے فسی لیٹز (Facilities) اور گرانی الونس سے محروم کیا گیا ہے ۔ ایک تو یہ کہ ان لوگوں کو کمپلسریلی (Compulsorily) پنشن پر ہٹایا گیا اور اسکے ساتھ ساتھ وہ رعایتیں جو دوسروں کو ملی ہیں انہیں نہیں دی گئیں ۔ انکو ان رعایتوں سے محروم کرنا ، میں سمجھتا ہوں کہ انکے حق میں نا انصافی ہوگی ۔ ہمیں چاہئے کہ جو لوگ اس طرح سے علحدہ کئے گئے ہیں انکو ری امپلائے (Re-employ) کرکے کسی نہ کسی ڈپارٹمنٹ میں انکو ابزارب (Absorb) کریں ۔ اور گر یہ نہ کیا جاسکے تو کم از کم انکو کمیوٹیشن آف پنشن کی رعایت دی جاہئے تا کہ وہ اپنی زندگی بسر کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ تجارت یا کاروبار کرسکیں ۔

جیسا کہ میرے ایک دوست نے موتی گلی خزانہ عامرہ کے بارے میں ایک اسٹیٹمنٹ لائی ہے ، یہ ایک ایسی چیز ہے جس کے لئے فضول پیسہ خرچ کیا جا رہا ہے ۔

ایک اور چیز کی طرف میں بطور خاص توجہ دلانا چاہتا ہوں ۔ اس بارے میں دوسرے آنریبل ممبرس نے بھی توجہ دلائی ہے ۔ فینانسیل اڈوائزر (Financial Advisor) اکنامک اڈوائزر اور اڈوائیزری بورڈ (Advisory Board) وغیرہ یہ ایسی چیزیں ہیں کہ پاپولر گورنمنٹ (Popular Govt) کو نہ رکھنی چاہئیں ۔ ایک زمانہ تھا جبکہ نواب منسٹری کرتے تھے ۔ وہ دستخط کرنے کے سوائے کچھ نہیں جانتے تھے ۔ انکا تقرر قابلیت کے لحاظ سے نہیں کیا جاتا تھا ۔ انکو اڈوائیزرس کی ضرورت ہوتی تھی ۔ انکا کام اڈوائزرس سے چلتا تھا ۔ اب ہمارے پاپولر منسٹرس کو اڈوائزرس کی کیا ضرورت ہے ؟ اب تو اڈوائزرس کو نہیں رکھنا چاہئے ۔ کہا جاتا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا کی ہدایت کی بناء پر اڈوائزرس لئے جا رہے ہیں ۔ ہم پوچھتے ہیں کہ اڈوائزرس کی کیا ضرورت ہے ؟ کہا جاتا ہے کہ سنٹرل گورنمنٹ مجبور کر رہی ہے ۔ سنٹر اگر ہر چیز کے بارے میں اپنے اڈوائیزر بھیجتا رہے تو ایسی صورت میں ہمیں گورنمنٹ آف انڈیا پر بھی نکتہ چینی کرنی پڑتی ہے ۔ پاپولر گورنمنٹ میں ہر شعبہ کے لئے سنٹر سے ایک اڈوائیزر رکھ لینا مناسب نہیں ہے ۔ انکے ہونے سے ہمارے فینانس میں کمی ہوسکتی ہے ۔ ہم اس پر تو غور نہیں کرتے بلکہ خسارہ کو پورا کرنے کے لئے ٹیکسیس لگاتے ہیں ۔ کاشتکاروں پر کپاس کراپس کے لئے جو ٹیکس لگایا جا رہا ہے وہ کسی طرح پاپولر گورنمنٹ کے لئے مناسب نہیں ہے ۔ آنریبل منسٹر کہتے ہیں کہ انہوں نے کسٹمس (Customs) وصول کرنا بند کردیا ہے ۔ لیکن دوسری طرف کاشتکاروں کو متاثر کیا جا رہا ہے ۔ کسٹمس کا بار کاشتکاروں کے علاوہ دوسرے لوگوں پر بھی پڑتا تھا ۔ لیکن اب اسکی بجائے آپ صرف کاشتکاروں ہی سے ایک کروڑ ۲۰ لاکھ روپیئے وصول کررہے ہیں ۔ کیا یہی ہماری حکومت ہے ؟ کیا حکومت کا یہ اقدام اگریکلچرسٹس (Agriculturists) کے مفاد کے لئے ہے ؟ کیا ایسے ہی اقدام کئے

حکومت ہم سے کیا یہ چاہتی ہے؟ اگر گورنمنٹ اور کامن مان (Common man)
پر ٹیکس کا بار ڈالے جائیں تو میں کہونگا کہ حالات ابتر ہوتے جائینگے ۔ اسلئے
میں آنریبل فینانس منسٹر سے کہونگا کہ وہ اس طرف توجہ کریں ۔ اپنے بجٹ کے خسارہ کی
کمی کو عامرہ گیاریج کے اخراجات کم کر کے پورا کرسکتے ہیں ۔ بڑے بڑے امالیسس
کے مینٹیننس (Maintenance) کے اخراجات نکالکر یا انہیں برخاست کر کے پورا
کرسکتے ہیں ۔ دوسرے ٹیکسیس ٹریڈنگ کمیونٹی (Trading Community)
اور زمینداروں پر عائد کرسکتے ہیں ۔ لیکن ایسا نہیں کیا گیا اور دوسرا گیا ۔ ...
بجٹ ہم سے کیا پریس چاہتے ہیں ۔ میں آنریبل فینانس منسٹر سے کہونگا کہ ٹیکسس کے
سلسلے میں ان باتوں پر اچھی طرح غور کریں اور ہمارے سامنے اس قسم کے ٹیکسس کے
بلس (Bills) آنے کا موقع دیں۔

مسٹر اسپیکر ۔ جن آنریبل ممبرس نے کٹ موشنس موو (Move) کئے ہیں انہیں
تقریر کا موقع دیا گیا ۔ میں چاہتا ہوں کہ آنریبل فینانس منسٹر ۱۱-۵۰ کو اپنا ریپلائی
(Reply) دیں ۔ اس کے لئے ابھی ۱ منٹ باقی ہیں ۱ ، وقت میں دو آنریبل
ممبرس کو موقع دیتا ہوں ۔ وہ ۵-۵ منٹ تقریر کرسکتے ہیں ۔

(No hon Member rose in his seat)

کوئی آنریبل ممبر تقریر کرنا نہیں چاہتے اس لئے میں اب آنریبل فینانس منسٹر سے
کہونگا کہ وہ جواب دیں ۔

*Dr G. S Melkote : Mr Speaker, Sir, again, right at the outset I desire to thank the hon. Members of the Opposition for having drawn my attention to various lapses, lacunae and defects of not merely the Finance Department, but also the administration of the finances of this State. May be many of these defects are true. I am also aware of them , I have been trying my very best to mend these matters, but as I had mentioned in my Budget speech, the time was short. These defects are there and, as I said, the saving of a few thousnds of rupees here and a few lakhs of rupees there—even to the extent of 50 or 60 lakhs, did not constitute a satisfactory remedy. Tenth April or so, the Session summoned for the passing of the interim budget was prorogued. We had hardly a month and twenty days within which I had to rush through the printing of the final budget Even during this period, I had to continuously attend the meetings of the Estimates Committee and sittings of the Cabinet. Personally, I did not like to come before this House and say that we had not been able to do anything These small items certainly would have made of a long list which I might have presented and said that we have examined all these things and have been able to affect a reduction of about 10 or 15 lakhs or say 50 or

* Confirmation not received.

60 lakhs. As said by the hon Members in the Opposition, the people at large expected fundamental changes and radical relief Towards that end only, I directed my energies The primary thing to which I first paid attention was the question of revenue gap caused by the integration of the finances, with the Centre I have looked into the financial integration and I am of opinion that Hyderabad has not been fairly dealt with My opinion may or may not be correct, because, after all is said and done, I already placed before you that I have not come here on the strength of my knowledge of public finances. I am therefore getting it examined by some experts. I felt, and many Members on this side also have felt, that full justice had not been meted out to the Hyderabad State. I thought that if by examining we could get some crores, I should do it at first. Next to that was the question of providing relief by tackling major items. Some hon Members said that old tax is no tax Do they thereby mean that I should not have abolished customs tax?—I would like to know very clearly. The sales tax is already there ; it is there since 1950 ; what I have to do was just to amend it so as to conform to the present needs of the Budget If I have tried to raise 2 crores of rupees on sales tax, I have also tried to give relief to the extent of nearly 4 crores. It is possible that by scrutinising the various items mentioned, I might have saved another crore of rupees ; but the question of the financial integration was a major issue to which I had to give priority. By the abolition of custom savings to the tune of 4 crores has been made possible in view of the fact that this amount would have been spent by way of Hali Sicca currency, exchange and haulage. The removal of haulage customs will give relief to the tune of nearly 10 per cent. As the Finance Minister at the centre had already announced that he would usher in the Indian Currency into Hyderabad by the end of 1953, the poor man would thereby indirectly get relief to the tune of 25 per cent I am trying to provide to the poor man better relief—than what the Opposition Members themselves have suggested May I ask whether it is wrong ? It is in that direction I am moving. I already said that there is no finality about many things in this world and every time we meet here we have to face changes. Like the sales tax, the cash crop tax is also necessary. Quite recently, I have received a number of representations—more than 40 to 50 telegrams from the merchants and various commercial associations stating that I should introduce the single point tax. They have also said : " You will make good to the extent of 4 crores instead of 2 crores ". To what extent, I should depend upon their assurances and to what extent it would be realised, it is not for me to say. The Opposition

Members themselves understand it very clearly. In the whole of India, about 5 states have introduced the multiple-point tax and 4 or so—I do not know the number exactly—the single point tax In Bombay, where there was single point tax, day before, the Finance Minister of Bombay, Dr. Jevaraja Mehta—possibly another Doctor in finances (Laughter) has pointed out very clearly that there has been plenty of leakage He has come back and against the opposition of the mercantile community—we must understand the strength of opposition of the mercantile community in Bombay—introduced the multipoint sales tax It should be clear from this that we in Hyderabad have been moving on very sound lines and nobody can deny this As I said while giving relief to the extent of 4 crores, I am only proposing to increase the sales tax—which is already there—Rs 80 lakhs to 120 lakhs. Now remains the issue of cash crop Nobody likes taxation As for myself I would not like to part with a single pie and nobody would like to spend On that score, criticism from the Opposition is perfectly understandable. But what should be our ultimate aim in this country ? Is it to make the common man a cripple. Should we for relief always depend upon monies drawn by whatever means—from the Jagirdar, from the Nizam, from other sources or even from the big capitalist merchants ? I say that it should be our first and foremost duty to make the common man stand on his own legs for everything. Whatever is inequitable and incompatiable with the requirements of the society should be eliminated in order to give relief to the people to that extent. But if the common man is made to depend only on monies I have just mentioned, we would be converting him into a cripple and a weakling unable to move forward To help the common man, if the taxation adopts a progressive course, I would agree to 'tax him to the extent possible without affecting his economy ' Besides this, if we can tap other sources, certainly it would provide for the relief to the common man ; he will have every social amenity. That is the principle, which, I feel, is a sound one and which this Government would certainly like to follow That is why while giving relief to the extent of Rs. 4 crores, we have tried to add a little by way of Sales Tax and Tax on cash crops, which may yield one crore or 1½ crores These imposts are coming up before you in the shape of Bills

Some of the Opposition Members have pointed out certain defects relating to the Patwaris and Patels. We have been considering how to rectify those defects. Members of the Opposition may suggest remedies. It is not our intention to

be complacent and any suggestions from the opposition are welcome. Not only shall we accept them, but implement them as well.

The question of inefficiency, overstaffing and extravagant expenditure of the Finance Department has been brought to my notice through questions and speeches by the Members of the Opposition I am aware of that. To refer to the butlers and other things, I would say, is wide off the mark There is only one butler. I would like to make it very clear that the Finance Department is not the Amera Department, beacuse it has a butler. He is looking after the frigidaire, and I have already passed an order, when my attention was drawn to this, that this frigidaire shall not serve only gazetted officers, but the entire Secretariat It should be shifted to the canteen in order to make it available to all One frigidaire to cater to the needs of the Finance Department is nothing I would go still further and say, if the situation required I would come up before this House for another supplementaty grant and ask you ' give me a little more, so that members of the staff may get better refreshment ', and I hope this House will not deny that privilege to the working staff

Regarding the Finance Secretary having a very costly chair, I would certainly venture to ask this House, when one of the loyal friends or officers, who has worked in the Department for a number of years, is struck down with a serious malady, should he not be provided with necessary comfort ? We want him to work and not refuse to give him necessary relief The Finance Secretary had a heart attack ; he could have taken pension and gone out. But this Government felt that the experience of the present Finance Secretary should be utilised and therefore it keenly felt that he should come back and serve the Government to the best of his ability. Therefore, the previous Finance Minister thought it fit to give him that comfort Today this chair is there Shall I auction it? Is that the intention of the House. This person inspite of his heart attack has been working 20 hours a day.

Shri Annajirao Gavane : Is it a medicated chair ?

Dr. G. S. Melkote : It is not a medicated chair, but it gives him a certain amount of relief and relaxation and therefore it is absolutely necessary. I would have certainly given him more relief, if it was necessary. It is surprising that a medical relief should be questioned in this House in this particular manner. If he claims overtime wages every day,

it may amount to Rs 1,000 per month I wonder if the Government would agree to pay that amount What is the relief we are giving to him ; what is the compensation we are going to give to him for his loyal work ? That is how the question has to be looked at.

Then, the questions of pension, dearness allowance, computation etc. were brought in I do not know how this House-or at any rate the Opposition as a whole, views the matter. It was brought to our notice that the actual pensionary amount for the State people came to round about Rs 1,30,00,000 and for the Union Police Forces about Rs. 50,00,000 Indeed they are friends in need We are not such sort of people as will ignore friendship after the work is over We would like to continue our friendship. It is not like certain powers which at one time made friendship with countries like Germany and others and dissociated subsequently These pensions to the Union Forces shall continue to the last moment. Our friendship is ever-lasting and as long as we are obliged to each other we will continue it. Today whatever the reason, the pensionary amount has gone up No doubt it is very difficult to pay pensions to these persons after retirement in return of service from them. But I have sympathy for them and that is why I would like to do much more than what we are doing at present. It is for the House, for the whole nation to consider how to compensate their loyal services to the State and what should be the kind of person How we should compensate them in old age for their loyal services is a matter which I am certainly taking up. It is also pointed that each pensioner has 5, 6 or 7 children. Everybody may be having them Gratuity and other reliefs are provided even for the labour. It is not very much Pension and unemployment in old age are bigger questions which I cannot tackle at present.

With regard to dearness allowance, the previous Government of Hyderabad had certainly sanctioned a higher rate than what was being given in the neighbouring States. We have brought it down to the level of the neighbouring States in order to fulfil our financial requirements. Shoud hon. Members on both the sides feel that it should be enhanced, it is upto them to bring up a resolution and it would be certainly considered in the all-India context I know it hits the people; I myself feel that these people should be given greater dearness allowance, but at present I am not able to give them greatre dearness allowance than what they are already getting.

Shri Deshpande : May I suggest to the hon Finance Minister that when these people retired the conditions of retirement were different and the salaries they drew at that time were less than what they were obtaining in the neighbouring States ?

Dr G. S Melkote · These questions, as I said, are big questions, and it is very difficult for me to reply off-hand There is the question, for instance—I give another instance—of jagir areas, which have been merged with the ' Diwani.' At one time, one-third of the State was jagir area I personally thought that the revenue of the State would go up, but what do I see? There, instead of the revenue going up, we have got to make so much provision for social amenitеis that the other two-thirds of the State—not even two-thirds, possibly 3/5ths of the State—has got to foot the bill for the jagir area We are now hoping to improve the lot of the people of the jagir area keeping in view the conditions obtaining in the non-jagir area No doubt we have got to make provision for all these things Besides many people have retired from the jagir areas , then there are people who retired from the military, people who have migrated to Pakistan, people who have been compulsorily retired , then commutation of pension etc If all these things are taken, the non-serviceable item goes upto Rs. 2 crores. What are the social amenities that the Finance Department can give to the people ? On the one hand, there is a cry for social amenities, on the other, it is said that there is an increase in taxation There should be some balanceable demand It does not mean that I have no sympathy, but mere lip sympathy will not go far.

It was said that commutation of pension at least to the non-gazetted officers should be given I entirely agree with the idea. Till 1950, it was being given, but since some people, who took it, went away to Pakistan, and since the amount went up to a huge figure, we could not continue it I am again reconsidering the matter, because I have received a representation from the non-gazetted officers themselves, and possibly, at the earliest and as soon as the finances improve, it shall certainly be considered, and I hope we will be in a position to enforce this commutation at least to the non-gazetted officers very soon.

The Chief Minister has asked the details with regard to donations and grants. I must apologise that I have no details at present, and if I am given time, I shall certainly place them before the Chief Minister for his information.

It has been pointed out that many of the Ministers are trying with adopt the old jagirdari system of having costly buildings and furniture I should certainly say that this went home with me It is unthinkable that we should hear from Members from this side of the House complaining that we are imitating the capitalists and the jagirdars They say . 'Big buildings are there, costly furniture is there.' It is a fact. Government provides them saying that we should maintain its prestige, because so many distinguished persons call on us—some times even people from different countries It is not merely for us, but for the whole House to think and curtail our expenditure in conformity with the requirements of the time. I hope, members on this side of the House will also consider this so that we will be in a better position to tell the Opposition that we are living according to their standards.

Regarding Shri Gokhale and Shri Satyanarayana Rao . it is said that Shri Satyanarayana Rao was in the Insurance Department and that he was brought over here. That is an absolutely incorrect statement He was in the Insurance Department of the Government right through in the scale of Rs 800-1,400 He has now been made Deputy Secretary. That is all the change. He has been a Government servant, and the only thing is that he has been transferred from one Department to another Department With regard to Shri Gokhale, I cannot reply off-hand. I shall look into the matter.

It has been said that the Pension Payment Office at Motigalli should be abolished. I think so But there is one difficulty We thought, we could amalgamate it with the State Bank, but the State Bank refused to take it up. It is a temporary establishment Any how, we have to maintain the necessary staff so long as the mansab and rusums are there It costs Rs 30,000-0-0 Most of these items and pensions will in future have no concern with the State Government, because even the item of normal pensions has to be handed over to the Centre, and it is not for me to say how the Centre will deal with it. It is a temporary expedient which has to be maintained as long as it is necessary.

One of the hon. Members drew my attention also to the fact that though Gorwala Report was there we have not improved the administration Some even said—as I have mentioned the other day—that the Congress cannot move forward; the Department would not allow them to move forward. Even before it could be said, I have already informed the House that there are several such items, which are already under our consideration, and if we had been given a little

more time, we would have taken the opposition by surprise. Do not for a moment be under the impression that these things are not being looked into.

It is being meticulously looked into the extent that it does not effect our efficiency. Even in the most efficient administration we may be looking forward, the Oppoisition may have something to criticise We will try to implement the suggestions the Members of the Opposition have offered We have to run the Government and in running the administration, I repeat, to the extent that we consider necessary we shall certainly bear them in mind. I would like in this connection to mention one fact. There was recently the Collector's conference. Some people actually came to me and said that the Finance Department was turning down their proposals for more staff. On one side, there is a demand for curtailment; on the other proposals come for more recruitment The reply that I gave them was this: "At present nothing doing". I said, I am setting up a Committee A Committee has already gone into this—not the Committee set up by me, but a previous Committee. I am examining it, and until it is ascertained that the volume of the work in any Department has really increased—the Finance Department shall turn down the proposal, whether it is for the increase of a clerk, a Deputy Collector or even a Collector So, the question of fresh recruitment to which many of the hon Members have referred does not relate to the present period. I have not sanctioned one single extra hand and no additional recruitment has taken place during my time. I have been meticulously looking into this affair and I can assure the House that unless I am satisfied beyond doubt, recruitment in any Department will not take place.

About the Financial Adviser and the Economic Department, it will be a surprise for the Opposition Members to learn from this side also that we are none too happy with these Advisers Would you take it—Do you like to have somebody sitting on your heads ? The Advisers have been doing their jobs nicely and are carrying on with us well We are their bosses. Inspite of it, even nominally, we do not like to have them. But the thing is this It is not with us. We have been making representations. The Constitution is there; as somebody drew our attention. We have been protesting and the sooner they go, it is not only you, but we also, would feel happy and your expressions in this dircetion will certainly be conveyed to the Centre along with ours.

Then, the question of the Economic Adviser's Department. If the Finance Department has got to function properly, it is necessary to have a Research Department, a Statistics Department and also an Economic Adviser. Gorwalla Committee has not simply recommended away with the Economic Department and effecting retrenchment but he has said that the Economic Adviser's Department should be amalgamated with the Statistics Department, which will result in some saving. This Department did advertise for a person who knew both economics and statistics. But, unfortunately, in India people who know statistics are mere mathematicians, but not economists. When we advertised through the Public Service Commission, four people applied; none of them fulfilled the conditions prescribed. That was our difficulty In the meanwhile, we could not wind up the Economic Department May be, it is over-staffed; it has got to be re-modelled to suit the needs of the times Re-modelling may involve the appointment of extra staff But, these things, it is not for me to say; it is for a specialist, in that line to advise me One such person from America, who was found to be the best among the applicants has been entertained, he has come here only day before; I am entrusting this task to him and as soon as I hear from him, I would like to so alter the structure of the Department as would conform to the best in India.

Regarding the question of paying Rs 2,250 or thereabout—ICS Grade to the Financial Secretary, we have unfortunately inherited a system which is trying to adjust itself to the new conditions. If the integration had not taken place, the present Secretary would have certainly risen still higher Should we today apply new conditions to those who were appointed 25 years back? Should we do away with them, dismiss them or remove them when they are carrying on the work of the State well and the Government finds their work entirely satisfactory? Is it worthwhile to remove them? If we entertain a person afresh from the administrative, service he will take 25 years to learn the job The experience which this person has gained during the last 25 years, we certainly do not like to let it go. These are the difficulties. The present Secretary, I should say, is doing exceedingly good work and is a very conscientious worker.

I do not know if any questions have been left out by me. To the extent possible, I have replied. As I said, I do not want to plead for time nor do I want to plead any excuse. We have been working day and night and it is not for me to say this. Please go and ask the Department whether

the new Government that has taken over charge has not been giving every minute of its valuable time. I do not wish to say anything further in this matter. If this House has to say anything against me, not necessarily this side, but even from the Opposition, I will think twice before I continue. But I believe that was not the intention of the House, probably they only want to whip me up to better activity, I am doing my very best. I assure the House that the criticism levelled against the Finance Department will be examined and to the extent possible, defects will be rectified.

I thank you, Mr. Speaker, for the time you have given me and I appeal through you to the House to pass the Demands by withdrawing all the Cut Motions.

Thank you. (*Loud Cheers*)

Shri G. Sri Ramulu: Mr. Speaker, Sir, the hon. Finance Minister has not touched the point of taxation policy and the cash crops.

Dr. G S. Melkote: This is only a departmental budget. The taxation policy is coming up in the shape of a Bill and then I will be in a position to answer

Mr Speaker: I will now put the Cut Motions to vote.

Demand No.7—Collection Charges (1) *Sales Tax* (*Rs.* 5,88,000).

Shri G. Sriramulu: Mr. Speaker, Sir, I request that my Cut Motion be put to vote.

Mr. Speaker: The question is:

" that the Demand under the Head '*Collection Charges* (1) *Sales Tax*' be reduced by Rs. 40,000".

The Motion was negatived.

Shri K. V Narayan Reddy: Mr Speaker, Sir, I beg leave of the House to withdraw my Cut Motion to Demand No 7.

The Motion, was by leave of the House, withdrawn.

Demand No 18—' 1-2 *Finance Department*—1-3 *Financial Adviser, Civil Supply and Rationing*—1-4 *Economic Adviser* (*Rs.* 9,13,700).

Shri R. P. Deshmukh: Mr Speaker, Sir, I beg leave of the House to withdraw my Cut Motion to Demand No. 18.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

Shri K. V. Narayan Reddy: Mr. Speaker, Sir, I beg leave of the House to withdraw my Cut Motion to Demand No. 18.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

Demand No. 34—*Pension Payment Office* (*Motigalli*) *Rs.* 1,67,000.

Shri G. Sriramulu. Mr. Speaker, Sir, I beg leave of the House to withdraw my Cut Motion to Demand No. 34

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

Demand No. 69—*Superannuation Allowance & Pensions Rs.* 1,80,55,000.

Shri V. D. Deshpande: Mr. Speaker, Sir, I beg leave of the House to withdraw my Cut Motion to Demand No. 69.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

Demand No. 7.—*Other Taxes and Duties Collection Charges* (1) *Sales Tax* (*Rs.* 5,88,000)

Shri Ankushrao Venkatrao: Mr Speaker, Sir, I beg leave of the House to withdraw my Cut Motion to Demand No. 7.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker: I will now put all the Demands to vote.

The question is:

" that an aggregate amount of Rs. 11,95,81,200 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that will come in the course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Demands Nos. 7, 18, 32, 33, 34, 69, 71, 80, 84, 86, 87, & 98 ".

The Motion was adopted.

The House then adjourned for lunch till Three of the Clock.

The House reassembled after lunch at Three of the Clock
[Mr. Speaker in the chair]

Starred Questions Answers.

Mr. Speaker: Let us take up questions. Shri K. V. Narayan Reddy.

Appointment of Excise Officials

*163A.—*Shri K. V. Narayan Reddy*. Will the hon. Minister for Excise, Forests and Customs be pleased to state :—

(1) Whether it is a fact that a retired Excise Official aged about 70 years has been recently appointed in the Narayanguda Distillery as a Special Officer on a consolidated salary of Rs. 400 per mensem ?

(2) If so, for what reasons ?

شری رنگا ریڈی - ۱۶۳ (۱) اسے کا حواب یہ ھے کہ یہ صحیح ھے - التہ ادکی عمر ۶۰ سال ھے - نمبر (۲) کا حواب یہ ھے کہ وہ چونکہ تجربہ کار بھے اور سن ابتدائے سنہ ۱۳۰۰ ف حسابات کی تکمیل کرنا بھا اور چند عہدہ داران ڈسٹلری (Distillery) کو اس کام سے واقف کرانا بھا اسلئے ایک سال کے لئے بار مامور کیا گیا ھے -

شری لکشمی نو اس گنیروال (رامائن پیٹھ) - کیا ڈسٹلری کے حسابات سنہ ۱۳۰۰ ف سے آج تک تیار نہیں ھوئے ؟ کیا اسکے بھی یہی معنی ھیں ؟

شری رنگا ریڈی - ایسا نہیں ھے - سنہ ۱۳۰۰ ف سے حسابات بالکل تیار تھے - لیکن وہ فی حسابات ھونے کی وجہ سے انکی تنقیح دوسرے لوگ نہیں کرسکتے تھے - صدر محاسبی تنقیح نہ کرسکنے کی وجہ سے ناظم آبکاری کو اس کام کے لئے کہا گیا - لیکن چونکہ وہ بھی اسکی تکمیل نہ کرسکے اسلئے خاص طور پر حسابات کی تکمیل کے لئے انکو مقرر کیا گیا -

شری کے - وی - نارائن ریڈی - اسکے معنی یہ ھوئے کہ انسان ستر سال کے بعد تجربہ کار ھوتا ھے -

مسٹر اسپیکر - یہ سوال غیر متعلق ھے اس لئے اسکی اجازت نہیں دیجاسکتی -

ایک آنریبل ممبر - انکو ایک سال کے لئے لیا گیا تھا - لیکن ۵ - ۶ سال گذر جانے کے بعد بھی وہ ابتک کیوں مامور ھیں ؟

شری رنگا ریڈی - ابھی ایک سال نہیں ھوا -

Manager Narayanguda Distillery

*163 B.—*Shri K. V. Narayan Reddy*: will the hon. Minister for Excise, Forests and Customs be pleased to state :

(1) Whether it is a fact that the Manager of the Distillery who is receiving a salary of Rs. 1,200 per mensem is a non-matriculate and technically unqualified ?

(2) If so, what are the special circumstances under which the Manager of the distillery was appointed ?

شری رنگا ریڈی - سوال کے پہلے جزو کا جواب یہ ہے کہ یہ صحیح ہے کہ میجر ڈسٹلری کی پاپ ماھانہ ۱۲ سو روپیئے ہے اور وہ رنگون یونیورسٹی کے بی - کام ہیں - ڈسٹلری کا ۲۴ سالہ تجربہ رکھتے ہیں - اسلئے یہ کہنا کہ وہ نان میٹریکیولیٹ (Non-Matriculate) ہیں اور غیر قابل ہیں درست نہیں ہے -

اس سوال کے دوسرے جزو کا جواب یہ ہے کہ تجربہ اور سابقہ ریکارڈ کی بنا پر انہوں نے بحیثیت سکریٹری کمرشیل کارپوریشن دیانتدارانہ طور پر کام انجام دیا تھا - انکا تقرر ڈسٹلری میں کیا گیا اور یہاں بھی انہوں نے اپنے آپ کو اس خدمت کا اہل ثابت کیا -

श्री. लक्ष्मीनिवास गनेरीवाल : जिनके आनेसे पहले क्या परसेंटेज था और अब क्या परसेंटेज है ?

شری رنگا ریڈی - نوٹس (Notice) کی ضرورت ہے -

श्री. लक्ष्मीनिवास गनेरीवाल :– आनरेबल मिनिस्टरने अुन्हे किस युनिव्हर्सिटीके ग्रॅज्युअेट बताया ?

آنریبل رنگا ریڈی - میں نے کہا رنگون یونیورسٹی کے بی - کام - ہیں -

ایک آنریبل ممبر - یہ رنگون کے رہنے والے ہیں یا حیدرآباد کے ؟

شری رنگا ریڈی - وہ باشندے پہلے کہاں کے تھے اسکی مجھے اطلاع نہیں ہے - اب تو حیدرآباد میں رہتے ہیں -

Promotions

*163C—*Shri K. V. Narayan Reddy*: Will the hon. Minister for Excise, Forests & Customs be pleased to state :

(1) Whether it is a fact that after the Police Action certain constables and non-matriculates have been promoted to the superior services as Inspector and even to gazetted ranks as Assistant Superintendents and Superintendents in the Excise Department ?

(2) Whether it is a fact that certain non-matriculates holding responsible posts as Superintendents and belonging to Sahibzada family are being granted extensions in spite of their having been in service for 30 years or more when deserving graduates and double graduates are available in the Department ?

شری رنگاریڈی - کوئسچن کے پہلے جزو کا جواب یہ ہے کہ صرف دو نان میٹرکیولیٹس کو پولیس ایکسن کے بعد ترقی دیگئی - ان میں ایک ہمت راؤ ہیں - انکو ستطمی سے مدد گاری پر ترقی دیگئی اور دوسرے احمدعاری ہیں جنکو انسپکٹری سے عارضی طور پر مددگاری پر ترقی دیگئی - پھر اب انکو انسپکٹری پر واپس کردیا گیا ہے - اسطرح ترقی دینے کے لئے میٹرک یا کسی امتحان کی شرط نہیں ہے - البتہ ابتدائی تقرر کے لئے ایسی شرط ہوتی ہے - پولیس ایکسن کے بعد راجہ رام پریم صاحب کو خدمت انسپکٹری پر ترقی دیگئی جو ابھی تک اس خدمت پر مامور ہیں - جب مستقل جائدادیں خالی ہوں تو دوسرے اشخاص کو بھی ترقی دی جاتی ہے اور جب مستقلی ختم ہو جاتی ہے تو وہ اپنی خدمت پر واپس ہو جاتے ہیں -

Appointment of Revenue Officials in the Exise Department

*164 *Shri K. V. Narayan Reddy:* Will the hon Minister for Excise, Forests and Customs be pleased to state :

(1) Whether it is a fact that officials of the Revenue Department who have been found unfit in that Department are being taken into Excise Departmnt to the extent of 50 per cent every year, thereby reducing to the minimum the chances of promotion for the staff of the Excise Department ?

(2) If so, why have the Government spent large amounts on the training of the personnel of the Excise Department and on Departmental Examinations ?

شری رنگا ریڈی - سوال نمبر ۱۶۴ (۱) کا جواب یہ ہے کہ یہ صحیح ہے کہ آبکاری کے مہتمم اور اس سے بالاتر عہدہ دار نصف حد تک سررشتہ مال سے لئے جاتے ہیں - لیکن سررشتہ مال سے نکالے ہوئے عہدہ داروں کو یہاں لئے جانے کا واقعہ غلط ہے - البتہ سررشتہ مال کے عہدہ دار سررشتہ آبکاری کے عہدہ داروں کی ترقی میں اسوقت حائل ہیں - اس کے اصلاح کی کارروائی ہورہی ہے -

دوسرے جزو کا جواب یہ ہے کہ سررشتہ آبکاری میں کثیر التعداد انسپکٹرس و سب انسپکٹرس اور عملے کی ضرورت ہوتی ہے - انکی ٹریننگ ضروری ہے - ٹریننگ کے بعد امتحانات لئے جاتے ہیں - اسکے لئے صرفہ برداشت کرنا ضروری ہوتا ہے -

ایک آنریبل ممبر - کیا آنریبل منسٹر کو اسکا علم ہے کہ دوکاندار سیندھی اور شراب میں زہریلی دوائیں ملاتے ہیں ؟

شری رنگا ریڈی - اس سے پہلے کسی دن ایک صاحب کے سوال کے جواب میں میں اس سوال کا جواب دے چکا ہوں - لیکن پھر بھی بتادینا چاہتا ہوں کہ حقیقت میں زہر ملاتے ہیں یا نہیں ، یہ تو معلوم نہیں - لیکن ایک شکایت ایسی ہوئی تھی کہ

سیدھی میں زھر ملایا گیا ھے ۔ اسکی تحقیقات ھوئی اور وہ سیدھی کمیکل اگزامنر (Chemical Examiner) کے پاس روانہ کیگئی تھی۔انکی رپورٹ سے معلوم ھوا کہ اس میں زھر نہیں تھا ۔ اسکے بعد ھم نے کمکل اگزامنر کو اس بات کی ھدایت کی ھے کہ سررشتہ آبکاری سے جو چیزیں امتحان کیلئے انکے پاس بھیجی جائیں ان کا بالالزام معائنہ کر کے رپورٹ دیجائے ۔

ایك آنریبل ممبر ۔ کیا یہ معلوم ھے کہ جو عہدہ دار اپنے سررشتہ کے امتحان میں کامیاب نہیں ھوتے انہیں آپکے محکمہ میں ترقی دیجاتی ھے ؟

شری رنگاریڈی ۔ میں اس سے پہلے کے سوال کے جواب میں بتاچکا ھوں کہ ترقی کے لئے امتحان پاس کرنے کی ضرورت نہیں ھے ۔ البتہ ابتدائی تقرر کے لئے ضرورت ھے ۔

ایك آنریبل ممبر ۔ میرا سوال یہ تھا کہ دوسرے محکمہ کے لوگ جو اپنے ڈپارٹمنٹ کا امتحان پاس نہیں کرتے انکو آپ کے محکمہ میں ترقی دیجاتی ھے ۔

شری رنگاریڈی۔ یہ سوال کچھ مبہم ھے ۔ھمارے محکمہ کے عہدہ دار کے لئے دوسرے محکمہ کا امتحان پاس کرنے یا نہ کرنے کا کوئی سوال نہیں ھوتا ۔ اگر یہ فرض کرلیا جائے کہ آبکاری کے عہدہ دار کسی دوسرے محکمہ کے امتحان میں ناکام ھوجاتے ھیں تو یہ چیز ھمارے پاس ترقی دینے کیلئے حائل نہیں ھوتی ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ آپکے ڈپارٹمنٹ میں جو لوگ ریوینیو ڈپارٹمنٹ سے لئے جاتے ھیں وہ کس پوسٹ پر لئے جاتے ھیں ؟ آیا وھاں سے ریٹائیر (Retire) ھونے کے بعد لئے جاتے ھیں یا کیا ؟

شری رنگا ریڈی ۔ ؟ جب کبھی کوئی جائداد خالی ھوتی ھے تو تقرر کیاجاتا ھے ۔ کار اجرائی کیلئے سررشتہ مال سے عہدہ دار مستقل ھوتے ھیں ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ میں یہ پوچھ رہا ھوں کہ کیا وھاں سے ریٹائر ھونے کے بعد اس ڈپارٹمنٹ میں لئے جاتے ھیں ؟

شری رنگا ریڈی ۔ نہیں ۔ دوران ملازمت میں لئے جاتے ھیں ۔ واقعہ یہ ھے کہ سیویلینس (Civilians) کے لئے سررشتہ آبکاری میں کچھ جائدایں مخصوص تھیں ۔ اب سیویلیس نہیں آرھے ھیں ۔ جو بھی آئی ۔ اے ۔ ایس (I.A.S.) آتے ھیں ان کو جائدادیں دیجاتی ھیں ۔ پہلے سررشتہ آبکاری کا تعلق سررستہ مال سے تھا ۔ سررشتہ مال کے امتحان میں سررشتہ آبکاری کے قوانین کو شامل رکھا گیا تھا ۔ اسلئے سررشتہ مال کے امتحان میں جو عہدہ دار کامیاب ھوتے ھیں وہ سررشتہ آبکاری کے کام کیلئے بھی موزوں ھوتے ھیں ۔ اسلئے انہیں لیا جاتا رھا ۔ اس سے پہلے آبکاری کا محکمہ خود صدر المہام مال

کے تحت تھا ۔ وہ اپنے اختیار سے عہدہ داروں کو منتقل کرسکتے تھے ۔لیکن میرے آنے کے بعد سے ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا ۔

شری وی ۔ڈی ۔دیشپانڈے ۔کیا آپ کو معلوم ہے کہ آبکاری کے محکمہ میں کام کرنے کیلئے ہر شخص تڑپتا ہے ؟

شری رنگا ریڈی ۔ آپکو یہ معلومات ہونگے ۔ لیکن مجھے تو تڑپنے کے واقعات معلوم نہیں ہیں ۔

ایک آنریبل ممبر ۔ آپکو میں ایک مثال دیتا ہوں کہ ..... تعلقہ میں ..... انداری کی جائداد کے لئے سفارش لاکر بابو راؤ اور باراٹی ....

مسٹر اسپیکر ۔ یہ سوال غیرمتعلق ہے ۔ اس لئے اسکی اجازت نہیں دیجاسکتی ۔

श्री. लक्ष्मीनिवास गनेरीवाल :– सेंधी मुखतलिफ मुकामात पर मुखतलिफ निरखो से फरोख्त हो रही है। क्या गव्हर्नमेंट जिसका अेक निरख मुकरर नही करेगी ?

شری رنگا ریڈی ۔ٹھیکہ داروں اور مساجروں کو اپنے ڈرائل کے لحاظ سے فروخت کرنے کی آزادی ہے ۔ اسوقت گورنمنٹ نے اسکی قیمت پر کوئی کنٹرول قائم نہیں کیا ہے ۔

ایک آنریبل ممبر ۔کیا نرخ کے اختلاف کی وجہ سے رعایا پر بار نہیں پڑتا ؟

مسٹر اسپیکر ۔ یہ سوال غیر متعلق ہے ۔

شریمتی معصومہ بیگم (شاہ علی بنڈہ) ۔جو عہدہ دار ایک محکمہ میں ناکارہ ثابت ہوں کیا وہ آپکے محکمہ میں کارآمد ہوئے ہیں ؟

شری رنگا ریڈی ۔ یہ غلط ہے ۔ بلکہ دوسرے محکموں کے مقابلہ میں ہمارے محکمہ میں زیادہ کار آمد لوگوں کی ضرورت ہے ۔

Harijan Uplift

*212 *Shri K. R. Veeraswamy* (Kalvakurti-Reserved) Will the hon. Minister for Social Service be pleased to state:

(*a*) Whether it is a fact that a provision of 2 lakhs was made in the last year's budget for Harijan Uplift?

(*b*) If so, how was this provision utilised?

(*c*) Whether it is true that the amount set apart for Harijan welfare was utilised by the Social Service Department for the purpose other than for which it was intended?

सोशियल सर्व्हिस मिनिस्टर (श्री शंकर देव). यह ठीक बात है कि दो लाख रुपये हरिजनो के कल्याण के लिये बजेट मे रखे गये थे। प्रश्न के द्वितीय विभाग का उत्तर यह है कि सोशियल

वेलफेअर स्कीम (Social welfare Scheme) के तहत चार सोशियल सर्विस आफिसरो का नियोग ६ जिलो के लिये किया गया है जिन मे करीमनगर, मेदक, गुलबर्गा, बीदर, नादेड, और परभणी है। अिसके पूर्व ही दो हरिजन आफिसर्स नलगुडा और वरगल पर नियोग किये गये थे। अिन सब स्कीमोके तहत ग्रँट अिन अेड (Grant-in-aid) अेमरजन्सी रिलीफ, वोकेशन्स अड, मेडिकल अेड आदि अिस प्रकार की सहायता के लिये जियादा से जियादा रुपया दिया गया है। अकौटट जनरल आफिस से अिन सारे स्कीमो की मजूरी नही हुअी। तब तक ही सारा वर्ष समाप्त होने को आगया था। वर्ष के अत मे स्कीम मजूर हुअी। अिस को कार्यरूप मे आने के लिये बहुत समय लगा। फिर भी वर्ष के अत में जितना सभव था अुतनी सहायता देने की कोशीश की गअी।

प्रश्न के तृतीय विभाग का अुत्तर यह है कि जो आक्षेप लगाया गया है वह निराधार है और सही नही है।

شری کے - آر - ویرا سوامی - سوال یہ ہے کہ دولا کھ روپئے جو منظور کئے گئے تھے کیا وہ ہریجنوں پر ھی خرچ کئے گئے یا سوسیل سرویس ڈپارٹمنٹ (Social Service Department) پر ؟

श्री. शकर देव दो दिनो के लिये खर्च किये गये है। सवाल यह है कि हरिजनो के लिये अमेलियारेटिव् मेझर्स (Ameliorative Measures) अडाप्ट (Adopt) करना था। सोशियल सर्विस आफिसर्स का नियोग किया गया।

شری کے - آر - ویراسوامی - میں یہ معلوم کرنا چاھتا ہوں کہ یہ فنڈ جو ہریجنوں اور شیڈولڈ ٹرائبس (Scheduled Tribes) کے لئے تھا اسکو سوشیل سرویس ڈپارٹمنٹ میں تقررات کے لئے کیوں استعمال کیا گیا ؟

श्री. शंकर देव मेरा अुत्तर अगर आनरेबल मेम्बर अच्छी तरह सुनते तो अिनके प्रश्न का अुत्तर मिल जाता।

شری کے - آر - ویراسوامی - یہ صحیح نہیں ہے کہ . . .

Mr. Speaker : No argument, please.

شری دا بی شنکر - سوشیل سرویس ڈپارٹمنٹ ہریجنوں کے لئے نہیں بلکہ شیڈولڈ ٹرائبس (Scheduled tribes) کے لئے کام کرتا ہے ، کیا یہ صحیح نہیں ہے ؟

श्री. शकर देव यह गलत है। आपको सोशियल सर्विस डिपार्टमेंट का पँपलेट् कुछ दिनो मे मिल जायेगा। अगर आप अिस दूसरेके लिट्रेचर को भी देखते तो यह मालूम होता कि सोशियल सर्विस डिपार्टमेंट के पास शेडुल्डट्राअीबस और शेडल्ड कास्टस् दोनोकी अुन्नती के लिये रिफॉर्मेटरी स्कीमें (Reformatory Schemes) है।

شری دابی شنکر - میں عادل آباد کی نسبت یہ دریافت کرنا چاھتا ہوں کہ وہاں سوشیل سرویس سنٹر قائم ہوکر تین سال کا عرصہ ہوتا ہے - اس عرصہ میں ہریجنوں کے لئے کیا کام ہوا ؟ کیا بہتری جی اس کا جواب دینگے ؟

श्री. शकरदेव अिस मिनिस्टरी को अधिकार सभाले तीन महिने होते है। अिस से पूर्व हरिजन वेल्फेअर स्कीम (Harijan welfare Scheme) नही थी। अिस लिये आदिलाबाद या किसी और स्थान पर कोअी काम नही हो सका।

شری ایم ۔ یحیا ۔ اس دو لاکھ کی رقم میں سے هریجنوں کے لئے سوسیل سرویس چلانے کے لئے کتنا خرچہ هوا هے ؟

श्री. शकरदेव मै समझता हू कि प्रश्नकर्ता के दिल मे कुछ कन्फुजन (Confusion) हुआ है। हरिजन वेलफेअर स्कीम जिन जिन स्थानो पर चलाअी जा रही है अुनके विषय म यह बतलाना चाहता हू कि अेक अेक सोशियल सर्विस आफिसर के तहत ग्रॅट अिन अेड (Grant-in-aid) १,००० रुपये अमरजट, रिलिफ के लिये (५००) रुपये वोकेशनल अड के लिये (१,००० रुपये, मेडिकल अेड के लिये (४,०००) रुपये अिस हिसाब से अिन छे सेटर्स के लिये दिये गये है। जहा जहा यह स्कीम है वहा को आपरेटीव आरगनाअीजेशन के अिम्प्रुव्हमेट के लिये (१०,०००) रुपये दिये गय है। अिस के अनुसार काम किया गया है।

شری داجی شنکر ۔ یا منتری منڈل آنے کے بعد هریجنوں کے لئے کیا کام هوا هے ، منتری جی اسکی تفصیل تلائیں ۔

श्री. शकरदेव नये मत्रिमडल के लिये तो बजेट आज पेश हो रहा है। आप अिसको मन्जूर करे तो काम आरभ होगा।

श्रीमती आशाताई वाघमारे औरगाबाद जिल्हे के लिये कितना रुपया दिया गया है ?

श्री. शकरदेव अिसके लिये नोटिस दीजाय तो ४ दिनके बाद अुत्तर मिल जायेगा।

شری داجی شنکر ۔ یہ دو لاکھ روپئے کس طرح خرچ هوئے جب کہ بجٹ آج اپیش هوا هے ؟

श्री. शंकरदेव आप अुत्तर ध्यान से सुनना चाहिये। यह दो लाख रुपये लास्ट अियर (Last Year) के है।

شری جے ۔ راما ریڈی (نرساپور) ۔ جو هریجن هاسٹلس قائم هورهے هیں کیا وہ سوسیل سرویس کے تحت هیں ؟

श्री. शंकरदेव हरिजन हास्टेल्स को फैनान्स सोशियल सर्विस की तरफ से दी जाती है अैसा नही है, बल्कि अेस् ओ टी. अेफ (S. E. T. F.) अलग फड है जिस के तहत अिनको रन किया जाता है और अिन्सपेक्टर्स अिस को रन (Run) करते है।

شری اباجی راؤ گوانے ۔ هریجن کے لئے جو رقم لی جاتی هے کیا وہ هریجنوں پر هی خرچ کی جاتی هے ۔ ؟

श्री. शंकरदेव . हा अैसा ही होता है।

شری اباجی راؤ گوانے ۔ یہ جو سیول سرویس پر کس طرح خرچ کی جاتی هے ؟

श्री. शंकरदेव वेह भी सोशियल सर्विस के अंडर (Under) मे है।

Travelling Allowance Charges

*213 *Shri K R Veeraswamy* Will the hon Minister for Social Service be pleased to state —

(*a*) What is the total amount of T A charges involved in regard to his Department at headquarters during the previous year ?

(*b*) For what purposes were the tours undertaken ?

(*c*) Whether he will examine the question of surrendering the T A charges of a considerable extent as there is no justification for them ?

श्री शकरदेव पिछले वर्ष लगभग, नही ठीक-ठीक (६,६६९ रु १२ आने ८ पाअी) आफिसर्स के टि अे चार्जेस के लिये खर्च किये गये ।

प्रश्न के द्वितीय विभाग का अुत्तर यह है कि सोशियल सर्विस डिपार्टमेंट की अुन्नती, निरीक्षण और कार्य क्षमता की जाच के लिये यह यात्राये की गअी । जो स्कीम सारे राज्य मे प्रचलित हुअी है अिसके अैसे ट्रायबल अेरिया मे जहा मनुष्य का जाना असभव है अैसे स्थानो पर पहूचकर हमारे आफिसर्स ने डायरेक्शनस दिये है। अिस लिये यह यात्रायें की गअी ।

प्रश्न के तीसरे विभाग का अुत्तर यह है कि अिस का कोअी आधार ही नही है। क्योंकि अका-अूटट जनरलस आफिस मे हर अेक यात्रा के बिल को चेक (Check) किया जाता है। अिस से पूर्व ही आफिसर्स की हिदायत ली जाती है। और अिनकी डायरियो को बार बार देखा जाता है। अिसकी पूरी तोर पर परिक्षा होती है। अिस लिये प्रश्न निराधार है।

شری کے - آر - ویرا سوامی - مہینے میں کتنے دن وہ ٹور در جاتے ھیں ؟

श्री शकरदेव महिने महिने यात्रा का हिसाब नही लगाया जाता । वर्ष भर में जब काम होता है यात्रा की जा सकती है। हो सकता है की महिने मे ४ बार या दस बार जाना पडे या साल मे अेक बार भी न जाना पडे।

شری پابی ریڈی (ابراھیم پٹم - عام) - کیا آنریبل مسٹر ھاؤس کو یہ اطمیان دلاسکے ھیں کہ ان یاتراؤں میں کوئی بھدرا چل یا درا تو نہیں تھا ؟

Mr Speaker · No No This need not be answered.

شری گنپت راؤ واگھمارے (دیگلور - محفوظ) - آنریبل مسٹر نے بیدر کا جو دورہ کیا تھا کیا وہ سرکاری طور پر تھا ؟

Mr. Speaker : I can not allow this question.

Business of the House

مسٹر اسپیکر - کوئسچنس (Questions) ختم ہوچکے ھیں - آج بحث کا آخری دن ہے - رول نمبر (۱۲۵) اے ، ضمن (۲) میں بتایا گیا ہے کہ ھاؤس اڈجورن (Adjourn) ہونے سے دو گھنٹے پہلے ڈیمانڈس (Demands) کے بارے میں گلوٹن (Guillotine)

لگایا جائے گا - اور ڈیمانڈس کے بارے میں بحث ہویا ہو ووٹس لئے جائیںگے - چونکہ ہم ساڑھے آٹھ بجے اڈجورن (Adjourn) ہو رہے ہیں اسلئے ساڑھے چھ بجے گلوٹین اپلائی (Apply) ہوگا -

شری داجی شنکر۔مسٹر اسپیکر - اس میں کچھ کنفیوزن (Confusion) ہورہا ہے - ذرا وضاحت فرمائیں تو بہتر ہوگا -

مسٹر اسپیکر - وضاحت یہ ہے کہ اس وقت تک جسے ڈیمانڈس پر بحث ہوسکے گی ہوگی اور اسکے بعد کٹ موشنس کے بارے میں کوئی بحث ہاؤس میں نہوگی - بلکہ یہ ووٹ کے لئے رکھدئے جائینگے اور اسی لحاظ سے تصفیہ ہوگا -

شری جی - ہمنت راؤ - کیا ہم رات میں نہیں بیٹھ سکتے ؟

مسٹر اسپیکر - ہم صبح میں بیٹھے، سہ پہر میں بیٹھے اور اب ساڑھے ۸ بجے تک بھی بیٹھ رہے ہیں . . . . .

شری جے - بی - متیالا راؤ (سکندرآباد - محفوظ) رات کے بارہ بجے تک بیٹھنے میں ہمیں بھی کوئی اعتراض نہیں ہے -

شری وی - ڈی - دیسپانڈے - مسٹر اسپیکر سر - منسٹریز (Ministeries) پانچ ہیں - اب ساڑھے دس بجے ہیں - ساڑھے چھ بجے تک یعنی تین گھنٹے میں پورے منسٹرس کے ڈیمانڈس کا تصفیہ ہونا ناممکن ہے - اسلئے گلوٹین (Guillotine) ساڑھے سات بجے لگایا جائے تو مناسب ہے -

مسٹر اسپیکر - یہ پہلا موقع نہیں ہے - میں ہاؤس سے روزانہ کہتا آیا ہوں کہ سارے ڈیمانڈس کا تصفیہ آج تک ہوجانا چاہئے - ساڑھے سات بجے گلوٹین اپلائی (Apply) ہوگا - اب ڈیمانڈس (Demands) پیش ہونگے -

Demands for Grants

Mr. Speaker: The hon Minister for Local Self Government will move the Demands.

Demand No. 22—Local Government Department

The Minister for Local Govt. (*Shri Annarao Ganamukhi*): Mr. Speaker, Sir, I beg to move "that a sum not exceeding Rs 1,31,500 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Demand No. 22. The demand has the recommendation of the Rajpramukh".

Demand No 48—Hyderabad Drainage, Hyderabad Water Works, Survey & Town Planning

Mr Speaker, Sir, I beg to move. "that a sum not exceeding Rs, 16,43,550 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Demand No. 48 The demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Demand No. 62—Fire Service

Mr Speaker, Sir, I beg to move· "that a sum not exceeding Rs 3,80,850 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of demand No. 62 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Demand No 64—City Improvement Board

Mr Speaker, Sir, I beg to move: "that a sum not exceeding Rs. 8,70,900 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Demand No. 64. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Demand No 74—Contributions to Municipalities (Hyderabad & Secunderabad)

Mr Speaker, Sir, I beg to move: "that a sum not exceeding Rs. 4,77,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Demand No. 74. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Demand No. 75—[Head of Account 57-C-(5)] Contribution to District Municipalities Rs. 3,75,000.

Mr. Speaker, Sir, I beg to move· "that a sum not exceeding Rs. 3,75,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Demand No. 75. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Demand No 76-[57-*C*(6)] *Grants-in-Aid to Local Bodies and Town Committees*
Rs 4,12,500

Mr. Speaker, Sir, I beg to move "that a sum not exceeding Rs. 4,12,500 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953, in respect of Demand No 76. The demand has the recommendation of the Rajpramukh"

Demand No 77 [57-*C*-(7)] *Grant to Municipalities (Hyderabad & Secunderabad) Rs* 2,25,000

Mr Speaker, Sir, I beg to move "that a sum not exceeding Rs. 2,25,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953, in respect of Demand No 77. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Demand No. 79 [57-*E*(1)] *Charges in connection with the Village Panchayat Act —Rs* 39,750

Mr. Speaker, Sir, I beg to move. "that a sum not exceeding Rs. 39,750 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Demand No. 79 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Demand No 90 (70-*Capital Outlay on Improvement of Public Health*)—*Rs.* 22,03,000

Mr. Speaker, Sir, I beg to move: "that a sum not exceeding Rs 22,03,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953 in respect of demand No. 90. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Demand No. 93 (81-(*iii*) *City Improvement Board*)
Rs. 3,75,000

Mr. Speaker, Sir, I beg to move "that a sum not exceeding Rs. 3,75,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of

Demand No 93 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh "

The aggregate amount under all the Demands is Rs. 71,34,050.

Mr Speaker Motions for Demand Nos 22, 48, 62, 64, 74, 75, 76, 77, 79, 90 and 93, the aggregate being Rs. 71,34,050 moved

Now we shall take up the Cut Motions

Demand No 48 (*Head of Account No* 39. *A*-9, *A*-10, *A*-11 *and A*-12) *Hyderabad Drainage, C E, Hyderabad Drainage, E E, Hyderabad Water Works, Survey & Town Planning—Rs* 16,43,550

Shri Srinivas Rao (Dichpalli): Mr. Speaker Sir, I beg to move

" that the Demand under the Head 'Hyderabad Drainage, C E, Hyderabad Drainage, E. E, Hyderabad Water Works, Survey and Town Planning' be reduced by Re 1 to discuss avoiding mismanagement "

Mr Speaker Motion Moved

" that the Demand under the Head 'Hyderabad Drainage, C E. Hyderabad Drainage, E. E, Hyderabad Water Works, Survey and Town Planning' be reduced by Re. 1 to discuss avoiding mismanagement."

Demand No. 62 (47-*H-Fire Service*) *Rs.* 3,80,850.

Shri Ananth Reddy (Balkonda) · Mr. Speaker, Sir, I beg to move.

" that the Demand under the Head 'Fire Service' be reduced by Re. 1 to discuss the necessity of installing Fire Service Stations at other District Headquarters."

Mr. Speaker : Motion Moved ·

" that the Demand under the Head 'Fire Service' be reduced by Re. 1 to discuss the necessity of installing Fire Service Stations at other District Headquarters."

Demand No. 64 (50-C-5) City Improvement Board & Public Gardens—Rs. 8,70,900

Shri K V. Ramrao (Chinna Kondur): Mr. Speaker, Sir, I beg to move.

"that the Demand under the Head 'City Improvement Board & Public Gardens' be reduced by Re 1 to discuss the working of the City Improvement Board (allotment of houses)"

Mr Speaker Motion Moved.

"that the Demand under the Head 'City Improvement Board & Public Gardens' be reduced by Re 1 to discuss the working of the City Improvement Board (allotment of house)."

Demand No. 75 (57-C-5) Contribution to District Municipalities—Rs. 3,75,000

Shri K V Ram Rao: Mr Speaker, Sir, I beg to move:

"that the Demand under the Head 'Contributions to District Municipalities' be reduced by Re. 1 to discuss the policy regarding contribution to District Municipalities."

Mr. Speaker: Motion Moved:

"that the Demand under the Head 'Contributions to District Municipalities' be reduced by Re 1 to discuss the policy regarding contribution to District Municipalities"

Shri Pendam Vasudev (Gajwal): Mr. Speaker, Sir, I beg to move:

"that the Demand under the Head 'Contributions to District Municipalities' be reduced by Re. 1 to discuss the policy regarding contribution to District Municipalities"

Mr. Speaker: Shri Ram Rao's Cut Motion and this Cut Motion can both be bracketted.

Shri V. D. Deshpande. Mr. Speaker, Sir, I beg to move:

"that the Demand under the Head 'Contributions to District Municipalities' be reduced by Re. 1 to discuss the nominations to the District Municipalities."

Mr Speaker Motion moved

"that the Demand under the Head 'Contributions to District Municipalities' be reduced by Rs 1 to discuss the nominations to the District Municipalities"

Demand No 76-(57-C-6) *[Grants-in-Aid to Local Bodies and Town Committees—Rs* 4,12,500

Shri V D Deshpande Mr Speaker, Sir, I beg to move

"that the Demand under the Head 'Grants-in-Aid to Local Bodies and Town Committees' be reduced by Re 1 to discuss salaries and allowances to the Municipal employees"

Mr Speaker . Motion moved

"that the Demand under the Head 'Grants-in-Aid to Local Bodies and Town Committees' be reduced by Re 1 to discuss salaries and allowances to the Municipal employees."

Shri K. V Ram Rao Mr Speaker, Sir, I beg to move :

"that the Demand under the Head 'Grants-in-Aid to Local Bodies and Town Committees' be reduced by Re. 1 to discuss municipal elections."

Mr Speaker : Motion moved

"That the Demand under the Head 'Grants-in-Aid to Local Bodies and Town Committees' be reduced by Re 1 to discuss municipal elections"

Demand No 79 */57-E* (1) *Charges in connection with the Village Panchayat Act—Rs* 39,750

(*Shri L Muttiah*, the next mover on the list. was found not present in the House and therefore, the cut motion standing in his name was not moved)

Shri Daji Shanker Rao : Mr Speaker, Sir, I beg to move .

"That the Demand under the Head 'Charges in connection with the Village Panchayat Act' be reduced by Re. 1 to discuss the working of village panchayats."

Mr. Speaker . Motion moved :

"That the Demand under the Head 'Charges in connection with the Village Panchayat Act' be reduced by Re. 1 to discuss the working of village panchayats."

Shri Srinivasarao (Dichpalli). Mr. Speaker, Sir, I beg to move.

"That the Demand under the Head 'Charges in connection with the Village Panchayat Act' be reduced by Re 1 to discuss introducing the Panchayat Raj."

Mr Speaker I think, discussing 'working of village panchayats' and 'introducing the Panchayat Raj' is same These two cut-motions are, therefore, bracketted.

Demand No. 93 /81 (*iii*) *City Improvement Board*—*Rs* 3,75,000.

(*Shri Syed Akthar Hussain*, the next mover on the list, was found not persent in the House and, therefore, the cut motion standing in his name, was not moved)

Shri K V Ram Rao: Mr. Speaker, Sir, I beg to move:

"that the Demand under the Head 'City Improvement Board' be reduced by Re. 1 to discuss the working of the City Improvement Board."

Mr. Speaker: Motion moved:

"that the Demand under the Head 'City Improvement Board' be reduced by Re. 1 to discuss the working of the City Improvement Board."

Demand No 48 (39-A-9, A-10-A-11 *and A*-12)—*Hyderabad Drainage, C E., Hyderabad Drainage, E E, Hyderabad Water Works, Survey and Town Planning*—*Rs* 16,43,550

Shri Uddhav Rao Patil (*Osmanabad-General*): Mr. Speaker, Sir, I beg to move:

"that the Demand under the Head 'Hyderabad Drainage, C.E., Hyderabad Drainage, E E., Hyderabad Water Works, Survey and Town Planning' be reduced by Rs. 3,01,293 to discuss the abolition of the Survey Department."

Mr. Speaker: Motion Moved:

"that the demand under the Head 'Hyderabad Drainage, C.E., Hyderabad Drainage, E.E., Hyderabad Water Works, Survey and Town Planning' be reduced by

Rs. 3,01,293 to discuss the abolition of the Survey Department"

Demand No 75 (57-65)—Contributions to District Municipalities—Rs 3,75,000

Shri Bhagwanrao Boralker (Nanded): Mr Speaker, Sir, I beg to move:

"that the Demand under the Head 'Contribution to District Municipalities' be reduced by Re 1 to discuss the policy regarding contribution to the District Municipalities"

Mr Speaker: Already a cut motion on this subject has been moved This will be bracketted with that

Demand No 79 [57-*E* (1)] *Charges in connection with The Village Panchayat Act, Rs* 39,750

Shri Uddhav Rao Patil Mr Speaker, Sir, I beg to move:

"that the Demand under the Head 'Charges in connection with the Panchayat Act' be reduced by Re 1 to discuss the nominations to the Village Panchayats."

Mr. Speaker: Motion moved:

"that the Demand under the Head 'Charges in connection with the Panchayat Act' be reduced by Re. 1 to discuss the nominations to the Village Panchayats"

Demand No 93 (81-*vii*) *City Improvement Board Rs*.3,75,000

Shri Annaji Rao Gavane: Mr. Speaker, Sir, I beg to move:

"that the Demand under the Head 'City Improvement Board' be reduced by Re 1 to discuss the working of the City Improvement Board with a view to amalgamate it with the P.W.D."

Mr. Speaker: Motion moved:

"that the Demand under the Head 'City Improvement Board' be reduced by Re. 1 to discuss the working of the City Improvement Board with a view to amalgamate it with the P.W.D."

Now there will be general discussion regarding the cut motions I think that, if five minute. are taken for each cut motion, it will save much time

* شری سرینواس راؤ - مسٹر اسپیکر - ٹاؤن پلاننگ (Town Planning) کے لئے جو رقم محکمہ جات کو دی گئی وہ ٹھیک طور پر خرچ نہیں کی گئی صرف یہ ہوا کہ بعض جگہ حد بندی یا کچھ اسی طرح کی عمارتیں بنادی گئیں - عوامی کام جن سے عوام ، کاشتکاروں اور کسانوں کا بھلا ہو نہیں کئے گئے اور انکی سہولتوں کا خیال نہیں رکھا گیا - کہا تو یہ جاتا ہے کہ ہمارے سامنے آئیڈیل ٹاؤن پلاننگ (Ideal Town Planning) ہے - لیکن ایسا نہیں ہے - ڈرینج (Drainage) کی جانب میں عرض کرونگا کہ اس محکمہ کے ملازمین کو کوئی سہولت نہیں ہے -

آخر میں ولیج پنچایت (Village Panchayat) کے بارے میں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس سال بہت کم پنچایتوں کا انتخاب ہوا ہے اس سلسلہ میں میں نے کئی مواضعات کا دورہ کیا ہے - جب کسی گاؤں میں جہاں پنچایت قائم نہیں ہوئی ہے جاتا ہوں تو وہاں کے لوگ پوچھتے ہیں کہ ہمارے گاؤں میں پنچایت ابتک کیوں قائم نہیں ہوئی - اسلئے میں عرض کرونگا کہ ہر گاؤں میں ولیج پنچایت کمیٹی (Village Panchayat Committee) قائم کرنا چاہئیے تاکہ وہاں کے عوام کی بھلائی ہو - مجھے امید ہے کہ ریاست کے ہر موضع میں اس قسم کی پنچایت کمیٹیاں تشکیل پائینگی اور ان کے ذریعہ سے عوام کی جتنی دشواریاں ہیں وہ حل ہوسکینگی - مالگزاری اور ٹیکس جو زیادہ تعداد میں وصول کئے جاتے ہیں وہ زیادہ تر دیہاتی عوام ہی سے وصول کئے جاتے ہیں - اسلئے میں کہونگا کہ جو کام بھی کریں وہ دیہاتی عوام کی فلاح و بہبود کو مد نظر رکھکر کرنا چاہئیے - اسلئے میں کہونگا کہ گرام پنچایتوں کا قیام مواضعات میں نہایت ضروری ہے شہروں میں میونسپل ڈپارٹمنٹ سے نسبتہ ملتا ہے - مواضعات میں ایسی صورت نہیں ہے - لہذا منسٹر صاحب متعلقہ سے میں یہ اپیل کرونگا کہ وہ جتنا جلد ہوسکے ہر موضع میں گرام پنچایت قائم کریں - ایسا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

شری انت ریڈی - مسٹر اسپیکر - میں نے جو کٹ موشن پیش کیا ہے وہ فائر سرویس (Fire Service) کے سلسلہ میں ہے - نہ صرف ہر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر (District Headquarter) میں فائر سرویس اسٹیشن کی ضرورت ہے بلکہ ہر بڑی آبادی والے مقام پر اسکی ضرورت ہے - مجھے ضلع نظام آباد کا تجربہ ہے کہ وہاں گرمیوں میں ایک دفعہ آگ لگ گئی اور تین چار سٹ ہوسس (Houses) کے جلکر خاک ہوگئے - پراپرٹی (Property) کو نقصان پہنچا - اسلئے میں عرض کرونگا کہ کم از کم ہر ضلع کے ہیڈ کوارٹرس میں فائرسرویس کا ہونا نہایت ضروری ہے - یا کم از کم ایسے مقامات پر جہاں واٹر پائیپس (Water-Pipes) ہوں وہاں اس کا انتظام ہونا چاہئیے -

---

* Confirmation not received.

دوسرے وبے (विषय) میں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ گرام پنچایتوں کے متعلق یہ صحیح طور پر کہا جاتا ہے کہ " انڈیا لیوز ان اٹس ولاجز " - (India lives in its villages) اور گاؤں ہندوستان کا " بیک بون " (Back-bone) ہے - گذشتہ سال گاؤں میں پنچایت الکشنس (Panchayat Elections) ہوئے - الکشنس نئے قانون کے تحت ہوئے - لیکن ان میں جو دھاندلی آرہی تھی وہ پرانے آئین کی ہی آرہی تھی - بلدیہ کا جو پرانا قانون تھا وہی لاگو کردیا گیا - جہاں پر حکومتی پارٹی مسارٹی مائنارٹی (Minority) میں آتی ہے وہاں ان ڈیموکریٹک طور پر نامینیشن (Nomination) میں ایسے اشخاص لئے جاتے ہیں جو حکومت کی پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں اس طرح سرکاری پارٹی کو سرکاری میں تبدیل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے - پنچوں کے جو فرائض و اختیارات ہیں وہ اس قانون میں متعین کئے گئے ہیں - اس میں اٹانومی (Autonomy) کا کوئی خیال نہیں ہے - پنچایت افسروں پر ڈپنڈ (depend) ہوتے ہیں گاؤں میں پنچایتوں کے قیام کا مقصد اس طرح ہونا چاہئے کہ وہاں کے معاملات بلا روک ٹوک اور بلا مداخلت انجام پاسکیں - یہ صحیح طور پر کہا گیا ہے کہ گاؤں میں ہمیں ڈیموکریسی کی ترغیب دینا ہے - ہمیں ڈیموکریٹک بیسس (Democratic basis) پر آگے بڑھنا ہے - پنچایتوں کو خود مختارانہ طور پر چلانے کا اختیار دینا چاہئے -

ٹاؤن پلاننگ (Town Planning) اور سروے اسٹاف (Survey staff) کے بارے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں - گذشتہ چار سال کے عرصہ میں اس محکمہ نے کوئی کام انجام نہیں دیا - اس محکمہ کے لئے چار سال میں (۱۹) لاکھ روپئے خرچ کئے گئے آئندہ کیلئے غلط طور پر پراویژن (Provision) رکھا گیا ہے - واٹر سپلائی ٹاؤن پلاننگ ، جیسی اسکیمات ۱۰ سال تک عمل ہوگا - آئندہ کیلئے یہ اسٹاف کیا کریگا ؟ جتنا ہر ایک لاکھ سالانہ کا خرچ عائد ہوتا ہے - جب اگلے اتنے سالوں تک یہ اسٹاف بیکار رہتا ہے تو اسکو رکھنے کی کیا ضرورت ہے ؟

ٹاؤن پلاننگ اور سروے اسٹاف میں جو افسر ہیں وہ نیپوٹزم (Nepotism) اور فیوریٹزم (Favouritism) کو ریپریزنٹ (Represent) کرتے ہیں - ان حالات میں میں کہونگا کہ جو بھی گنجائشیں رکھی گئی ہیں غیر ضروری ہیں - میں منسٹر فار لوکل سلف گورنمنٹ (Minister for Local Self Govt) سے اپیل کرونگا کہ وہ فضول مدات خرچ کو خارج کریں - گرام پنچایتوں کے تعلق سے میں اپیل کرونگا کہ ان انتخابات کے بعد پنچایتوں کو جو جو اختیارات انکے فنکشنس (Functions) کو دھیان میں رکھتے ہوئے دئیے گئے ہیں انہیں استعمال کرتے ہوئے ایکٹیو طور پر کام کرنے کیلئے انہیں تیار کیا جائے -

***شری کے - وی - رام راؤ** - مسٹر اسپیکر سر - میونسپالٹی کے الکشنس جنرل الکشنس کے ساتھ ہی کئے گئے تھے - گورنمنٹ کو جنرل الکشنس کے وقت جو تجربہ ہوا اسکو دیکھکر اب بائی الکشنس (By-elections) کی تاریخ بڑھائی گئی ہے - سوچ بچار کے بعد اس قانون کو جو بالکل فرسودہ ہے اور جسکو ملٹری گورنمنٹ نے بنایا تھا بامقصد

* Confirmation not received.

کیا گیا ۔ یہ کہا گیا تھا کہ اس قانون کے تحت انتخابات عمل میں لائے جائیں گے گو کانگریسی حکومت نے یہ وعدہ کیا تھا کہ حیدرآباد کے نواسیوں (निवासियो) کو انکے مستقبل کے بارے میں فیصلہ کرنے کا اختیار دیا جائیگا لیکن اسکی خلاف ورزی کیگئی - میونسپل الکشن کے سلسلہ میں بھی ان ڈیموکریٹک (Undemocratic) طریقے اختیار کئے گئے اور اسکے تحت نامینیشن بھی رد کردیئے گئے ہیں - ایسے طریقے اختیار کئے جاتے ہیں کہ جسکی وجہ سے میجاریٹی ، میناریٹی میں آسکے - اسکے باوجود کیا ہوا ؟ جہاں کانگریس نے خیال کیا تھا کہ پوری سیٹس کانگریس ہی کو ملینگی وہاں کی پوری سیٹس مختلف پارٹیوں کے حق میں چلی گئیں - یہ تجربہ ہونے کے بعد اب دوسرا رنگ اختیار کیا گیا - انہوں نے پہلا حربہ یہ اختیار کیا کہ جلسوں میں اپنے والنٹیرس بھیجکر گڑبڑ پیدا کرنے کی کوشش اور جلسوں کو خراب کرنے اور ہلچل مچانے کی کوشش بھی کی - مقامی لیڈر ، بلکہ کانگریس کے ذمہ دار لیڈر اس قسم کے طریقے اختیار کرتے ہیں - نلگنڈے اور دوسرے مقامات سے اس قسم کی اطلاعیں ملرہی ہیں - یہ عملی چیزیں ہیں - جلسوں میں گڑبڑ اور ایسے حربے جن سے انتشار پیدا ہوسکتا ہے استعمال کئے جاتے ہیں۔ جھوٹے مقدمات دائر کر کے مخالف پارٹی کے کاریہ کرتاؤں (कार्यकर्ताओ) اور ورکرس کو پولس کی امداد سے پریشان کرنے کی کوشش کیجاتی ہے -

میونسپل الکشن کے سلسلہ میں نلگنڈہ ضلع میں پانگل کانسٹی ٹیونسی میں کانگریس کے کارکن لوگوں کو ڈرانے دھمکاتے ہیں - یہی نہیں بلکہ انہوں نے پولس کے اختیارات بھی اپنے ہاتھ میں لے لئے اور ایک کو گرفتار کر کے نلگنڈہ لائے اور پولس کے حوالہ کردیا - کانگریس والے مار پیٹ کرتے ہیں۔ حکومت تو یہ کہتی ہے کہ کمیونسٹوں نے قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے - لیکن کانگریس کیا کررہی ہے ، یہ تو دیکھئے - مخالف پارٹیوں کے کارکنوں پر کیسس (Cases) چلا کر انہیں پریشان کیا جاتا ہے - ہریجنوں کی کانسٹی ٹیونسی میں جا کر کہتے ہیں کہ اگر ہم کو ووٹ نہیں دیگے تو تم پر ہم بم پھینکیگے - اقلیتی فرقہ سے یہ کہا جاتا ہے کہ اگر وہ ہمیں ووٹ نہ دیں تو ان پر ایک اور پولس ایکشن کیا جائیگا - ویر بھدر دیو جی نامی ایک صاحب کے گھر میں بم نکلتا ہے - یہ کمیونسٹ یا پی - ڈی - یف (P.D.F.) پارٹی کے ممبر نہیں بلکہ رولنگ پارٹی (Ruling Party) یعنی کانگریس کے ممبر ہیں - اور ٹاؤن کمیٹی کے پریسیڈنٹ (President) بھی ہیں - ناریل کے خول میں یہ بم بنائے گئے تھے - بم ایک ٹرنک میں تھے - ایک بچے نے ناریل سمجھکر بم اٹھالیا - لیکن وہ پھٹجانے سے بچہ زخمی ہوگیا - اب اسکی حالت نازک ہے - جب انکے اس پاپ کا بھانڈا پھوٹتا ہے تو وہ لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ پکارتے پھرتے ہیں کہ کسی پی - ڈی - یف کے آدمی نے انکے گھر میں بم رکھدیا ہے - پولس مقام واردات پر پہنچتی ہے - وہاں نہ صرف ایک بم بلکہ سات ، اسٹن گن اور کارتوس بھی نکلتے ہیں - نلگنڈہ کے لوگوں کو معلوم ہوگیا کہ کس پارٹی کی جانب سے اس قسم کی کارروائیاں ہوتی ہیں - لیکن غلط پروپیگنڈہ کیلئے دوسری پارٹیوں کو بدنام کرنے کی کوشش کی جاتی ہے - اپنی غلطیوں کو دوسرے

طریقوں سے چھپانے کی کوشش کی جاتی ہے - لائیسنس کے بغیر آرمس (Arms) رکھنا
جرم ہے - لیکن یہ بغیر لائسنس کے جو آرمس نکلے ، کیا یہ کھدر کی ٹوپی کی آڑ میں
اپنے بانوں کو چھپانے کی کوشش نہیں (Cheers) - پولس بھی ان پر کوئی ایکشن
(Action) نہیں لیتی - برخلاف اسکے پولس کسی دوسرے شخص کو اس الزام میں
گرفتار کرتی ہے - یہ ہے لا اینڈ آرڈر (Law and Order) مینٹین (Maintain)
کرنے والی پولس کا رویہ - کانگریس والنٹیرس (Volunteers) نے ۲۲ - مارچ
کو ۳ مرتبہ پی - ڈی - ایف آفس پر حملہ کیا - جہاں کہیں حملہ ہوتا ہے انکے ساتھ
ایچ - ایس - آر - پی (H S R P.) بھی رہتی ہے - جس پر عوام کوئی بھروسہ
نہیں کرتے - کیا اسی کو پاپولر (Popular) حکومت کہتے ہیں ؟ ہمکو معلوم
ہے کہ حکومت کے ڈھانچے کی حفاظت کیلئے بیرون ملک سے ہزاروں اشخاص کو لا کر
اس ایچ - ایس - آر - پی میں بھرتی کیا گیا ہے - پولس کانگریس والنٹیرس کے ساتھ رہتی ہے -
صبح کے وقت پی - ڈی - ایف - آفس کی وارڈ پر حملہ ہوتا ہے - پولس کوئی انتظام نہیں
کرتی - . . . . .

شری انا راؤ گن مکھی - اسپیکر سر - کیا میونسپل باڈیز (Municipal Bodies)
کے کٹ موشن کے سلسلہ میں یہ بحث ریلیونٹ ہوسکتی ہے اور کیا اتنا ٹائیم لا اینڈ آرڈر
(Law and Order) پر صرف کیا جاسکتا ہے ؟

مسٹر اسپیکر - ان کے صرف تین منٹ باقی رہگئے ہیں - اس وقت میں وہ اپنی
تقریر ختم کرائینگے -

شری وینکٹ رام راؤ - شام کے وقت ۶ بجے ایچ - ایس - آر - پی پولس . . . .

مسٹر اسپیکر - یہ بحث کٹ موشن سے غیر متعلق ہے -

شری وینکٹ راما راؤ - کل اس کے بارے میں اڈجورنمنٹ موشن بھی ڈسس کیا گیا
تھا - لیکن اس پر بھی موقع نہیں دیا گیا اسلئے

مسٹر اسپیکر - آنریبل ممبر کو اسی کٹ موشن کے متعلق کہنا چاہئے - میں نے کافی
موقع دیا ہے -

Shri V D. Deshpande · I do not think that this is irrelevant in view of the fact that elections are to be conducted shortly and the Minister in charge of Local Self Govt. is also responsible to see that fair and free elections are held It is his responsibility. Let him explain.

مسٹر اسپیکر - اسی بحث میں وقت ختم ہورہا ہے - دومنٹ باقی رہگئے ہیں - اس
میں آپ اپنی تقریر ختم کرلیجئے -

شری وینکٹ رام راؤ - اس ڈسکشن (discussion) میں جو وقت چلا گیا
کم از کم وہ ملنا چاہئے -

۲۲ - مارچ کو کانگریسیوں نے نعرے لگاتے ہوئے پی - ڈی - ایف - کے ساتھ آکر ایک شخص کا سر پھوڑدیا - انہوں نے پی - ڈی - ایف - پارٹی کی ڈیر حملہ اور "... کی جئے" پکارتے ہوئے دوسری طرف جا کر حملہ کیا - ان دونوں مقامات کے درمیان مقامی ڈی - ایس - پی (DSP) رہتے ہیں - لیکن وہ کسی قسم کا ڈیفنس (defence) نہیں کرتے - نتیجہ نلگنڈہ میں یہ ڈھنڈورا پیٹا گیا تھا کہ میونسپل الکشن لوگوں کو ڈیماکریسی سکھانے کے اسکولس (Schools) ہیں - لیکن انکا فری اینڈ فیر الکشن (Free and Fair election) ہی دوسرا ہے - یہ ایک بالکل کھلا جا رہا ہے - ہر شخص یہ محسوس کررہا تھا کہ کوئی رول اف لا (Rule of law) ہی نہیں ہے - یہ اندھیر ہے - ایک دھاندلی مچائی جارہی ہے - اسکے باوجود آج تک نہ کسی شخص کو گرفتار کیا گیا اور نہ کسی کے خلاف کوئی ایکشن لیا گیا - نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عوام ایسا فیصلہ صادر کرتے ہیں - کانگریس کے چار امیدواروں کے ڈپازٹس (deposits) ضبط ہوتے ہیں - (cheers) نئی اندھیر کے بعد صرف ۴ سیٹس حاصل کرتے ہیں، وہ بھی پی - ایس - آر - پی - کی مدد سے - چنانچہ کامیاب ہونے کے بعد کانگریس کے امیدوار پولیس آفیسرس کے گلے ملتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ ہی کی سہائتا (सहायता) سے ہم کو کامیابی حاصل ہوئی - ایک اور چیز میں ہاؤس کے سامنے لانا ضروری سمجھتا ہوں - اس وقت آنریبل ہوم منسٹر وہاں موجود تھے -

श्री. लक्ष्मीनिवास गनेरीवाल : मिस्टर स्पीकर सर क्या दफा ३३ के तहत अैसी बहस हो सकती है ?

مسٹر اسپیکر : بحث ختم ہوچکی ہے -

شری وینکٹ رام راؤ - دفعہ ۶۲ کے تحت ہوسکتی ہے - جو رولنگ دی ہے اسے جمہوریت پر چلنا چاہئے - لیکن اسکی بجائے وہ ہوا کا رخ جدھر ہو ادھر جاکر فاسزم (Fascism) پر اتر آئی ہے - اس وجہ سے میں یہ عرض کروں گا کہ میونسپل الکشنس کے سلسلے میں ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کرکے تحقیقات کروائی جائے -

శ్రీ పెం వాసుదేవ్-(గజ్వేలు)

అధ్యక్షమహాశయా,

మున్సిపలు ఎన్నికల విషయంలో కాంగ్రెసు ప్రభుత్వమువారు ఇంకా అనేక కాంగ్రెసునాయకులు ముఖ్యంగా నల్లగొండ జిల్లాలో, ఏ విధంగా విషప్రచారము చేస్తున్నారో ఎలా అగ్ని అంటించారో కాంగ్రెసు వాలంటీర్లు చేసిన గలాటా గుండాగిరి విషయాలు గురించి కొందరు గౌరవ సభ్యులు చెప్పారు. నేను భువనగిరిలో జరిగిన చర్యలను గురించి చెబుతాను హైదరాబాదు మంత్రులు మరియు కాంగ్రెసు నాయకులమనుకునే పెద్దపెద్దవారు భువనగిరి రావడం, వచ్చి ప్రజలలో యువకులలో విషప్రచారం చేసి అల్లరిపనులు చేయించడం వాటివల్ల కమ్యూనిస్టులు గుండాగిరి చేసినట్లుగా చిత్రించి అబద్ధ ప్రచారం చేసిరావడం జరిగింది. అధ్యక్షులు అంగీకరిస్తే ఆకొట్లాటకు ఎవరెవరు వచ్చారో పేర్లుగూడా చెబుతాను. భువనగిరిలో గోడలపై కాంగ్రెసువాళ్ళు

కారుకూతలతో, అర్థరహితమైన బూతుమాటలతో నింపేశారు ఈ విషయం కాంగ్రెసు పట్టణ కమిటీ అధ్యక్షులకు, కార్యదర్శులకు చెబితే క్షమాపణ కోరారు గుండాగిరిచేసి ఎన్నికల్లో ఎలాగైనా గెలిచేందుకు చూస్తూ పోలీసులచేత తన్నించెదమంటూ భయపెడ్తూ మోసపు ప్రచారము చేశారు భువనగిరి అంతటి పెద్దబస్తీలో ప్రజలను భయపెట్టే సత్య అహింసల పూజారుల నిజస్వరూపాన్ని ప్రజలు బాగా గుర్తించారు మరియు ఖద్దరు వేషదారులు ఎలా దొంగప్రచారం చేశారో నేను ఛాలెంజిచేసి చెబుతాను నల్లగొండ భువనగిరిలో ఈ-కాంగ్రెసు నాయకులు వచ్చి ఎలా గుండాగిరి చేయించారో ప్రజలచే ఋజువు చేయించుతాను బాధ్యతగల కాంగ్రెసునాయకులు తప్పించుకొనేందుకు వీలు లేదు అక్కడ యువకులలో పేచీలు పెట్టారు తిరిగి అక్కడకు వచ్చే బాధ్యత కాంగ్రెసు నాయకులపై ఉంది కాంగ్రెసు వాలంటీర్లు అని చెప్పుకునేవాళ్ళను హాజూరునగరు మిరియాలగూడనుండి భువనగిరికి తీసుకరావడం పి డి యఫ్ వర్కర్సును రోడ్ల వెంబడి వెడుతూవుంటే వాళ్ళను గిచ్చి రెచ్చగొట్టడం చేశారు పి డి యఫ్ వాలంటీర్లు భువనగిరిలో శాంతియుతంగా, నిజాయతీగా పనిచేశారు అహింసావాదులమని చెప్పే కాంగ్రెసువాలంటీర్లు గుండాతనముచేసి బూతులుతిట్టి ఆఫీసులమీద రాళ్ళువేసి వాలంటీర్లను దెబ్బలు కొట్టడం బెదరించడం చేశారు పి. డి యఫ్ వాలంటీర్లను కాంగ్రెసు వాలంటీర్లు పట్టుకొని దెబ్బలు కొట్టారు

مسٹر اسپیکر - آپ اردو اچھی بول سکتے ھیں - آئندہ اردو میں تقریر کریں -

شری پنڈم واسدیو - تلگو میں جیسا بول سکتا ھوں ویسا اردو میں نہیں بول سکتا۔

దాని తరువాత ఆ రాత్రి బూతంశెట్టి యాద్గిరిని కాంగ్రెసు వాలంటీర్లు కొట్టారు మేము ఏమి చేయకుండా పోలీసుకు తెలిపాము గాని నాపైగూడా కేసు పెట్టారు నేనుకూడా కేసులో ఇరుక్కున్నాను 30వ తేదీన బహిరంగసభ జరిగితే అక్కడి నాస్తికవాది అయిన ద్రోహి అనే ఆయన రావడం జరిగింది ఆయనపేరు ద్రోహి, ఆయన చర్యలుకూడా ద్రోహంగానే ఉన్నాయి.

Shri J K Praneshachari (Tandur Serum) · The matter is pending in a Court of Law. I think it should not be brought in the Assembly as per Rule No. 33.

مسٹر اسپیکر - کونسا کیس ؟ کیا یہ تلنگانہ کا کیس ہے ؟

Shri J.K. Praneshachari · The case which he referred to pertains to Bhongir and there was a scuffle.

شری پنڈم واسو دیو - اصلی واقعات میں ھاؤس کے سامنے رکھنا اپنا فرض سمجھتا ھوں -

బహిరంగసభ జరుగుతూవుంటే, ఇలాంటివారు వచ్చి గుండాగిరి చేస్తున్నప్పటికి నిజాయతీగ స్వక్రమంగా ఎన్నికలు జరిపేందుకుగాను మేము అలాంటి చర్యలు ప్రోత్సహించలేదు ఎన్నికల సందర్భమున భువనగిరి రావడంకాదు తర్వాత పర్యవసానం శాంతిని నెలకొల్పుటకు ఉద్యమ నిర్మాణానికి కూడా రావాలని తొందరగా వచ్చిన కాంగ్రెసు నాయకులను కోరుచున్నాను

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہاؤس الکشن کے تحت آیا ہے - لیکن جو میونسپل الکشنس ہو رہے ہیں وہ آج بھی فیوڈل (Feudal) اور رضاکار دور کی طرح کے ہو رہے ہیں - اسکے تحت ہر میونسپالٹی میں جہاں ۱۷ - ۲۱ یا ۲۳ سیٹس ہوتی ہیں ان میں سے ایک تہائی یا ایک چوتھائی نامینیٹڈ سیٹس (Nominated Seats) ہوتی ہیں - برطانیہ کے دور میں ایسا ہوتا تھا - لیکن آج جبکہ ہم جمہوریت کا دعوی کر رہے ہیں - ایک کانگریس منسٹر نے بے آدمیوں کو نامینیٹ (Nominate) کرنے کےلئے کہا ہے - مجھے افسوس ہے کہ انہوں نے ایسا کیوں کیا - اس طریقہ میں ۱/ ۳ اور ۱/ ۴ تک نامینیشنس کی اجازت ہے - ہم نے خود انگریزوں کے دور میں اس طریقہ نامینیشن کی مخالفت کی تھی - اسبارے میں میں نے خود جاکر منسٹر صاحب کو توجہ دلائی - لیکن اسکے باوجود اس بل کو نہیں لایا گیا - چھوٹے موٹے مسائل ، جیسے کہ لاؤڈ اسپیکر کا مسئلہ ہے ، اس پر تو بل (Bill) لایا گیا - لیکن میونسپل الکشنس کے بارے میں بل نہیں لایا جاتا - میں اسکی ضرورت اسلئے محسوس کرتا ہوں کہ اس سال تقریباً ۱۲ میونسپل کمیٹیز کے لئے الکشن ہوگا - گو نلگنڈہ میں پی - ڈی - یف کے ۱۰ نمائندے آچکے ہیں لیکن نے ممبرس کو کانگریس نامزد کرسکتی ہے - اسلئے اسکی میجارٹی قائم کرلیگی - اگر ایسا ہوا تو There will be a constitutional crisis in Hyderabad جیسا کہ ایک زمانہ میں برٹش انڈیا میں ہوا تھا - ہم اس کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں - اگر آپ نامزدگی کو جیسا کہ قانون میں موجود ہے برخواست نہیں کرسکتے اور ڈاکٹروں - وکیلوں اور ایسے لوگوں کو جنکو آپ چاہتے ہیں رکھیں تو یہ مناسب ہوگا - کیونکہ آپ صرف یہ چاہتے ہیں کہ کانگریس راج باقی رہے - اس فہرست سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر جگہ اپوزیشن کے ممبرس ہی زیادہ ہیں -

	اپوزیشن	کانگریس
پربھنی	۱۲	۱۰
ناندیڑ	۱۰	۹
عثمان آباد	۱۱	۱۰
بیدر	۱۲	۷
نلگنڈہ	۱۰	۶

جگتیال اور کھمم میں بھی ایسے ہی حالات ہیں - توازن اس طرح کا ہے کہ میجارٹی کو مائنارٹی بنانے کے امکانات ہیں - میں صاف صاف الفاظ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ حکومت کی پالیسی کیوں ظاہر نہیں ہوتی ؟ تاکہ ہم نامزدگی کو برخواست کرنے کیلئے بل یہاں لاسکیں - میں سمجھتا ہوں کہ یہی جمہوریت کا ٹسٹ (Test) ہے - اگر آپ ایسا نہیں کرینگے تو ایسی ڈیموکریسی ایک بہانہ ہے اور اسکے معنی یہ ہونگے کہ آپ لوگوں پر فاسسٹ طریقہ سے حکومت کرنا چاہتے ہیں - لیکن اسکے نتائج جو ہونگے انکی ذمہ داری آپ پر ہوگی - اسلئے نامزدگی کو فوراً ختم کیا جائے - کیونکہ آج جو راج قائم ہوا ہے

وہ میجارٹی پارٹی کا ہے اور ایک جمہوری طریقہ پر یہ راج قائم کیا گیا ہے - اور دستور میں یہ صاف صاف طور پر کہا گیا ہے کہ شہریوں کو لوکل سلف گورنمنٹ (Local Self Government) کے متعلق حق ہے - اور ہماری جمہوریت کا جو ڈھانچہ دیا گیا ہے وہ بھی اسی بنیاد پر ہے - لیکن دیہاتوں میں آپ جو کام کررہے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں - وہ اسکے خلاف ہے - یہ پرانے زمانے کا طریقہ ہے اور فائدہ مند نہیں معلوم ہوتا - اسلئے اسکو ختم کرنا چاہئے -

دوسری چیز جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ میونسپل ورکرس کے بارے میں ہے - میں نے اس سے پہلے بھی اپنے خیالات ظاہر کئے ہیں - اسلئے میں اس ضمن میں زیادہ عرض نہیں کرونگا - میونسپل امپلائیز (Municipal Employees) کو بنیادی اجرتیں دیجانی چاہئیں - اور اگر اس مسئلہ کے طے ہونے میں کچھ دیر ہے تو کچھ نہ کچھ گرانٹس (Grants) دئے جائیں -

تیسری چیز جو میں آپکے سامنے کہونگا وہ میونسپل الکشنس کے دوران میں پیسفل اٹماسفیر (Peaceful Atmosphere) کے بارے میں ہے کیونکہ الکشنس پیسفلی (Peacefully) نہیں ہورہے ہیں - ہمارا جنرل الکشن (General Election) جس بیسس (Basis) پر ہوا وہ سب ہم کو معلوم ہے - لیکن میونسپالٹی کے سلسلہ میں جو الکشن رولس (Election Rules) بنائے گئے ہیں ان میں پروپورر (Proposer) اور سکنڈر (Seconder) کے لئے ۲۰ سال کی عمر کی شرط لگائی گئی ہے - حالانکہ جنرل الکشن میں پروپورر اور سکنڈر کے لئے ۲۱ سال کی عمر تک چناؤ کا حق دیا گیا تھا - اس وجہ سے گدوال میں یہ ہوا کہ ہمارے تمام کے تمام فارمس (Forms) رد ہوگئے - اور یہ کہ ہمارے ہیں ایم - ایل - ایز (M.L.As.) کھڑے نہیں رہ سکے - جسکی وجہ سے انکے بھی فارمس رد ہوگئے - ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ میونسپل الکشنس بھی جنرل الکشنس کے شرائط پر ہونگے - دوسرے یہ رولس اینڈ رگولیشنس (Rules and Regulations) کی کاپیاں بھی وقت پر نہیں ملیں اسلئے بھی ہمیں معلوم نہ ہوا کہ یہ رولس اینڈ رگولیشنس انڈین کانسٹیٹیوشن (Indian Constitution) کے خلاف ہیں - اسلئے میں حکومت سے اپیل کرونگا کہ الکشن کا جو طریقہ رائج ہے اور عام طور پر جو بنیادی مشکلات ہیں ان کو دور کرنے کی کوشش کی جائے تو مناسب ہوگا - یہ چیز میں پھر ایک مرتبہ ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ اس غلط طریقہ سے میجارٹی (Majority) کو مائناریٹی (Minority) میں تبدیل کرنے کی کوشش نہ کی جائے -

شری راجی شنکر - پنچایت الکشن اور نامینیشن کے سلسلہ میں دوسرے معزز اراکین نے کافی اور تفصیلی روشنی ڈالی ہے - جو کٹ موشن لایا گیا ہے وہ پنچایت کمیٹیوں کی کارکردگی کے متعلق ہے تاکہ یہ بتایا جاسکے کہ وہ کس طرح کام کررہی ہیں - اس سلسلہ میں میں کچھ کہونگا - یہ ضروری ہے کہ نامینیشنس اور الکشنس جمہوری طریقوں پر

کئے جائیں اور جمہوری اصولوں کا لحاظ رکھتے ہوئے ان کو عمل میں لانے کی کوشش کیجائے ۔ اور جو کمیٹیاں قائم کیجائیں وہ جمہوری اصولوں کے مطابق کام کریں ۔ لیکن جو نامینیشنس اور الکشن ہوتے ہیں ان میں گھپلے باریاں ہوتی ہیں ۔ کیونکہ ان نامینیشنس میں حکومت کی جانب سے نامزد کردہ آفیسرس ہوتے ہیں اسلئے جیسا یہ آفیسرس کہتے ہیں ویسا ہی پنچایت کمیٹی والے سر ہلاد یتے ہیں ۔ ایسی صورت میں یہ کمیٹیاں کیسے کام کرسکیںگی ؟ ہوتا یہ ہے کہ حکومت کی طرف سے تحصیلدار گاؤں میں جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو بھائیو ، تمہارے گاؤں کی حد تک فلاں صاحب صدر رہیںگے اور فلاں فلاں ارکان رہیںگے ۔ انکے تحت ایک کمیٹی کام کریگی ۔ حکومت کی جانب سے ۲-۵-۰ روپیے تنخواہ بھی مقرر کیجاتی ہے ۔ عادل آباد کے تین مواضعات میں جو پنچایت کمیٹیوں کا الکشن ہوا ہے اسکو تو میں الکشن کہنے کے لئے تیار نہیں ہوں ۔ کیونکہ در اصل کوئی الکشن ہی نہیں ہوا ۔ اور چونکہ میں بھی ایک سیاسی ورکر (Worker) تھا اسلئے مجھے معلوم ہوا کہ وہاں پر تحصیلدار یا ڈپٹی کلکٹر صاحب جاتے ہیں اور یہ بولتے ہیں کہ فلاں فلاں لوگ اسکے صدر اور ارکان ہونگے ۔ لیکن اسکے بعد معلوم نہیں ہوتا کہ وہ لوگ کیا کام کرتے ہیں ۔ اسکے قبل معزز مسٹر صاحب لوکل سلف گورنمنٹ نے اپنی تقریر کے دوران میں یہ تفصیل نہیں بتلائی ۔ صرف یہ بتلایا کہ وہ کمیٹیاں کام کررہی ہیں اور بہت اچھی طرح کام کررہی ہیں ۔ لیکن میں یہ ثابت کرسکتا ہوں کہ عادل آباد کے ان تین مواضعات میں جو پنچایت کمیٹیاں قائم ہیں انہوں نے اب تک کچھ بھی کام نہیں کیا ۔ وہاں اب تک لوگوں کو اس کا پتہ تک نہیں کہ وہاں پنچایت کمیٹی بھی قائم ہے یا نہیں ۔ جب تک ہمارے ورکرس (Workers) میٹنگ بلاکر لوگوں کو واقف نہیں کراتے کہ پنچایت کے الکشن ہوئے ہیں اور پنچایت کمیٹی قائم ہوئی ہے اور اسکے فلاں فلاں ارکان ہیں ، اس وقت تک ان لوگوں کو یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ وہاں پنچایت کمیٹی ہے یا الکشن ہوئے ۔ ورکنگ کی تو بحث ہی نہیں ۔ جب وہاں کے لوگوں کو اس امر سے واقفیت ہی نہیں کہ آیا وہاں الکشن ہوا یا نہیں تو پھر ان کمیٹیوں کے کام کرنے کا سوال ان کے لئے بے معنی ہوجاتا ہے ۔ تعلقہ کھمم کے ایک موضع دردالا میں وہاں کی پنچایت کمیٹی کو کچھ رقوم منظور ہوئی ہیں ۔ حالانکہ وہاں کے لوگوں کو یہ معلوم تک نہیں کہ وہاں کوئی پنچایت کمیٹی قائم بھی ہوئی یا نہیں ۔ لیکن اسکے باوجود اس کو رقم بھی منظور ہوتی ہے ۔ پنچایت کمیٹی میں نامزدہ اراکین ہوتے ہیں ۔ اور پھر کام کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ لوگوں کو معلوم تک نہیں ہوتا کہ وہاں کوئی پنچایت کمیٹی ہے ۔ اور پھر رقم بھی اوس کمیٹی کے لئے منظور ہوتی ہے ۔ کیا یہی محکمہ کے خوش اسلوبی سے کام کرنے کا طریقہ ہوسکتا ہے ؟ میں امید کرتا ہوں کہ آیندہ جب الکشن کرائے جائیںگے تو لوکل سلف گورنمنٹ کے منسٹر اس بات کا انتظام کرینگے کہ لوگوں کو یہ بتایا جائے کہ کسطرح پنچایت کمیٹیاں قائم ہوتی ہیں اور کس طرح اوسکے الکشن ہوتے ہیں اور کسطرح یہ کمیٹیاں ان کے فائدہ کے لئے کام کرتی ہیں ۔ میں یہ جانتا ہوں کہ اسکی تردید کیجائےگی ۔ لیکن میں امید کرتا ہوں کہ محض تردید کی خاطر تردید نہیں کیجائیگی بلکہ ہم نے اس بارے میں ایک سجھاؤ رکھا ہے جس کی

تحقیقات اگر کیجائے اور جو خرابیاں اوس میں پیدا ہوئی ہیں انہیں دور کرنیکی کوشش کی جائے تو مناسب ہوگا - میں آنریبل منسٹر سے ایسی امید کرتا ہوں -

شری ادھو راؤ پٹیل - مسٹر اسپیکر سر - ڈیمانڈ نمبر ۴۸ کیلئے میرا کٹ موشن ہے - اس کا مقصد سروے پارٹی پر ڈسکس (discuss) کرنا ہے - یہ اسپیشل سروے پارٹی (Special Survey Party) سنہ ۱۹۴۷ء میں قائم ہوئی تھی - جس کی زندگی اوسوقت ۵ سال قرار دیگئی تھی - سنہ ۱۹۵۲ء میں اسکو ختم ہوجانا چاہئے تھا - لیکن میں دیکھتا ہوں کہ بجٹ میں اسکے لئے ڈیمانڈ کیا گیا ہے اسکا مقصد یہ ہے کہ ۲۴ ایسے ویلیجس (Villages) ہیں جنکی آبادی ۵ ہزار یا ۵ ہزار سے زیادہ ہے - انکو پانی سپلائی کیاجائے لیکن میں کہتا ہوں کہ گاؤں میں بچوں کی تعلیم کا انتظام نہیں - زیادہ اسکولس نہیں اور وہاں کے لوگوں کی زندگی کا اسٹانڈرڈ (Standard) بہت گرا ہوا ہے - اوسکے متعلق تو حکومت کوئی انتظام نہیں کرتی - اسلئے ہماری حکومت جو اس ڈپارٹمنٹ پر کئی لاکھ روپئے خرچ کررہی ہے - میں سمجھتا ہوں وہ غیر ضروری ہے - ۲۴ گاؤں کے لئے یہ اسکیم بنائی گئی تھی - لیکن ڈپارٹمنٹ کی رپورٹ سے ظاہر ہیکہ صرف ۲۲-۲۰ گاؤں کا سروے کیا گیا - اور پھر اسکا بھی یہ حال ہے کہ یہ کہا جاتا ہے کہ چونکہ فیناس نہیں ہے اسلئے ۱۸ سال تک یہ اسکیم عمل میں نہیں لائی جاسکتی - ایک واٹر ورکس (Water Works) کی اسکیم بنائی جاتی ہے - پھر اسکے ایسے حالات بتائےجاتے ہیں کہ اسکیم عمل میں نہیں لائی جاسکتی - میں اس سلسلہ میں پربھنی کی مثال دونگا کہ وہاں اس سلسلہ میں سروے تو کیا گیا - لیکن فناس نہ ہونے کی وجہ سے اوسکو روبہ عمل نہیں لایا گیا - حالانکہ ۵-۴ سال تک اسکا سروے ہوا - وہاں حالت یہ ہے کہ اب بھی لوگوں کو کافی پانی نہیں ملتا - اسلئے میں یہ کہونگا کہ اگر اس ڈپارٹمنٹ کو بھی پی - ڈبلیو - ڈی (P.W.D.) کے کسی سب انجینیر (Sub-Engineer) کے تحت دیدیا جائے تو میرا خیال ہے کہ ایک علحدہ اسپیشل ڈپارٹمنٹ (Special Department) کی ضرورت نہ ہوگی - کنسرنگ انجینیر آفس کیلئے ۲ لاکھ روپئے ، ڈیویزن اور سب ڈیویژن سروے پارٹیز اور میونسپل سروے کے لیے ۸ لاکھ ۴۰ ہزار روپئے ، سروے اسٹاف کے لئے ۳ لاکھ ۹۰ ہزار روپیے نان ریکرنگ اخراجات کےلئے ۳ لاکھ ۵۰ ہزار روپئے اور دوسرے ایک مد کے لئے ۵ لاکھ ۵۰ ہزار روپئے اس طرح جو ۲۳ لاکھ ۳۰ ہزار روپئے خرچ ہورہے ہیں وہ بچ جائیںگے - جب ہمارا بجٹ خسارہ کا بجٹ ہے اور دوسری اہم اسکیمیں موجود ہیں تو پھر اسطرح اس پر خرچ کرنا غیر ضروری ہے - فیلڈ سروے (Field Survey) کے سلسلہ میں بتایا گیا ہے کہ سنہ ۱۹۴۹ء سے ۱۹۵۲ء تک ۶۰ میونسپل سروے اور ۱۵ دیگر ٹاؤن سروے ہوئے ہیں - لیکن ۵ سال کے بعد ان کا کام ختم کردیا گیا - اس طرح نہ اسکا فائدہ ثابت ہوا نہ کوئی اسکیم اس سلسلہ میں اب تک کامیاب ہوئی - ساتھ ہی ساتھ ٹاؤن پلاننگ (Town Planning) کی اسکیم بھی ان کے پاس ہے - ٹاؤن پلاننگ کے متعلق گورووالا کمیٹی کی رپورٹ کے صفحہ ۴۰ پر لکھا گیا ہے کہ یہ ڈپارٹمنٹ پی - ڈبلیو - ڈی میں ضم کیا جائے - کیونکہ اسمیں کافی خرچ ہورہا ہے اور ٹاؤن پلاننگ

کی کوئی اسکیم بھی عمل میں نہیں آئی ۔ ڈپارٹمنٹ کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ہاؤسنگ اسکیم (Housing Scheme) کے تحت جہاں آباد ماسٹر پلان (Master Plan) اور اورنگ آباد ماسٹر پلان کی جو اسکیم ہے وہ اسوقت سے چل رہی ہے جب میں میٹرک میں پڑھتا تھا ۔ لیکن کوئی تعمیر اب تک نہیں ہوئی ۔ تو اسطرح سےاس ماسٹر پلان کو عمل میں لانے کیلئے ۱۸ سال ہونگے چونکہ یہ ڈپارٹمنٹ صرف ۵ سال کیلئے قائم کیا گیا ہے اس لئے اسے ختم کیا جاکر پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی کے تحت ضم کردینا جانا مناسب ہوگا ۔ میرا جو دوسرا امنڈمنٹ ہے وہ گرام پنچایت کے متعلق ہے ۔ میں سمجھتا ہوں ڈیموکریسی کے اس دور میں عوام کو زیادہ تعلیم دینے کی کوشش کرنا چاہیئے ضروری ہے اور میونسپل پنچایت میں یہ سبق سکھایا جاسکتا ہے ۔ وہاں جانکار لوگوں کو یہ اختیارات دینے چاہئیں کہ وہ ان کاروبار کو بخوبی انجام دیسکیں ۔ کیونکہ نامینیشن کے سلسلہ میں عملاً یہ ہوتا ہے کہ اس سلسلہ میں کانگریس ریکمنڈ (Recommend) کرتی ہے ۔ میں ایسے نامینیشنس کی مثالیں دے سکتا ہوں ۔ خاص کر میں پرمالہ کی مثال دیسکتا ہوں ۔ وہاں ایک ایسا شخص نامینیٹ (Nominate) کیا گیا جو الکشن میں ناکام ہوگیا تھا ۔ ساتھ ساتھ نان پارٹی (Non-Party) کا کوئی شخص وہاں نامینیشن میں نہیں آتا ۔ کیونکہ کانگریس کے لوگ وہاں کہتے ہیں کہ ان کو نامینیٹ کیا جائے یا ان کو نامینیٹ کیاجائے ۔اور دیگر پارٹیوں کی طرف توجہ نہیں دیجاتی ۔ اسطرح ۳ یا ۴ نمایندے نان کانگریس کے آتے ہیں اور نامینیس کے ۳ آجاتے ہیں اسطرح ۶ یا ۷ کی میجارٹی ہوجاتی ہے ۔ کہا جاتا ہے کہ نامینیشن میں ٹیکنیشین (Technician) کی ضرورت ہوتی ہے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ پنچایت کے نامینیشن میں ٹیکنیشین کی ضرورت ہوگی ۔ لیکن اس بہانہ سے حکومت اپنے آدمیوں کو لے لیتی ہے ۔ اور حکومت کاپلہ بھاری ہوجاتا ہے ۔ اگر اسطرح ہوتا رہے تو حکومت اورگرام پنچایتوں کا کام چلانا مشکل ہوجائیگا ۔

الکشن ہوکر سات آٹھ مہینے ہوچکے ہیں اب تک انکو جو اماونٹ (Amount) ملنا ہے نہیں ملا ۔ جو لوگ الکٹ (Elect) ہوئے ہیں انتک انکا کوئی آفس نہیں ہے ۔ انکو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ انکو کیا کام کرنا ہے ۔ گیورائی میں چند ہوشیار لوگوں نے کہا کہ تم کو لاٹھی لیکر رات بھر گاؤں کی نگرانی کرنا ہے تو ایک بیچارا لاٹھی لیکر رات بھر گاؤں میں پھرتا اور گاؤں کی نگرانی کرتا رہا ۔ اور یہ لوگ آرام سے سوتے رہے ۔ کوئی قانون اورکوئی لٹریچر نہیں ملتا ۔ میں نے دریافت کیا کہ گرام پنچایت کی پاس کوئی لٹریچر (Literature) ہےکیا تو جواب ملاکہ کوئی لٹریچر نہیں ہے ۔ میں چونکہ وکالت کرتا ہوں اس لئے میں نے اس کے متعلقہ ایکٹس پڑھے ہیں ۔ گورنمنٹ کی طرف سے بھیجے کیلئے کوئی لٹریچر نہیں ہے ۔ یہ چیزیں اگر آپکو واقعی کرنی ہیں تو صحیح اسپرٹ کے تحت کرنی چاہئیں ۔ اسمیں پارٹی کا خیال نہ کرنا چاہئے ۔ چاہے حکومت کیسی پارٹی کی ہو ۔ کوئی پارٹی اگر اپوزیشن میں ہو تو وہ رشیا یا چین کی حکومت تو نہیں لائےگی ۔ میں آخر میں یہ عرض کرتے ہوئے کہ سروے ڈپارٹمنٹ غیر ضروری ہے اپیل کرونگا کہ آنریبل منسٹر متعلقہ اس بارے میں غور کریں ۔

श्री भगवानराव बोराळकर (वसमत जनरल) माननीय अध्यक्ष महाराज, मी आज जो कटमोशन सभागृहासमोर आणली आहे तिचा मुख्य अुद्देश असा आहे की आजकाल म्युनिसिपालट्या व स्थानिक स्वराज्य सस्था याचा कारभार कसा चालतो हे मला दाखवून द्यावयाचे आहे माझ्या परभणी जिल्ह्यात आतापर्यंत तेथील म्युनिसिपालटीकडून कोणत्याच प्रकारचे म्हणण्यासारखे लोकोपयोगी कार्य झाले नाही परभणी शहरात पाहिले तर आपणास असे दिसून येअील की तेथील लोकाना प्यायला तरी पुरेसे पाणी मिळू शकेल अशी व्यवस्था देखील तेथील म्युनिसिपालटीने केलेली नाही त्याचप्रमाणे बहुतेक म्युनिसिपल कामगाराची स्थितीहि फार खराब आहे निदान परभणी, बसमत, व पूर्णा या ठिकाणाविषयी तर मी आपल्याला निश्चितपणे सागू शकतो की तेथील अधिकारी कामगाराना फार छळतात, व त्याच्याकडून आपल्या घरचे खाजगी काम करून घेतात तेथे जे दरोगा वगैरे अधिकारी असतात ते म्युनिसिपालटीतील कामगाराना जबरदस्तीने आपले खाजगी काम करावयाला लावतात व न केल्यास त्याना धाकदपटशा दाखवून काम करून घेतात पूर्णेला जी टाअून कमिटी आहे ती खरोखरच काय काम करते हे आपण पाहिले तर आपणास असे दिसून येअील की या टाअून कमिटिचे काम व्यवस्थितपणे चालू नाही येथील अेकदर कारभाराविषयी योग्य प्रकारे चौकशी करावी, अशी विनती आम्ही माननीय मत्र्याना केली होती पण त्या बाबतीत आम्हाला अजून काहीच कळले नाही पूर्णेच्या म्युनिसिपालटीची अशी पद्धति आहे की तेथे कामगाराची नेहमी टेंपररी नेमणूक केली जाते, आणि जे कामगार अधिकाऱ्याच्या घरी त्याचे खाजगी काम करण्यास तयार असतील अशाचीच नेमणूक करण्यात येते अशा प्रकारच्या नेमणूका दर अेक दोन महिन्यानी होत असतात याचप्रमाणे रस्त्यावर ज्या बत्त्या लावण्यात येतात त्या जेमतेम दोन तीन तास राहतात व मग बद होतात सरकार म्युनिसिपालट्या व टाअून कमिटया याच्यावर जो पैसा खर्च करते त्याचा योग्य प्रकारे अुपयोग झाला पाहिजे सरकार जो पैसा खर्च करते तो लोकाच्या खिशातून येतो त्या दृष्टीने लोकाना त्याचा योग्य व भरपूर फायदा मिळाला पाहिजे ही गोष्ट दृष्टीसमोर ठेवून म्युनिसिपालट्याचे काम चालले पाहिजे

दुसरी गोष्ट मला जी सागावयाची आहे ती ही की परभणीसारख्या जिल्ह्याच्या ठिकाणी तरी चागल्या सडका असणे आवश्यक आहे, आणि शक्यतितक्या लौकर त्या तयार झाल्या पाहिजेत गेल्या तीन वर्षापासून ही सडक तयार होत असल्याचे आम्ही अैकतो आहो, पण आजपर्यंत ती सडक तयार झालेली नाही

त्याचप्रमाणे म्युनिसिपल कामगाराविषयी बोलावयाचे तर त्याना केवळ ३० रुपये पगार मिळतो कोणत्याहि प्रकारची पार्टीबाजी न आणता त्याच्या पगारात वाढ करण्याची फार आवश्यकता आहे त्याची स्थिती सुधारण्याकरिता अधिकाधिक प्रयत्न केले पाहिजेत, आणि त्याना अधिकाधिक सवलती दिल्या गेल्या पाहिजेत ज्या प्रमाणे मुबअी, मध्यप्रदेश आणि मद्रास वगैरे ठिकाणी म्युनिसिपालट्याचे काम चालते, आणि तेथे ज्या सुधारणा या खात्यातून वेळोवेळी करण्यात येतात, त्याच्याकडे लक्ष देअून या खात्यात योग्य त्या सुधारणा करण्याचे काम सबधीत मत्री करतील अशी आशा व्यक्त करून मी आपले भाषण सपवतो

شری اابجی راؤ گوانے:- مسٹر اسپکرسر - میں نے جو کٹ موس بیس کیا ہے وہ سٹی امپرومنٹ بورڈ (City Improvement Board) کی حدتک ہے - میں نے یہ کٹ موشن اس خیال سے پیش کیا ہے کہ سٹی امپرومنٹ بورڈ جو ایک علحدہ

* Confirmation not received.

ڈپارٹمنٹ ہے اسکو پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی (P.W D.) میں ضم کردیاجانا چاہئے ہورنگ اسکیم (Housing Scheme) کنسٹرکشن آف روڈس ، (Construction of Roads) اکوزیشن آف بلڈنگس(Acquisition of Buildings)انکے بارے میں گوروالا کمیٹی کی رپوٹ دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ گور والا کمیٹی نے بھی سفارش کی ہے کہ ہمارے سٹی امپروومنٹ بورڈ کے ڈپارٹمنٹ کو علحدہ رکھنے کی ضرورت نہیں ہے ، اسکو پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی میں ضم کرنا چاہئے ۔ رنٹ کلکشن (Rent Collection) کاکام میونسپل کارپوریشن (Municipal Corporation) یا کسی دوسرے محکمہ سے لیا جاسکتا ہے ۔ اس محکمہ میں سپرنٹنڈنگ انجینیر (Superintending Engineer)کی ضرورت نہیں ہے صرف ایک اگزیکیٹیو انجینیر (Executive Engineer)کافی ہے جو اس ڈپارٹمنٹ کو چلاسکتا ہے ۔ ٹاؤن پلاننگ کا (Town Planning) کام بھی میونسپالٹی یا کسی اور محکمہ کےسپرد کیا جاسکتا ہے ۔ ٹاؤن کمیٹی(Town Committee) میونسپالٹی اورگرام پنچایتوں کےلئے جو نامینیشن رکھے گئے ہیں انکے متعلق عرض ہے کہ ڈیموکریسی کا دعوی کرنے والے پاپولر گورنمنٹ کے ارکان کو میں چیلنج دیکر کہتا ہوں کہ انتخابات محض اسلئے نہیں کئے گئے ہیں کہ اگر ایک پارٹی کے لوگ آئینگے تو ہاؤس میں زیادہ کرٹی سزم (Criticism) ہوگا لہذا ہاؤس کا یہ سشن ختم ہو جانے کے بعد انتخابات کئے جانے والے ہیں ۔ باہرگڑبڑ کریں توکرلیں دو لیکن ہاؤس میں نوکرٹیسیزم (Criticism) نہیں ہوگا ۔ (تالیاں) ہمیں یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ کن لوگوں کو نامینیٹ کیا جاتا ہے ۔ کلکٹرس گھبراتے ہیں کہ کہیں گورنمنٹ میں اون کے خلاف شکایت نہ ہو جائے ۔ خاص طور پر میں پربھنی کے متعلق کہونگا کہ کسان مزدور پارٹی سے کواپریشن (Co-operation)توکیا کسی ادھیکاری (अधिकारी) سے بات چیت بھی کی گئی تو شکایت ہو جائےگی ۔ منسٹروں کا یہ خیال ہے کہ ذرا سی کوئی شکایت آ جائے تو بڑی فراخدلی کے ساتھ کام لیتے ہیں ۔ اوس ملازم کا تبادلہ جھٹ پٹ ہو جاتا ہے ۔ میں یہ عرض کرونگا کہ اس طریقہ سے کام نہیں ہوسکتا ۔ نامینیشن کےلئے جو خاص طور پر سکشن رکھا گیا ہے اسکا خیال رکھنا چاہئے ۔ آپ میارٹی کو میجارٹی میں لاسکتے ہیں ۔ کیا آپکو معلوم ہے کہ کیا ہوا ؟ ہوا یہ کہ ۱۲ لوگوں میں سے ۹ کانگریس کے آئے اور ۱۲ دوسری پارٹی کے آئے ۔ ہمکو معلوم ہے کہ کیوں نامینیٹ (Nominate) کیا جا رہا ہے ۔ گورنمنٹ کو یہ خوف ہے کہ اگر انتخاب ہوا تو اس ہاؤس میں یہ لوگ آئینگے اورکرٹیسائیز (Criticise) کرینگے ۔ دوسرا سشن جب چار پانچ مہینے کے بعد ہوگا تب دیکھا جائیگا ۔ اس وقت تو ہاؤس میں گرما گرمی نہیں ہوگی ۔ میں رولنگ پارٹی (Ruling Party)کو چلینج (Challenge) دیکر کہونگا کہ یہ کامیابی کا ایک ڈھنگ نکالا گیا ہے ۔ کھانے کے دانت اور ہیں اور دکھانے کے اور ہیں ۔ میں اسبارے میں پرزور اپیل کرونگا کہ میونسپل الکشنس (Municipal Elections)میں اس طرح کی ان ڈیموکریٹک (Undemocratic) چیزوں کو دور کیا جائے ۔

مسٹر اسپیکر - میں سمجھتا ہوں کہ وقت بہت ہوچکا ہے - اب آنریبل مسٹر متعلقہ کو ریپلائی (Reply) کا موقع دینا چاہئے -

श्री. माणिकचद पहाडे मुझे भिस बारेमे कुछ कहना है। अगर भिजाजत हो तो

مسٹر اسپیکر - افسوس ہے کہ وقت نہیں ہے - اگر ہاؤس اس پر آمادہ ہے کہ باقی منسٹرس کے ڈیمانڈس ویسے ہی رکھدئے جائیں تو عذر نہیں ہے - بہر حال ۱۰ منٹ کا وقت دیا جاتا ہے - اس وقت میں دو اسپیکرس ۵ - ۵ منٹ لے سکتے ہیں -

شری لکشمن گونڈا - یہ صحیح ہے کہ گورنمنٹ اس مد پر کافی روپیہ خرچ کر رہی ہے لیکن افسوس ہے کہ الکشن سچ مچ جمہوری طریقے پر نہیں ہوا - مجھے بھی شکایت ہے - مخالف پارٹی اپنا پرچار اس طرح کرتی ہے کہ خود الکشن کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے - ایسے لوگ جنہیں جمہوریت پر اعتقاد نہیں وہ جمہوریت کا دعوی کرکے اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں - مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اپنی پارٹی کا پروپیگنڈہ کرنے کے لئے ہی اس قسم کی باتیں کہدی جاتی ہیں - الکشن میں علی الاعلان کہا جاتا ہے کہ نہرو کو ختم کیا جائیگا - انکے بدن سے چیل بنائی جائے گی - لیکن افسوس ہے کہ - . . . . . .

(Protest by opposition)

Mr. Speaker : Order Order.

شری لکشمن گونڈا (آصف آباد - عام) - میں ثابت کرنے کے لئے تیار ہوں - حالیہ میونسپل الکشن کے دوران میں نلگنڈہ میں عورتوں کو جمع کرکے انکو ٹیکہ لگایا گیا - اور کہا گیا کہ اگر الکشن میں تم ہمکو ووٹ نہ دو تو تمہارا سہاگ نہیں رہیگا - یہ ٹیکہ نہ لگیگا - . . . .

(Protest by opposition)

شری داجی شنکر - میں چیالنج کرتا ہوں یہ جھوٹا الزام ہے -

شری ا باجی راؤ - کیا آپ عورتوں کے نام بتاسکتے ہیں ؟

شری لکشمن گونڈا - مجھے ڈسٹرب (disturb) نہ کیا جائے - میں ثابت کرنے کیلئے تیار ہوں -

Dr. Channa Reddy : When hon. Members of opposition were making all kinds of remarks, there was no interruption from this side of the House. I would request you, Sir, to order that there should be no interruption while any hon. Member is addressing the House.

شری لکشمن گونڈا - اسی طرح میونسپل الکشن کی کارروائیاں ہوئی ہیں - میٹنگس (Meetings) میں تین تین مرتبہ لاری لیجاکر انتشار کی کوشش کی گئی اور لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ گڑبڑ مچائی گئی - نامنیشن کے بارے میں بھی بہت کچھ کہا گیا - میں یہ کہونگا کہ نامنیشن بالکل ڈیموکریٹک میتھڈ (democratic Method) پر ہے -

Shri Annaji Rao I think this is your Democracy.

Mr. Speaker: The hon Member has no business to interrupt the other hon Member while he is speaking.

شری لکشمن کونڈا - یہاں جو جمہوری حکومت عام انتخابات کے بعد آئی ہے وہی عوام کی نمائندہ حکومت ہے - اور وہ اپنی طرف سے اسپیس (Nomination) کا حق رکھتی ہے اور یہ غیر جمہوری نہیں - اسی لحاظ سے پنچایت کمیٹی کے الکشنس بھی ہوتے ہیں - جب ہزاروں لاکھوں لوگوں نے ووٹ دیکر ایسے نمائندوں کو منتخب کیا ہے اور ان عوامی نمائندوں نے حکومت بنائی ہے تو ان عوامی نمائندوں کی جانب سے نامینیشن ہوسکتا ہے اور یہ بجا طور پر ڈیموکریٹک پرنسپل (Democratic Principle) پر مبنی ہے - یہ کوئی شاہی نمائندگی نہیں ہے - اس میں شک نہیں کہ پنچایت کو مکمل اختیارات دئے جانے چاہئیں - لیکن کئی پنچایتیں ایسی ہیں جو برابر کام نہیں کرسکتیں یہ تو حکومت کا کام نہیں کہ ہر گاؤں میں جا کر اس کے لئے ٹریننگ (Training) دے - یہ عوامی اداروں کا کام ہے کہ وہ عوام کو جگائیں اور جمہوریت کے تخیل سے صحیح طور پر انہیں واقف کرائیں - لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اس میں بھی جھگڑے اٹھائے جاتے ہیں - مجھے یقین ہے کہ آنریبل منسٹر کنسرنڈ (hon. Minister Concerned) بہت ہی سخت منرس (Measures) اڈاپٹ (Adopt) کرینگے ....

مسٹر اسپیکر - آپ کا وقت ختم ہوچکا ہے -

श्री. माणिकचद पहाडे (फुलम्री) अध्यक्ष महोदय हाअुस के सामने अभी जो बहसे हुअी है और कटमोशन्स लाये गये है अिनके मुतालिक मै यह कहूगा कि यह नुकताचिनी की गर्जसे हो रहा है। जिन्हे जमहुरियत पर ही विश्वास नही है वह जमहुरियत की बाते क्यो करते है। ?

यह कहा गया कि अगर अिसतरहसे नॉमिनेशन (Nomination) किया जाय तो, कॉन्स्टिटयुशन (Constitution) ही फेल हो जायेगा। विरूद्ध नेता की कोअी बात निश्चित नहीं है। कारण १९३९ मे जो युद्ध शुरू हुआ अुस को आप अिपेरिअल वॉर कहते थे। और जर्मनीने रशियापर हमला करते ही वह जनता युद्ध बन गया। अिस तरह आपकी व्याख्या मोके के अनु-सार बदलती है। और अिसी तरह आप कॉन्स्टिटयूशनल कराअीसेस (Constitutional crises) करने के लिये कहते है। पहले डेमॉक्रेसी की तारिफ तो निश्चित कर लिजिये। क्योकि अिसके बगैर गव्हर्नमेंट भी आपके कहने पर क्यो गौर कर सकेगी ?

डिमाडस (Demands) के बारे मे मुझे यह कहना है कि यह जो ७१ लाख रुपये मागे जा रहे है वह जियादा तर शहर हैदराबाद और सिकदराबाद के लिये ही है। बाकी के जो म्युनिसिपालिटीज और लोकल बोर्ड है अिनके लिये सिर्फ ८ लाख रुपये रखे गये है। सोला डिस्ट्रिक्टस के लिये जियादा रकम दी जानी चाहिये थी। दो शहरो के लिये बजेट मे ४१ लाख रुपये है। मै समझता हूं कि अिन शहरो मे जियादा से जियादा १४ लाख की आबादी होगी। बाकी देढ करोड आबादी के लिये अिस कदर कम रकम रखी जाती है। वहा के लोग भी टॅक्स अदा करते है। अिनके लिये भी सहूलते दी जानी चाहिये। सिकदराबाद और हैदराबाद मे कॉरपोरेशन्स है अिन्हे खुद अपना खर्चा चलाना चाहिये। अिसके बजाय गरिबो पर यह बोझा डालना मुनासिब नही।

چیف منسٹر (شری بی - رام کسن راؤ) - میں اس بحث میں مداخلت کرنا نہیں چاھتا تھا - لیکن اس مسئلہ پر جانبین میں جو کسی قدر درمیں کلامی ہوئی ھے اسکے مد نظر مجھے ایسا محسوس ہوا کہ مجھے بھی مداخلت کرنی چاھئے - باقی اعتراضات سے میرا کوئی سمبدھ (सबंध) نہیں ھے - اس کا جواب منسٹر صاحب متعلقہ دینگے - یہ اعتراض کیا گیا کہ میونسپل الکسس میں گورنمنٹ نامینیشن پاور (Nomination Power) کسطرح استعمال کرسکتی ھے - میں صرف یہ بتاؤنگا کہ الکسس میں گورنمنٹ کو جو نامینیس کا پاور دیا جاتا ھے اس کا مطلب یہ رھتا ھے کہ گورنمنٹ ان لوگوں کے سوا جو کسی طریقے سے منتخب ہو کر آئے ھیں ایسے لوگوں کی بھی نمائندگی کا اہتمام کرے جو اس سے تعلق رکھتے ہوں -

شری - اے - راج ریڈی (سلطان آباد) - طریقہ کی وضاحت کی جائے تو بہتر ھے -

Mr. Speaker · No interruption, please.

شری بی - رام کسن راؤ - اگر آپ اچھی طرح سنیں تو معلوم ہو جائیگا - گورنمنٹ کو نامینیس کا جو پاور ہوتا ھے اس کا مقصد یہ ھے کہ اتنک جو لوگ ان ریپریزنٹڈ (Un-represented) ھیں ان کو موقع دیا جائے - آپ کا یہ مطالبہ کہ پروپورشن (Proportion) کے لحاظ سے نامینیس ہونا چاھئے غلط ھے - یہ آبجکٹ (Object) غلط ھے - ایسی پارٹیز جو مینارٹی (Minority) میں آئی ھیں گورنمنٹ پر نکتہ چینی ضرور کرسکتی ھیں - لیکن اگر یہ مطالبہ کیا جائے کہ ہم چونکہ میناٹی میں چن کر آئے ھیں ھمیں نامینیٹ (Nominate) کرنا چاھئے ، یہ صحیح نہیں ہوگا - میں اتنا وسواس دلانا چاھتا ہوں کہ حکومت نامینیشن میں اصول کو پیش نظر رکھے گی اور کبھی نا انصافی سے کام نہیں کرے گی - چنانچہ جہاں تک مجھے معلوم ھے اب تک ایسی شکایت وصول نہیں ہوئی ھے کہ حکومت نے اس اصول کی خلاف ورزی کرکے کہیں طرفداری سے کام لیا ھے - میں یہ وشواس دلانا چاھتا ہوں کہ میں نے جس اصول کو بیان کیا ھے اسی کے تحت کام کیا جائیگا - (Law)

مسٹر اسپیکر - اب آنریبل منسٹر فار لوکل سلف گورنمنٹ کو موقع دیا جائیگا -

شری جے - بی - متیال راؤ - میں ھاؤس سے صرف یہ پرارتھنا (प्रार्थना) کرونگا کہ آنریبل منسٹر کی اسپیچ (Speech) کے وقت انٹرپٹ (Interrupt) نہ کریں -

لوکل سلف گورنمنٹ منسٹر سری انارا وگی مکھی - اسقدر گرمی کے بعد میں کچھ ٹھنڈے پن ھی سے بولنا چاھتا ہوں تاکہ گرمی کچھ کم ہوجائے - میں پہلے پنچایت کے متعلق کچھ کہونگا - ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے میں نے کہا تھا کہ پنچایتوں کی فنکشنگ (Functioning) شروع ہوچکی ھے - فنکشننگ کے معنی آنریبل ممبر نے یہ لئے ھیں کہ کنویں کھدوانا یا سڑکیں ڈالنا وغیرہ - لیکن اسکا مطلب یہ نہیں -

فکسسنگ اس معنے میں ہے کہ الکشن ہوئے کے بعد کمیٹی تشکیل دیجاتی ہے ، اسکے بعد سرپنچ اور ڈپٹی سرپنچ چنے جاتے ہیں اور پھر مختلف ٹیکسس کے بارے میں غور کیا جاتا ہے ۔ اسمیں شک نہیں کہ جیسا کہ آنریبل ممبرس اور گورنمنٹ چاہتی ہے اس نمونہ پرکام نہیں ہورہا ہے ۔ کیونکہ پنچایت کے بارے میں ہمارا تجربہ بہت تھوڑا ہے ۔ الکٹورل رولس (Electoral Rolls) وغیرہ سنہ ۱۹۵۲-۵۱ء میں بنائے گئے ہیں ۔ جسطرح کسی بچہ کو دوسرے ہی دن پہلوان نہیں بنایا جاسکتا اسی طرح پنچایتوں کا بھی حال ہے ۔

اب سبسیڈی (Subsidy) کے بارے میں مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ سنہ ۱۹۵۲-۵۱ء کے ۵ لاکھ روپیے لیپس (Lapse) ہونے والے تھے ۔ میں نے فینانس منسٹر صاحب کو خاص طور پر متوجہ کر کے منظوری حاصل کی ، اور ۱۷۳ گرام پنچایتوں کیلئے کلکٹرس کے پاس یہ سبسیڈی بھیج دی گئی ہے ۔ اسیطرح کہاں کہاں سے ٹیکسس کے پروپوزلس (Proposals) وصول ہوچکے ہیں اور کہاں کہاں کام ہورہا ہے وہ میں آپکے سامنے پڑھکر سنانا ہوں ۔

اورنگ آباد	۱۲
پربھنی	۰
ناندیڑ	۱۵
گلبرگہ	۹
بیدر	۰
نظام آباد	۱۴
بیڑ	۹
ورنگل	۲
نلگنڈہ	۱۸
رائچور	۲۸
میدک	۸
کریم نگر	۱۲
عادل آباد	۱۸
حیدر آباد	۰
محبوب نگر	۱۱

اس طرح جملہ ۱۱۰ پنچایتیں فنکشن (Function) کر رہی ہیں ۔ لیکن ان پنچایتوں کا کام صرف باؤلیاں کھدوانا ہی نہیں ہے ۔ ان پنچایتوں کو سب سے پہلے گورنمنٹ سبسیڈی کیضرورت ہوتی ہے اور اسکے بعد ٹیکزیشن (Taxation) کا سوال پیدا ہوتا ہے ۔ چونکہ گورنمنٹ کی سبسیڈی ابھی ملی ہے اور ٹیکسس وصول کئے جارہے ہیں اسلئے ہم کو پیشنس (Patience) اور صبر سے کام لینا چاہئے ۔ کیونکہ اس کام کے شروع کرنے میں بہت سی دشواریاں ہیں ۔ یہ بات نہیں ہے کہ ہمارے گاؤں والے بھائی نامینیشن کس کو کہتے ہیں ، نہیں جانتے ۔ جیسا کہ ہم

جاتے هیں کہ همارے جنرل الکشنس میں ایک دوسرے پر کتنا گرد و غبار اڑایا - یہاں ویسا نہیں هونا چاهئے -

پنچایت اسٹاف (Panchayat Staff) کے بارے میں میں یہ عرض کرونگا کہ بہت هی مختصر سے اسٹاف سے کام لیا جارها هے - اسمیں ۱۶ انسپکٹرس اور ضروری عملہ هے - یہی لوگ صوبہ پنچایت آفیسرس بھی هیں - اور ان هی سے گرام پنچایت کا کام بھی لیا جارها هے اور یہ غور کیا جارها هے کہ کن کن مقامات میں کن کن چیزوں پر ٹیکس عائد کئے جاسکتے هیں - اسلئے میں عرض کرونگا کہ ٹیکسنگ آهستہ آهستہ هورهی هے - لیکن اصل کام ڈسکریشنری (Discretionary) اور لازمی اختیارات کے تحت شروع هوگا - اسلئے همیں صبر سے کام لینا چاهئے -

نامینیشن کے بارے میں مجھے یہ کہنا هے کہ پولیٹیکل پارٹیز (Political Parties) کو اسمیں نہ لایا جائے - گرام پنچایت کے سلسلہ میں یہ اعتراض کیا گیا کہ یہ ان ڈیموکراٹک (Undemocratic) هے اور اسمیں فیوڈل ایلیمنٹ (Feudal Element) هے - اور ایک طرف یہ اعتراض کیا جاتا هے کہ نامینیشن نہ هونے چاهئیں اور دوسری طرف یہ پوچھا جاتا هے کہ کام اب تک کیوں نہیں شروع کیا گیا - نامینیشن کے بارے میں میں یہ کہنا چاهتا هوں کہ اسمیں صرف کانگریس پارٹی کو نہیں لیا جائیگا بلکہ اس میں هر شیڈ آف اوپینین (Shade of opinion) کے لوگوں کو لیا جائیگا -

شری اناجی راؤ گوانے - آنریبل ممبر اگر یہ جواب دیتے کہ نامینیشن کو نکال دیا جائیگا تو بڑی خوشی هوتی -

شری انا راؤ - میں اسکا جواب یہ دیتا هوں کہ نامینیشن کے اصول پر هی تو آپ الکٹ (Elect) هوئے هیں - لیکن جہاں اس سے آپکو فائدہ هے وهاں اس اصول پر کام کرتے هیں اور جہاں آپکو اس سے فائدہ هو وهاں اسکو چھوڑ دینا چاهتے هیں -

شری اناجی راؤ گوانے - تاکہ پورے آپ کے ممبرس آئیں -

شری انا راؤ - جب تک الکشن کا پروسس (Process) موجود هے اور قانون میں کوئی ترمیم نہیں کیجاتی ، ایسا هی هوگا - اگر قانون میں کوئی خامی هے تو پرائیویٹ بل (Private Bill) بھی لایا جاسکتا هے جس پر ڈسکشنس (Discussions) هوسکتے هیں - نامینیشن کے بارے میں مجھے یہ عرض کرنا هے کہ الکشن لڑنے کیلئے بہت زیادہ وزڈم (Wisdom) یا قابلیت رکھنے والے شخص کو کھڑا نہیں کیاجاتا بلکہ اس شخص کو کھڑا کیا جاتا هے جو پاپولر (Popular) هے - اسلئے نامینیشن کا اصول یہ هے کہ اکسپرٹس (Experts) ، قابلیت رکھنے والے اور قانون جاننے والوں کو کمیٹی میں رکھا جائے - نامینیشن کا منشاء یہی هوتا هے اور نامینیشن کا اصول بھی یہی هوتا هے - چنانچہ بمبئی اور مدراس میں بھی یہی

اصول رکھا گیا ہے ۔ یہاں ایک چیز میں یہ عرض کرونگا کہ گورنمنٹ کے ڈلیگیٹیڈ پاورس (Delegated powers) ہوتے ہیں اورگورنمنٹ نے انکو کانسٹیٹیوس کے تحت یہ اختیار دیا ہے ۔ اور اسٹیٹ گورنمنٹ یہ چاہتی ہے کہ چھوٹی چھوٹی نامون میں ڈی سنٹرلائزیس (Decentralisation) کے تحت عمل ہو۔ لیکن اب یہ کہا جاتا ہے کہ اسمیں فیوڈل الیمنٹ ہے ۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے ۔ آنریبل منسٹر غلط سمجھ رہے ہیں ۔ میرا کہنا ہے کہ نامینیشن کا اصول نہ ہونا چاہئے ۔

شری انا راؤ ۔ نامینیشن ہو یا نہو وہاں ذمہ داری اور سرویس موٹیو (Service motive) کا سوال ہے ۔ وہاں کوئی منسٹری قائم کرنے کا مقصد تو نہیں ہوتا ۔ اسلئے نامینیشن سے کانگریس کو بھی کوئی فائدہ نہیں ہوتا ۔ اور نہ کسی اور پارٹی کو فائدہ ہوگا ۔ اسلئے کہ اسمیں پارٹی موٹیو (Party Motive) نہیں بلکہ سرویس موٹیو ہے ۔ نامینیشن کو اس نکتہ نگاہ سے دیکھنا چاہئے ۔

آنریبل ممبر نے کہا تھا کہ نامینیشن سے حیدرآباد میں کانسٹیٹیوشنل کرائسس (Constitutional Crisis) پیدا ہوگا ۔ میں پوچھونگا کہ جس قانون میں نامینیشن کی بات نہیں اسکا سہارا لیکر الکسن کیوں لڑا گیا ؟

شری وی ۔ ڈی۔ دیشپانڈے ۔ شائد کانگریس نے بھی سنہ ۱۹۳۵ع میں ایسا ہی کیا تھا ۔ کیا آپکو معلوم ہے ؟

شری انا راؤ ۔ جب قانون موجود ہے تو اسکی پابندی کرنی چاہئے اور اگر قانون میں کوئی نقائص موجود ہیں تو اسکے لئے آپ امنڈمنٹ (Amendment) لائیے ۔ گورنمنٹ اسکو ضروری سمجھے تو ضرور منظور کریگی ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ بمبئی اور مدراس ....

Mr. Speaker: No arguments, please.

شری وی ۔ ڈی۔ دیشپانڈے ۔ پوائنٹ آف انفرمیشن (Point of information) بمبئی اور مدراس میں کیا ہورہا ہے ؟

شری انا راؤ ۔ قانون میں جب تک ترمیم نہ ہو ہم نامینیشن کے طریقہ پر کام کرینگے (This is not my law or your law.) جس قانون کے تحت ہمارے الکشنس ہوئے اس قانون کی پابندی نہ صرف گورنمنٹ کو کرنی ہے بلکہ اپوزیشن کو بھی کرنی چاہئے ۔ اسلئے میں خاص طور پر اپوزیشن لیڈر سے یہ التجا کرونگا کہ ترمیم ہونے تک وہ اس قانون کی پابندی کریں ۔

اسکے بعد چند باتیں الکشن کے بارے میں کہی گئی ہیں ۔ میں عرض کرونگا کہ الکشن کے سلسلہ میں الیگیشنس (Allegations) اور کاونٹر الیگیشنس

(Counter-allegations) ہوئے ہیں اور ناہیس کے سلسلہ میں ووڈرس لسٹ کے بارے میں جو کہا گیا اسکا تعلق جیسا کہ لا اینڈ آرڈر (Law and order) سے ہے اور پولیس اور عدالت سے ان کا تعلق ہے اسلئے میں ان کا جواب دینے سے قاصر ہوں ۔ اسکے بعد دوسرے آنریبل ممبروں نے جو فائر سروس (Fire Service) وغیرہ کے متعلق اعتراضات کئے ہیں انکے جواب میں میں یہ عرض کرونگا کہ یہ تو اعتراضات نہیں بلکہ اپنی ضروریات کا اظہار کیا گیا ہے ۔ میں عرض کرونگا کہ ہمارے پاس حیدرآباد میں ۵ ڈسٹرکٹس میں ٦ فائر سروس کام کررہے ہیں ۔ آنریبل ممبر جنہوں نے کٹ موشن پیش کیا ہے کہتے ہیں کہ ہر ایک ڈسٹرکٹ میں ایک فائر سروس ہونی چاہئے ۔ میں واقعی طور پر ان کی اس ضرورت کی تائید کرتا ہوں اور اس بارے میں اگر ہم کو فینانس ملے تو ہر ایک ہیڈ کوارٹر (Headquarter) میں خصوصاً ایسے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرس میں جہاں عمارتی اور دوسری سہولتیں زیادہ مہیا ہیں اسکے قیام کے متعلق غور کرینگے ۔

ٹاؤن پلاننگ سروے (Town Planning Survey) کے متعلق بھی کچھ اعتراضات ہوئے ہیں اور اس کو پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی (P.W.D.) سے ملادیے کے متعلق کہا گیا ہے ۔ میں اسکے متعلق یہ عرض کرونگا کہ میجر اسکیمس (Major Schemes) ہر سال اس ڈپارٹمنٹ کی جانب سے لائی جارہی ہیں ۔ اور وہ یہ ہیں ۔

Industrial Labour Housing Scheme at Musheerabad.
Extension schemes for Mallepally and Mukarram Bagh, Hyderabad City.

Master Plan for Khammam for a population of 40,000 persons.

Extension scheme to the old town of Ibrahimpatnam, Master Plan for Aurangabad and Jalna Housing schemes for Kopbal and Mahbubnagar. Housing schemes for the different localities of Secunderabad

Improvement scheme—Charminar area

Gunj schemes for Yadgir, Latur Road, Bhongir, Kopbal and Suryapet.

About a dozen new village schemes for the rehabilitation of persons under the development of the Tungabhadra Project.

Cinema Halls at Sangareddy, Jammikunta, Jalna, Purli and Khammam

Designs for village dispensaries, Maternity and Welfare Hospitals.

Ryot sheds at Gunj in the districts.

Design for Laboratories at Aurangabad and Raichur.

Design for Town Hall at Jammikunta.

Design for Gandhi Bhavan.

People's College, Nanded.

Numerous designs for middle class and labour housing. Architectural details and working drawings for Princess Neiloufer Maternity Hospital.

اور اسی طرح سے سروے ڈیویژن (Survey Division) ٹاؤن پلاننگ
اور ڈسٹرکٹ واٹر ورکس (District Water Works) کے تحت جو
پارٹی ہے ان سب کا رہنا ضروری ہے ۔ کیونکہ جب تک کسی جگہ کا جہاں واٹر ورکس
کے قیام کی ضرورت ہو میونسپل سروے (Municipal Survey) نہ ہوگا یہ
اندازہ نہیں کیا جاسکے گا کہ اس کا کون سا حصہ اوپر ہے کون سا حصہ نیچے ہے اور
کسطرح پانی لایا جاسکے گا ۔ اسی طرح سڑکوں کی کیسے تعمیر ہوگی ، یہ نہ معلوم ہوسکیگا ۔
جب تک سروے ڈپارٹمنٹ اپنا کام نہ کرے نہ کوئی پلان بنایا جاسکے گا نہ کسی شہر
کوخوبصورت بنایا جاسکے گا ۔ یہ کہا جاتا ہے کہ چونکہ اس ڈپارٹمنٹ کی عمر صرف پانچ
سال کی تھی لہذا اب اسکو باقی نہ رہنا چاہئے ۔ میں یہ عرض کرونگا کہ یہ سروے
ڈپارٹمنٹ سروے کر کے ، پلان وغیرہ سب تیار کر کے دیتا ہے اور یہ میونسپالیٹیز
(Municipalities) کا کام ہے کہ وہ اسکی تعمیل کریں ۔ جب ہم کوئی خوبصورت
شہر بنانا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے اوسکی پلاننگ کی ضرورت ہوتی ہے ۔ کوئی ان پلانڈ
(Unplanned) شہر نہیں بنایا جاسکتا ۔ اسی طرح سروے ڈپارٹمنٹ کی ضرورت نہ صرف
میونسپل سروے کے لئے ہوتی ہے بلکہ پروٹکٹڈ واٹر اسکیم (Protected Water Scheme)
کے لئے بھی ضرورت ہوتی ہے ۔ چنانچہ پروٹکٹڈ واٹر اسکیم کے لئے اگر آیندہ سال ہم کو فینانس
مل جائے تو دو تین سال کے اندر ۲۰۰-۱ گاؤں میں پانی سربراہ کیا جاسکے گا ۔ اسی طرح
گورنمنٹ ہر سال ۳-۴ نئے کام اپنے ہاتھ میں لینے کے متعلق سونچ رہی ہے ۔ ٹاؤن پلاننگ
کے متعلق بھی بہت کچھ کہا گیا ہے ۔ گو ان کے کام کے متعلق بہت سے لوگوں کو شکایتیں
ہیں کہ کرپشن ہے ۔ اسکے متعلق ضروری ریگولیشنس (Regulations) بنائے
جارہے ہیں اور یہ سونچا جارہا ہے کہ سلمپ کلیرنس (Slump Clearance) وغیرہ
کے سلسلہ میں میونسپالٹی کا جو ایریا ہوتا ہے اوس حد تک اون کو اس سلسلہ میں اختیار
دیا جائے تاکہ ڈرافٹسمین (Draftsmen) اور آرکیٹکٹ (Architect)
ان کے کام میں مداخلت نہ کریں اور مکانوں وغیرہ کی تعمیر کے سلسلہ میں کوئی مداخلت
نہ ہونے پائے ۔ میونسپل امپلائیز (Municipal Employees) کے متعلق
ایک اعتراض ہوا ہے ۔ گورنمنٹ میونسپالٹیز کو اس لئے کمپنزیشن دے رہی ہے کہ انکی
فینانشیل حالت اچھی نہیں ہے ۔ اور اسکے علاوہ وہ خود مکتفی بھی نہیں ہیں ۔ اسلئے
انکی یونیفارمٹی (Uniformity) کو قائم رکھنے کے لئے گورنمنٹ گرانٹس
(Grants) دے رہی ہے تاکہ ان کے امپلائیز (Employees) کی حالت
بھی سدھر سکے ۔ میونسپلٹیز کے جو ریزنابل ڈیمانڈس (Reasonable demands)

ہیں انکو پورا کرنے کی کوشش کیجارہی ہے - اوسکے لئے یہ نہیں دیکھا جاتا کہ وہ کس پارٹی کے زیر اثر ہیں اور کس پارٹی کے زیر اثر نہیں - ان کے مہنگائی بھتہ کے متعلق ریگے کمیٹی کی سفارشات کا حوالہ دیا گیا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ وہ سفارسات انڈسٹریل لیبر (Industrial Labour) کے متعلق ہیں اور میونسپل اسلائیر کے متعلق ٹرمس آف ریفرنس (Terms of Reference) نہیں دئے گئے ہیں - ہوتا یہ ہے کہ جن میونسپالیٹیز میں استطاعت ہوتی ہے وہ مہنگائی بھتہ کے بارے میں سفارسات پیش کرتی ہیں اور حکومت اسکو منظور کرلیتی ہے -

ایک آنریبل ممبر - باندیڑ کی میونسپالٹی نے ۵ روپئے کے اضافہ کی سفارش کی تھی لیکن صرف ۳ روپیے منظور کئے گئے ہیں -

شری اانار اؤ گی مکھی - یہ مناسب سمجھا گیا کہ تین روپئے اضافہ کئے جائیں - اگر پانچ روپیوں کے لئے زیادہ بیلیس(Balance) ہوتا تو پانچ روپیہ یا اوس سے زیادہ بھی دئے جاتے -

چونکہ میں سب کے جوابات دے چکا ہوں اسلئے اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

Mr. Speaker · Now, I shall put the cut-motions to vote:

Demand No 48.—(39-*A*9, *A*-10, *A*-11 *and A*-12) *Hyderabad Drainage, C E, Hyderabad Drainage E E, Hyderabad Water Works, Survey and Town Planning—Rs.* 16,43,550.

Shri K. Srinivas Rao Mr Speaker, Sir, I beg leave of the House to withdraw my cut-motion to Demand No. 48.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

Demand No. 62.—(47-*H*) *Fire Service—Rs.* 3,80,850.

Shri Ananth Reddy: Mr. Speaker, Sir, I request that my cut-motion be put to vote

Mr. Speaker: The question is:

"That the Demand under the Head 'Fire Service' be reduced by Re. 1"

The Motion was negatived.

Demand No. 64.—(50-*C*—(5)—*City Improvement Board Rs.* 8,70,900.

Shri K. V. Ram Rao: Mr. Speaker, Sir, I request that my cut-motion be put to vote.

Mr. Speaker The question is

"That the Demand under the Head 'City Improvement Board' be reduced by Rupee 1."

The Motion was negatived

Demand No 75.—Contribution to District Municipalities Rs. 3,75,000

Shri K V Ram Rao Mr Speaker, Sir, I request that my Cut-Motion be put to vote.

Mr. Speaker: The question is

"That the Demand under the Head 'Contributions to District Municipalities' be reduced by Re. 1."

The Motion was negatived

Shri V. D Deshpande. I request that my Cut-Motion be put to vote.

Mr. Speaker. The question is

"That the Demand under the Head 'Contribution to District Municipalities' be reduced by Rupee 1."

The Motion was negatived.

Demand No. 76.—Grants-in-Aid to Local Bodies and Town Committees.—Rs. 4,12,500.

Shri V D. Deshpande: Mr Speaker, Sir, I request that my Cut-Motion be put to vote.

Mr. Speaker. The question is

"That the Demand under the Head 'Grants-in-Aid to local bodies and town committees' be reduced by Rupee 1"

The Motion was negatived

Shri K V. Ram Rao· Mr. Speaker, Sir, I request that my Cut-Motion be put to vote.

Mr Speaker: The question is:

"That the Demand under the Head 'Grants-in-Aid to local bodies and town committees' be reduced by Rupee 1"

The Motion was negatived.

Demand No 79—Charges in connection with the Village Panchayat Act—Rs 39,750

Shri Daji Shanker Rao Mr. Speaker, Sir, I request that my Cut-Motion be put to vote

Mr Speaker · The question is

" That the Demand under the Head ' Charges in connection with the Village Panchayat Act, ' be reduced by Rupee 1"

The Motion was negatived

Shri Shrinivas Rao Mr Speaker, Sir, I request that my Cut-Motion be put to vote

Mr. Speaker : The question is

" That the Demand under the Head ' Charges in connection with the Village Panhyat Act ' be reduced by Rupee 1"

The Motion was negatived.

Shri Shrinivasa Rao I demand division, Sir.

The House divided

AYES 52. NOES 81.

The Motion was negatived.

Demand No 93—*City Improvement Board* (*Rs.* 3,75,000)

Shri K. V. Ram Rao · Mr Speaker, Sir, I want that my Cut Motion be put to vote.

Mr. Speaker The question is ·

" That the Demand under the Head ' City Improvement Board ' be reduced by Re. 1 "

The Motion was negatived.

Demand No. 48—*Hyderabad Drainage, C. E., Hyderabad Drainage, E.E., Hyderabad Water, Works, Survey and Town Planning*— (*Rs.* 16,43,550)

Shri Uddhav Rao Patil Mr Speaker, Sir, I want that my Cut Motion be put to vote.

Mr. Speaker. The question is :

" Thatthe Demand under the Head ' Hyderabad Drainage ' C. E., Hyderabad Drainage, E. E., Hyderabad Water

Works, Survey and Town Planning' be reduced by Rs. 3,01,293."

The Motion was negatived.

Demand No 79—Charges in connection with the Village Panchayat Act—(Rs 39,750)

Shri Uddhav Rao Patil Mr. Speaker, Sir, I beg leave of the House to withdraw my Cut Motion to Demand No. 79.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

Demand No. 93—City Improvement Board (3,75,000)

Shri Annaji Rao Gavane : Mr Speaker, Sir, I beg leave of the House to withdraw my Cut Motion to Demand No. 93.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker · Now I shall put all the demands to vote.

The question is :

"That an aggregate sum not exceeding Rs. 71,34,050 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment during the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Demands Nos. 22, 48, 62, 64, 74, 75, 76, 77, 79, 90 and 93."

The Motion was adopted :

Mr. Speaker : Will the House like to have a recess of 30 minutes ?

Shri G. Rajaram : Certainly, we would like to have.

Shri V. D. Deshpande : In that case the time has to be extended from 8-30 to 9-30 p.m.

Mr. Speaker · Then we shall continue.

Now the hon. Minister for Law and Endowments will move his demands.

Demand No. 15—(25-*General Administration, F-State Legislative Secretariat, G-State Legislative Assembly)* —*Rs*, 3,48,000.

The Minister for Law and Endowments (Shri Jagannath Rao Chandarki).

Mr. Speaker, Sir, I beg to move "that a sum not exceeding Rs 3,48,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Demand No 15 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh"

Demand No. 16 (25-*General Administration, C-Elections H-Other Election Charges*)—*Rs* 38,800.

Mr. Speaker, Sir, I beg to move "that a sum not exceeding Rs. 38,800 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Demand No. 16. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Demand No. 24—(25-*General Administration*, 1-10 *Legal Department*)—*Rs.*2 ,76,900

Mr. Speaker, Sir, I beg to move "that a sum not exceeding Rs. 2,76,900 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Demand No. 24. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh"

Demand No. 40–(27-*Administration of Justice*)—
Rs. 35,63,000

Mr. Speaker, Sir, I beg to move " that a sum not exceeding Rs. 35,53,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Demand No. 40. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

The aggregate amount is Rs. 42,16,700.

Mr. Speaker : Motions for Demand Nos. 15, 16, 24 and 40 making an aggregate of Rs 42,16,700, moved.

Now we shall take up the Cut-motions.

Demand No. 16 (25-*G. Elections*, *H-Other Election Charges*)—*Rs.* 38,800.

Shri A. Raj Reddy: Mr. Speaker, Sir, I do not wish to move my Cut-Motion.

Shri V D Deshpande Mr Speaker, Sir, I do not wish to move my cut motion.

Demand No 24—(25-1 (10) *Legal Department*)—
Rs 2,76,900

Shri Ananth Reddy Mr Speaker, Sir, I too do not want to move my Cut Motion.

Demand No 16 (25 *G* & *H*)—*Elections & Other Election Charges*—*Rs* 38,800

Shri Annaji Rao Gavane Mr Speaker, Sir, I do not want to move my Cut Motion

Demand No 40—(27-*Administration of Justice*)—
Rs 35,53,000

Shri Uddhav Rao Patil Mr Speaker, Sir, I do not want to move my Cut Motion

Mr. Speaker: No Cut Motion has been moved Now, we shall havegeneral discussion

(PAUSE)

Mr. Speaker No hon Member wants to discuss

Now, I will put these demands to vote

The question is.

" That an aggregate sum not exceeding Rs. 42,16,700 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Demand Nos. 15, 16, 24 and 40 "

The Motion was adopted.

(CHEERS).

Mr. Speaker : The hon. Minister for Labour & Information

Demand No 30—*Information & Public Relations Dept.*—*Rs*. 5,77,900

The Minister for Labour & Information (*Shri V B. Raju*):

Speaker, Sir, I beg to move " That a sum not exceeding Rs. 5,77,900 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Demand

No. 30 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh "

DemandNo 54—*Labour Dept*—*Rs* 5,14,575

Speaker, Sir, I beg to move " That a sum not exceeding Rs 5,14,575 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Demand No. 54 The Demand has the recommendation of the Rajprakmukh."

Demand No. 58—*Directorate of Resettlement & Employment*—*Rs* 1,79,625

Speaker, Sir, I beg to move

" That a sum not exceeding Rs 1,79,625 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Demand No 58 The Demand has the recommednation of the Rajpramukh "

Demand No 26—*Labour Department*—*Rs* 85,700

Speaker, Sir, I beg to move .

"That a sum not exceeding Rs 85,700 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Demand No 26. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh "

Mr. Speaker : Motions for Demands Nos 30, 54, 58 and 26 making an aggregate sum of Rs 13,57,800 moved. Now we shall take up cut motions

Demand No 30—*Information & Public Relations Dept.*—*Rs* 5,77,900.

Shri G. Hanumanth Rao · Mr. Speaker, Sir, I beg to move : "That the demand under the Head 'Information & Public Relations Department' be reduced by Rs. 1 to discuss the working and policy of the Informantion & Public Relations Department. "

Mr. Speaker : What is the particular grievance ? Can the hon Member specify ?

Shri G. Hanumanth Rao . I want to discuss the whole Departmental working. It is only a small Department.

Shri V B Raju · The working of the Department can be discussed, but there is no policy for the Department

Mr. Speaker Of course. But the 'working' is also there, which can be discussed. But what is the defect in the working ?

Shri G Hanumantha Rao : The 'Community Radio Scheme. '

Mr. Speaker . Motion Moved :

" That the demand under the Head ' Information and Public Relations Department ' be reduced by Re 1, to discuss the Community Radio Scheme".

Shri V. D. Deshpande . Mr. Speaker, Sir, I beg to move :

" That the demand under the Head ' Information and Public Relations Department' be reduced by Re. 1, to discuss the need for re-organisation of the Department".

Mr. Speaker Motion moved

" That the demand under the Head ' Information and Public Relations Department be reduced by Re 1, to discuss the need for re-organisation of the Department".

Shri Ch Venkat Ram Rao (Karimnagar) : Mr. Speaker, Sir, I beg to move :

" That the demand under the Head ' Information and Public Relations Department' be reduced by Re 1, to discuss the inefficiency, partiality and over-staffed position of the Department of Information and Public Relations."

Mr. Speaker · Motion moved ·

" That the demand under the Head ' Information and Public Relations Department' be reduced by Re. 1, to discuss the working and policy of the Information and Public Relations Department."

Demand No. 54—Labour Department—Rs. 5,14,575.

Shri G. Hanumanth Rao : Mr. Speaker, Sir, I beg to move :

" That the Demand under the Head ' Labour Department ' be reduced by Re. 1, to discuss Labour policy."

Mr. Speaker : Motion moved :

" That the demand under the Head ' Labour Department ' be reduced by Re. 1, to discuss Labour policy."

Shri V D Deshpande : Mr. Speaker, Sir, I beg to move:

"That the Demand under the Head 'Labour Department' be reduced by Re 1, to discuss the working of Distrcit Labour Offices"

Mr Speaker Motion moved

"That the demand under the Head 'Labour Department' be reduced by Re 1, to discuss the working of District Labour Offices"

(*Shri K. V. Narayan Reddy* was absent in the House and hence his Cut Motion was not moved)

Demand No 58—*Directorate of Resettlement and Employment*—*Rs.* 1, 79,625

Shri G. Hanumanth Rao Mr. Speaker, Sir, I beg to move:

"That the Demand under the Head 'Directorate of Resettlement and Employment' be reduced by Re. 1, to discuss policy of Resettlement and Employment"

Mr. Speaker Motion moved

"That the demand under the Head 'Directorate of Resettlement and Employment' be reduced by Re. 1, to discuss policy of Resettlement and Employment."

Shri V D. Deshpande: Mr Speaker, Sir, I beg to move:

"That the demand under the Head 'Directorate of Resettlement and Employment' to be reduced by Re. 1, to discuss the scheme for ex-servicemen."

Mr Speaker. Motion moved ·

"That the demand under the Head 'Directorate of Resettlement and Employment be reduced by Re. 1, to discuss the scheme for ex-servicemen"

Demand No. 26—*Labour Department*—*Rs.* 85,700.

Shri Uddhava Rao Patil: Mr. Speaker, Sir, I beg to move:

"That the demand under the Head 'Labour Department' be reduced by Re. 1, to discuss the policy of the Labour Department in implementing the Labour Acts."

Mr. Speaker Motion moved

"That the demand under the Head 'Labour Department' be reduced by Re. 1"—to discuss the policy of the Labour Department in implementing the Labour Acts

Demand No. 30—Information & Public Relations Department Rs 5,77,900.

Shri Annaji Rao Gavane Mr Speaker, Sir, I beg to move :

"That the demand under the Head 'Information and Public Relations Department' be reduced by Re 1" to discuss the need for economy to abolish the Burrakatha Scheme and the Community Radio Scheme."

Mr Speaker Motion Moved

"That the demand under the Head 'Information and Public Relations Department' be reduced by Re 1" to discuss the need for economy, to abolish the Burrakatha Scheme and the Community Radio Scheme."

Shri Annaji Rao Gavane : Mr. Speaker, Sir, I beg to move .

"That the demand under the Head 'Information and Public Relations Department' be reduced by Re 1, to discuss the working and policy of the Information and Public Relations Department."

Mr. Speaker : Motion moved

"That the demand under the Head 'Information and Public Relations Department' be reduced by Re. 1, to discuss the working and policy of the Information and Public Relations Department."

Demand No. 54—Labour Department—Rs. 5,14,575.

Shri Annaji Rao Gavane · Mr. Speaker, Sir I beg to :

"That the demand under the Head 'Labour Department' be reduced by Re. 1, to discuss the Labour policy as regards agriclutural labourers"

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the demand under the Head 'Labour Department' be reduced by Re. 1, to discuss the Labour policy as regards agricultural labourers."

శ్రీ జి హనుమంతరావు

అధ్యక్షమహాశయా,

ఈ కమ్యూనిటీ రేడియోలు ఏప్పైతే పనిచేస్తున్నాయో వాటిని నేను చాలావరకు చూశాను సాధారణంగా హైదరాబాదు రేడియో స్టేషన్ తప్ప ఇతివా ఆల్ఇండియా రేడియో స్టేషన్స్ ఏవీకూడ ట్యూన్ (Tune) చేయడానికి వీలు లేకుండా సీలుచేసి వుంచుతారు హైదరాబాదు స్టేషను నుంచి ఏదైతే ప్రసారం జరుగుతోందో దానిని వినుటకే తప్ప మిగతావి వినుటకు హక్కు లేదు మిగతా ప్రపంచంలో ఏమి జరుగుతోందో తెలియకుండా ఉండేట్లు చేయడంయొక్క ప్రభుత్వపాలసీ నాకు అర్థం కావడంలేదు ఇంకొకటేమంటే ఎక్కడైతే ఈ కమ్యూనిటీ రేడియోలు ప్రసారం జరుగుతోందో అక్కడ వుండే ఆఫీసరు తనకు ఇష్టము వచ్చినప్పుడు పెట్టడం లేనప్పుడు దాన్ని మూయటం జరుగుతోంది ముఖ్యంగా వార్తలు వచ్చినప్పుడు ఈ రేడియోలు ఆపివేస్తారు ముఖ్యంగా పాటలు ట్యూన్సు వచ్చినపుడు కాకుండా ఇతిమాఅప్పుడు ప్రసారం జరుగుట లేదు వ్యాసాలు, నాటకాలు, ప్రసారం జరుగునప్పుడు ఆపివేయబడుతుంది రేడియోలు నేను చూచినంతవరకు చాలా చెడిపోయి యున్నాయి

[*Mr Deputy Speaker in the chair*]

ఇవివారం రోజులు పనిచేస్తే ౧౫ రోజులు చెడిపోతాయి మళ్ళీ వాటినిబాగు చేయడానికి ఇంకొక వారముంరోజులు పడుతుంది. అంటే ఈ రేడియోలు పెట్టి ప్రజలకు చేయాలనుకొన్న సహాయం ఏమీ జరుగుట లేదు

తరువాత ఇన్‌ఫర్మేషన్ అండ్ పబ్లిక్ రిలేషన్స్ డిపార్టుమెంటు (Information and Public Relations) విషయమై ఏమంటే, ఈ డిపార్టుమెంటు ఏవిధమైన ఇన్‌ఫర్మేషన్ గేదర్ చేయడంలేదు ప్రజలకుకూడా ఏవిధమైన ఇన్‌ఫర్మేషన్ యివ్వడంలేదు నిన్ననే మనం చూశాము మినిస్టరుగారికి వారి మినిస్ట్రీకి సంబంధించినది ఏదైనా ఒక వార్త పత్రికలలో వస్తే దాన్ని కట్టింగ్ (Cutting) చేసి ఆ మినిస్టరుకు పంపడం దాని విషయం ప్రభుత్వం చర్య తీసుకోవడం జరగాలి ఈ కట్టింగులు పంపుట ముఖ్యంగా ఇన్‌ఫర్మేషన్ డిపార్టుమెంటువారి పని అయి వుంటుంది. గాని సాధారణంగా ఇన్‌ఫర్మేషన్ డిపార్టుమెంటు వారు ఆ విధంగా చేస్తున్నట్లు ఎక్కడా కనబడుటలేదు

ఈ ఇన్‌ఫర్మేషన్ డిపార్టుమెంటులో ముఖ్యంగా ఆంధ్ర మహారాష్ట్ర కన్నడ మూడు డిపార్టుమెంటులున్నాయి కాని ఒకటికూడా సరియయిన ట్రాన్స్‌లేషన్ చేయక అవకతవకలుగా చేయడం జరుగుతోంది అక్కడ ముఖ్యంగా పనిచేసేవాళ్ళు సక్రమంగా చేయడంలేదు ఈ డిపార్టుమెంటు పబ్లికుకు ఏమి అనుకూలంగా లేకపోగా ప్రభుత్వానికి కూడా ఏమీ మేలుచేయుటలేదు. మరం ఈ డిపార్టుమెంటువారి ఇన్‌ఫర్మేషన్ బులిటన్స్ (Information Bulletins) ప్రెస్‌నోట్సు (Press Notes) చూస్తే, సాధారణంగా "ఈ మంత్రి ఫలానా జిల్లాలో టూరు (Tour) చేశాడు ఫలానిచోట స్పీచ్ (Speech) యిచ్చాడు—" అనే వార్తలు తప్ప ఏప్పైతే ప్రజలకు అవసరమైన సమస్యలు ఉన్నాయో, ఆ వార్తలను అందించకుండా మంత్రుల ప్రచారం చేయడానికి ఈ డిపార్టుమెంటు ఏర్పడినట్లు కనబడుతోంది. మినిస్టర్లు ఈ పని చేసి వచ్చారు, అదిచూసివచ్చారు అని పొగడ్తలతో తప్ప ఇంకేమీ కనబడుట లేదు.

ఈ డిపార్టుమెంటుకు కెమెరాలు, (Cameras) మూవి కెమెరాలు (Movie cameras) కూడా వున్నాయి కాని అవికూడా సక్రమమైన పద్ధతులలో పని చేస్తున్నట్లు కనబడుట లేదు ఎప్పుడూ మినిస్టర్ల ఫోటోగ్రాఫ్సు తప్ప, పల్లెసీమలు, చరిత్రాత్మక విషయాలు కెమెరాలో తీసుకొని అది ప్రజలకు ప్రచారం చేస్తున్నట్లు కనబడుట లేదు నేను మన మంత్రిగారికి ముఖ్యంగా చెప్ప దలచుకొన్న దేమంటే, మళ్ళీ ఈ డిపార్టుమెంటును రీఆర్గనైజ్ (Re-organise) చేసి సరియయినపద్ధతుల మీద నడిపించాలని నేను కోరుతున్నాను

ఇంకొకటేమంటే, లేబరు డిపార్టుమెంటు విషయంలో గూడా నేను కట్-మోషన్ తెచ్చాను లేబరు డిపార్టుమెంటులో తెలిసిన స్నేహితులున్నారు మినిస్టరుగారికికూడా తెలుసు లేబరు డిపార్టుమెంటులో చాలామంది ఎక్కువగా యున్నారు ఇద్దరి ముగ్గుర్ని తీసివేసి నట్లయితే ఆ డిపార్టుమెంటు చాలా సక్రమంగా జరుగుతుందని అనుకుంటాను అంటే వాళ్ళని ఉద్యోగాల మంచి తొలగించాలని కాదు షాప్స్ ఎస్టాబ్లిష్‌మెంటు యాక్టు వచ్చింది లేబరు డిపార్టుమెంటు పని ఎక్కువైంది క్లార్కులకు (Clerks) ట్రైనింగు ఇచ్చి షాప్స్ ఎస్టాబ్లిష్‌మెంటు పని చూడడానికి ఇన్స్‌పెక్టర్లుగా (Inspectors) మొకర్రరు చేస్తే బాగుంటుంది ఇందుకు వేరే నూతనంగా ఉద్యోగంలోకి తీసుకోవలసిన అవసరం లేదు. ఈ లేబరు డిపార్టుమెంటులో ముఖ్యంగా చూస్తున్నది చాలా వరకు యజమానులపైపే మొగ్గుతున్నట్లున్నది కూలీల కష్టాలు తీరుస్తున్నట్లు కనబడుట లేదు లేబరు డిపార్టుమెంటు ముఖ్యంగా కూలీల కష్టాలు విచారించుటకు ఏర్పడింది గాని వీళ్ళ కష్టాలను తీసుకొని పని చేయక యజమానుల పైపే పోవుట విచారము ఇంకొకటి అయిదారు రోజులనుంచి చూస్తున్నాం ఆఫీసర్లు లంచాలు తీసుకొనడం, కరప్షన్ (Corruption) "మా డిపార్టు మెంటులో ఉంది" అని మంత్రులు వప్పుకొంటున్నారు గాని మళ్ళీ ఏమి చెప్పారంటే, వీళ్ళు దేమూళ్ళా ? మనం మానవులము, తప్పులు చేస్తూ వుంటాము మావద్దకూడా అదే తప్పులు నడుస్తూవుంటాయి డిపార్టుమెంటులో అవకతవకలు జరుగుతున్నాయి అని అన్నారు ఆ చెడ్డ నడతలు తీసి వేయడానికి బదులు వాటిని ఎన్‌కరేజి (Encourage) కూడా చేస్తున్నట్లు వీరి ధోరణి అనిపిస్తోంది లేబరు డిపార్టుమెంటులో అట్టి అవకాశాలు ఉండకూడదు నాకు లేబరు డిపార్టుమెంటులో రెండు మూడు సంవత్సరాలనుంచి అనుభవంలేదు. గాని అంతకుముందు లేబరు ఆఫీసర్లు ఫ్యాక్టరీ యజమానుల వద్ద లంచాలు తీసుకున్నట్లు నా కళ్ళతోటి చూశాను రజాకార్ల ప్రభుత్వం ఉండే రోజుల్లో ప్రజలు ఎంత మొత్తుకున్నా, కూలీల కష్టాలు ఎంతచెప్పుకున్నా వినడం జరుగలేదు గాని ఇప్పుడు లేబరు డిపార్టుమెంటుకు ఈ మంత్రిగారు వచ్చిన తరువాత లేబరు ఆఫీసర్లు లంచాలు తినడం మొదలగునవి వినలేదు. దానికి వారికి నా ధన్యవాదాలు కాని కొన్ని చిన్న చిన్న తగాదాలు జరుగుతూనేవున్నాయి రేగే కమిటీ (Rege Committee) శిఫారసులు అమలు జరుగుట లేదు. వెంటిలేషన్ (Ventilation) విషయం లీవ్ విషయం, పని గంటల విషయంలో సక్రమంగా అమలు జరుగుట లేదు. వెంటనే రేగే కమిటీ (Rege Committee) శిఫారసులు ముందు పెట్టుకొని యజమానుల కుయుక్తులకు వ్యతిరేకంగా చేసి సక్రమమైన పద్ధతిలో పెడతారని నేను కోరు తున్నాను

شری وی.ڈی. دیشپانڈے - میرا جو کٹ موشن ہے وہ انفرمیشن ڈپارٹمنٹ کے بارے میں ہے - جب اکانمی کمیٹی (Economy Committee) کے سامنے انفرمیشن ڈپارٹمنٹ کا سوال آیا تھا اس وقت یہ پرامیس (Promise) کیا گیا تھا

کہ اس ڈپارٹمنٹ میں ری آرگنائزیشن (Re-organisation) کیا جائیگا - لیکن اسکے بعد جب حکومت میں تبدیلی ہوئی تو ہوم سکرٹری بھی تبدیل ہوگئے - اوراسکو عمل میں نہیں لایا گیا - چنانچہ مجھے اطلاع ہے کہ جوری آرگنائزیس کنٹمپلیٹ (Contemplate) کیا گیا تھا وہ نہیں کیا گیا - اور اب یہ سوچا جا رہا ہے کہ اس ڈپارٹمنٹ کو بڑھایا جائے تاکہ اسکی اکٹیویٹیز (Activities) میں اضافہ ہو - لیکن موجودہ صورت میں یہ ڈپارٹمنٹ اور اسٹافڈ (Over staffed) ہے اور الگ الگ لینگویجس (Languages) کےلئے ڈپٹی ڈائرکٹرس یا اسسٹنٹ ڈائرکٹرس رکھے گئے ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ انکی تعداد غیر ضروری ہے - لہذا ان جائیدادوں کو (میرا مطلب اسسٹنٹ ڈائرکٹرس سے ہے) تخفیف کیا جاسکتا ہے - کیونکہ انکے بغیر بھی کام چلایا جاسکتا ہے - ہاں اگر اکٹویٹیز میں اضافہ ہو تو انکو پورا کرنے کےلئے ان جائیدادوں کو رکھا جاسکتا ہے -

دوسرے یہ کہ اس ڈپارٹمنٹ کی طرف سے ایک میگزین (Magazine) نکلتا تھا وہ بھی اب بند ہوگیا ہے - لیکن اس کا اسٹاف تو ابھی باقی ہے - اس لئے ری آرگنائزیس کرنا ضروری ہے - اس ڈپارٹمنٹ کے بارے میں اخباروں میں کئی شکایتیں آئی ہیں اور اس ڈپارٹمنٹ کے اکونٹس وغیرہ چیک اپ (Check up) کرنے کے لئے ایک کمیٹی قائم کی گئی تھی - مجھے پتہ نہیں کہ ہماری نئی منسٹری نے اسبارے میں کیا کیا - اس ڈپارٹمنٹ کےلئے ایک موٹر خریدی گئی تھی جو سیل (Seal) کرکے رکھی گئی ہے - میں اسبارے میں زیادہ تفصیل بیان کرنا نہیں چاہتا - البتہ یہ کہونگا کہ آنریبل منسٹر ان چیزوں کی طرف توجہ دیں -

براکتھا اسکیم کے بارے میں میں یہ کہونگا کہ ایک زمانہ میں شائد یہ محسوس کیا گیا کہ براکتھا کو کونٹر ایکٹ (Counter-Act) کرنے کےلئے قائم کیاجائے چنانچہ اسکو براکتھا کا نام دیا گیا تھا - لیکن اب اسکو دوسرے نام سے تبدیل کیا جارہا ہے - شائد اسکو اب فلم سکشن (Film Section) کا نام دیا جا رہا ہے - اگر یہ اسکیم چلانا ہے تو اسٹاف کو کم کرکے بھی کام کیا جاسکتا ہے -

کمیونٹی ریڈیو اسکیم (Community Radio Scheme) کے بارے میں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس اسکیم کو سنٹرلائزڈ (Centralised) طریقہ سے نہیں چلایا جاسکتا - اور ہمارا تجربہ بھی یہ ہے کہ سنٹرلائزڈ کرنے سے عوام جو فائدہ اٹھانا چاہتے وہ نہیں اٹھاسکتے - اس لئے اس اسکیم کو عوام کے مفاد کےلئے اچھی طرح منظم کرکے چلایا جائے اور اڈمنسٹریشن میں جو خرچہ ہے اس سے امداد حاصل کی جائے -

لیبر ڈپارٹمنٹ کے سلسلہ میں مجھے یہ کہنا ہے کہ اس ڈپارٹمنٹ میں بھی ری آرگنائزیشن کی ضرورت ہے - میں محسوس کرتا ہوں کہ سینئر لیبر آفیسر بن

(Senior Labour Officers) کے جو پوسٹس (Posts) ہیں وہ سوپرفلوئس (Superfluous)
ہیں - کیونکہ یہ میرا تجربہ ہے کہ نادیڈ میں جو لیبر آفیسر صاحب ہیں ان ہی سے
ہم کو خاص مدد ملتی ہے - لیکن سینیر لیبر آفیسر سے ہمیں امداد نہیں ملتی - اس لئے
ان پوسٹس کو فوراً ابالش (Abolish) کرنا ٹھیک ہوگا - آنریبل منسٹر اس طرف
متوجہ ہوں تو مناسب ہے -

مجھے لیبر کمشنر آفس کے بارے میں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ لیبر
کمشنر کا مزدوروں کے ساتھ جو رویہ ہے وہ بہت ہی نامناسب ہے - کیونکہ ابھی وہ
فرسودہ قانون کے لحاظ سے سوچتے ہیں - عوامی حکومت کی جو پالیسی ہے اسکے لحاظ
سے نہیں سوچا جاتا - بلکہ زندہ مزدوروں کے لئے میکانیکل (Mechanical)
طریقہ سے سوچا جاتا ہے اور لیبر قوانین کے سکشنس (Sections) ہمارے سامنے
پر پھینکے جاتے ہیں - جب رکگنیشن آف دی یونین (Recognition of the Union)
کا سوال آتا ہے تو آفس قانون کے لحاظ سے سوچتا ہے - آنریبل لیبر منسٹر کا جو نقطہ نظر
ہے وہ لیبر آفس کا نہیں بلکہ وہ میکانیکل اور شخصی طور پر سوچتے ہیں - اس لئے
میں لیبر منسٹر صاحب سے کہونگا کہ شخصی طور پر خیالات ظاہر کرنے سے کام نہیں
چلے گا بلکہ پورے لیبر ڈپارٹمنٹ کے اوٹ لوک (Out-look) کو چینج (Change)
کرنا پڑیگا - قانون کے غلام رہنے سے کام نہیں چلے گا - کیونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ
قانون کے تحت دنیا چلتی ہے - لیکن جہاں کہیں قانون انسانوں کے مفاد کے خلاف ہو
اسکو لچکدار بنایا جائے اور اسکے علاوہ جو ذرائع ہوسکتے ہیں انکو بھی مزدوروں کے
مفاد کے لئے استعمال کیا جائے - اس ضمن میں میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا لیبر
ڈپارٹمنٹ ہمارے سرمایہ داروں کو ٹھیک راستہ پر چلنے کے لئے مجبور نہیں کرسکتا ؟
کیونکہ شاہ آباد کی ایک فیکٹری کا مالک آج بھی یہ کہتا ہے کہ فلاں چیز قانوناً نہیں کی
جاسکتی اور یہ قانون اسکو ایسا کرنے کے لئے مجبور کرتا ہے - جہاں مزدوروں کے مفاد
کا سوال ہے تو کیا عوام کی حکومت اسکو اپنی پوری قوت لگا کر بھی نہیں سوا سکتی ؟

جننگ فیکٹریز (Ginning Factories) کے جو مالک ہیں وہ یہ سمجھتے
ہیں کہ انکو ۲۶ روپئے سیلری (Salary) دینا لازمی نہیں ہے - حکومت
کہتی ہے کہ ریگے کمیٹی کی سفارشات کی بنا پر ہم انکو مجبور نہیں کرسکتے - کیا ایسی
سہولتیں بھی جو مزدوروں کے مفاد کے لئے ضروری ہیں دینے کے لئے حکومت اپنے ذرائع
استعمال نہیں کرسکتی ؟ اگر مالک ۲۶ روپئے کی بنیادی اجرت دینے کے لئے تیار نہیں
ہیں تو کیا عوامی حکومت اپنی طاقت کا استعمال نہیں کریگی ؟ میں امید کرتا ہوں
کہ حکومت آئندہ اپنی ہلپلسنس (Helplessness) کا اظہار نہ کریگی -

ری سٹلمنٹ اینڈ امپلائمنٹ (Resettlement and Employment) کے
سلسلہ میں میں زیادہ تفصیل سے عرض نہیں کرونگا - لیکن صرف اتنا عرض کرنا چاہتا
ہوں کہ یہ اسکیم ٹھیک طور پر ورک (Work) نہیں کررہی ہے [illegible]

کے متعلق جو اڈمنسٹریشن رپورٹ (Administration Report) دیگئی ہے اس میں بھی اسکو مان لیا گیا ہے -

"The total number of applicants registered with the Employment Exchange during the period is 20,866 and the number of placements effected by the Exchange is 1,838 The ratio between registration and placement figures is 9·1 which is a clear indication that the employment situation is unfavourable The problem of tackling the unemployment question was already a difficult one owing to the dearth of technical personnel, shortage of raw material and non-availability of machinery This was further accentuated by the demobilisation of the Hyderabad Army."

حیدرآباد آرمی سے ۸ ہزار لوگوں کو نکالدیا گیا ہے - ری سٹلمنٹ اور امپلائمنٹ کے تحت جو کام ہو رہا ہے وہ نہ تو تشفی بخش ہے اور نہ کافی سمجھا جاسکتا ہے اس لئے اس اسکیم کو اچھی طرح آرگنائز (Organise) کرنا چاہئے- اگر روپیہ کی ضرورت ہو تو اس میں روپیہ بڑھایا جاسکتا ہے - یہ چند چیزیں آپکے سامنے رکھتے ہوئے میں آنریبل لیبر منسٹر سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس جانب توجہ کریں - حکومت کی طرف سے انفرمیشن بیورو (Information Bureau) کا استعمال ناجائزطور پر کیا جارہا ہے- اسبارے میں کئی جگہ سے رپورٹس (Reports) آئے ہیں - انفارمیشن بیورو کی طرف سے حکومت کی تائید میں آرٹیکلس (Articles) بھیج جاتے ہیں - چنانچہ ہمارے بجٹ کے متعلق ٹائمز آف انڈیا (Times of India) میں آرٹیکل آگیا ہے جس میں اس بجٹ کی تعریف کی گئی ہے - تو میں یہ پوچھتا ہوں کہ انفارمیشن بیورو کا ایسا استعمال کس حدتک صحیح ہوگا ؟ آنریبل منسٹر اسکو سوچیں- حالانکہ دوسری پارٹیوں کو اس ڈپارٹمنٹ سے مدد نہیں دیجاتی - اسلئے میں ان تمام چیزوں کو سامنے رکھتے ہوئے آنریبل منسٹر سے درخواست کرونگا کہ وہ اس معاملہ پر غور کریں-

شری وینکٹ رام راؤ - اس سے پہلے میرے پیسرو مسٹر دیسپانڈے نے انفرمیشن ڈپارٹمنٹ کے متعلق کہا ہے- لیکن پھر بھی میں کچھ اور عرض کرنا چاہتا ہوں - اس ڈپارٹمنٹ کے ڈائرکٹر (Director)صاحب کی پاے ۱٦ سو تا دوہزار ہے- حالانکہ گور والا کمیٹی نے سفارش کی تھی اور حکومت کی توجہ اس جانب مبذول کروائی تھی کہ اسکو کم کیا جائے اور ۷ سو تا ۱۴ سو کی پاے انکو دی جائے - مگر اب تک اس پر توجہ نہیں کی گئی - صرف حیدرآباد میں اس ڈائرکٹر کی اتنی تنخواہ ہے - میں سمجھتا ہوں کہ دوسرے نیبرنگ پرووینسس (Neighbouring Provinces) میں اتنی پاے نہیں ہے - اسکے علاوہ یہاں ایک ڈپٹی ڈائرکٹر بھی ہے - میں سمجھتا ہوں کہ یہ پوسٹ (Post) ان نیسسری (Unnecessary) ہے - جب ہر ڈپارٹمنٹ کے الگ الگ پبلسٹی آفیسرس (Publicity Officers) ہیں تو ڈائرکٹر کے ساتھ ڈپٹی ڈائرکٹر کا پوسٹ جس کا کوئی کام بھی ہونا ضروری نہیں اسکو تخفیف کردیا جاسکتا ہے- گور والا کمیٹی کی سفارشات

کے تحت ان کی یافت قائم کی جانی چاہئے۔ دوسری چیز یہ ہے کہ نیوز ایجنسیوں مثلاً پی۔ ٹی۔ آئی (P T..I) یو۔ پی۔ آئی (U.P I.) اور دیگر نیوز ایجنسیوں کو جو ہزاروں روپیوں کا معاوضہ دیا جاتا ہے وہ غیر ضروری ہے۔ اسکے علاوہ ٹیلی پرنٹر (Tele-Printer) بھی رکھا گیا ہے۔ جب آپ سیکڑوں اخبارات خرید تے ہیں جن پر ۱۵ ہزار روپئیے خرچ ہوتے ہیں اور جن سے آپ نیوز (News) لے سکتے ہیں تو پھر ٹیلی پرنٹر کی ضرورت کیوں محسوس کی جا رہی ہے ؟ اگر ضرورت کو مان بھی لیا جائے تو اکتیس ہزار روپیہ کی کثیر رقم۔ پی۔ ٹی آئی کو کیوں دیجاتی ہے جبکہ صرف ٹیلی پرنٹر پر سالانہ ۶ - ۷ ہزار روپیہ ہوتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ پی۔ ٹی۔ آئی وغیرہ کو رکھکر حکومت اپنا ڈنکا بجانا چاہتی ہے۔ ڈسٹرکٹ میں پی۔ ٹی۔ آئی کی برانچیں کھولی گئی ہیں۔ اونکے نمایندے ڈی۔ یس۔ پی اور تحصیلدار صاحب سے ملاقات کرتے ہیں انہی کو انٹرویو (Interview) دیا جاتا ہے اور صرف انہیں کی خبروں کو پی۔ ٹی۔ آئی لیتا ہے۔ لیکن دوسری نیوز نہیں لی جاتی ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ آپ کی طرفداری کرتی ہے اور آپ کا ہی ڈنکہ بجانا چاہتی ہے۔ انفارمیشن اینڈ پبلک ریلشنس ڈپارٹمنٹ ایک لیزان انسٹی ٹیوشن (Liaison Institution) ہے اس کا فرض صرف یہی نہیں ہے کہ گورنمنٹ کے فنکشنس (Functions) کا پروپگنڈا کرے اور اسکے بعد اوسکی ڈیوٹی ختم ہو جاتی ہو۔ میں ایسا نہیں سمجھتا۔ لیکن جو ان آفیشیل نیوز (Un-official News) اور فنکشنس انٹرنیشنل (International) اور نیشنل (National) معیار کے ہوتے ہیں ان کو یہ ڈپارٹمنٹ جگہ نہیں دیتا بلکہ پروامریکن نیوز (Pro-American) ہی کو جگہ دیجاتی ہے۔ اور انہیں کے پریس نمایندوں کو انٹرویو کا موقع دیا جاتا ہے میرے پاس ایسی کئی مثالیں ہیں کہ کہاں کہاں اور کب کب ایسے مواقع دئے گئے۔ پروامریکن اور امپیریلسٹ پیپرس (Imperialist Papers) کو ہر قسم کی سہولت پہنچائی جاتی ہے۔ اور انٹی کمیونسٹ اسکیم (Anti-communist Scheme) کا بھی پروپگنڈا کیا جاتا ہے۔ میں عرض کرونگا کہ آج حالات بدل گئے ہیں اور میں نہیں سمجھتا کہ اوس وقت بھی کوئی ایسے حالات تھے کہ اس کا غلط پروپگنڈا کیا جائے۔ آج ڈیمو کریسی کا نام لینے والے صرف نیگیٹو اپروچ (Negative Approach) پر زندہ رہنا چاہتے اور گاؤں گاؤں میں برہ کتھا کے ذریعہ سے کمیونسٹوں کے خلاف پروپگنڈا کیا جاتا ہے۔ اور اس پر ایک لاکھ ۱۹ ہزار سات سو روپیہ خرچ کئے جارہے ہیں۔ اس کے لئے ۴ - سینیر برہ کتھا پلیرس (Players) اور ۸ سائیڈ پلیرس (Side Players) اور ۴۰ - ۵۰ دوسرے لوگ ہیں۔ میں یہ پوچھتا ہوں کیا اس طرح سے برہ کتھا منعقد کرکے کمیونسٹوں کو گالیاں دینے سے تلنگانہ کا مسئلہ حل ہوسکتا ہے ؟ اس پر بلاوجہ ایک لاکھ ۱۹ ہزار ۷ سو روپیے کیوں خرچ کئے جا رہے ہیں؟ ڈپارٹمنٹ کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ یہ ایک ("As a liaison Institution between Government and People and Press.

ہے تو کرکٹ انفرمیشن (correct information) دینا اوس کا فرض ہے اور جو غلط خبر ہے اوسکی تردید کرے۔ لیکن دو دو مہینے فائرنگ ہوتی ہے تو نہیں کہیں

اجاتا ھے لیکن جب اسمبلی میں پوچھا جاتا ھے تو منسٹر کہتے ھیں یہ غلط خبر ھے، اس لئے ہم کچھ نہیں کرسکتے ۔ کیا انفرمیشن ڈپارٹمنٹ اتنا بھی فرض سمجھتا ھے کہ گورنمنٹ کے جو فنکشن ہوتے ھیں صرف ان کی ھی پوری پوری خبر دے؟ کیا اس کا یہ بھی فرض نہیں ھے کہ کوئی خبر غلط ھو تو خواہ وہ کسی جانب کی ھو اس کی تردید کرے؟ ۔ جب آپ ۵ لاکھ ۷۷ ھزار روپئے صرف دو ماہ میں اس پر خرچ کرتے ھیں تو کیا ایسا انتظام نہیں کیا جاسکتا؟ اوس کا یہ فرض ھے کہ جتنی بھی کٹنگس (Cuttings) ھوتی ھیں وہ منسٹر صاحب متعلقہ کے پاس روانہ کرے اور اسکی تردید یا اشاعت کا معقول انتظام کرے ۔ اسلئے اس پر زیادہ توجہ دیجائے اور معقول انتظام کیاجائے ۔

شری ادھو راؤ پٹیل ۔ جو لیبر قانون سٹریٹ بنایا گیا ھے اس پر عمل کرنا حکومت کا فرض ھے ۔ عمل کرتے وقت یہ ایک سوال پیدا ہوتا ھے کہ حکومت کا رجحان کس طرح کا ھے ۔ جیسا کہ آنریبل منسٹر نے فرمایا تھا ہم نے بہت سے قانون بنائے ۔ ہماری نیت اچھی ھے ۔ ممکن ھے کہ مشنری (Machinery) خراب ھو جسکی وجہ سے بعض مشکلات پیش آتی ھوں ۔ میں ھاؤس کو یاد دلانا چاھتا ھوں کہ نظام الملک کی حکومت میں بھی ٹیننسی ایکٹ (Tenancy Act) قانون لگانداری زرعی اراضی اور قانون قرضہ دھندگان وغیرہ بہت سے قانون بنے تھے ۔ لیکن ان پر عمل نہ ھونے کی وجہ سے کرپشن (Corruption) پیدا ھوگیا اور حکومت کے خلاف عوام نے ایجی ٹیشن (Agitation) کیا ۔ عوام یہ نہیں دیکھتے کہ منسٹر کون ھے اور حکومت کس کی ھے ۔ بلکہ یہ دیکھتے ھیں کہ ان قوانین کا امپلیمنٹیشن (Implementation) کس طرح ھو رہا ھے ملک کے کسانوں اور مزدوروں کو اس کا فائدہ کس طرح پہنچ رہا ھے ۔ جب قانون سے مزدور اور کسان کو خوشی حاصل ھوگی تب ھی اس قانون کا صحیح معنوں میں امپلیمنٹیشن ھوسکے گا ۔ مزدوروں اور کسانوں میں اتنی قوت نہیں کہ وہ ٹرائیبونل (Tribunal) اور عدالتوں میں جاکر اپنے حقوق منوائیں ۔ اسلئے حکومت کا فرض ھوتا ھے کہ جو آرگنائزڈ کیپٹلسٹس (Organised Capitalists) ھیں اور جو اپنے غریب مزدوروں کی مشکلات سے فائدہ اٹھاکر ان کا خون چوس رھے ھیں ان سے نجات دلائیں اور قانونی نقطۂ نظر سے جو سہولتیں انہیں ملسکتی ھیں وہ انہیں دیجانی چاھئیں ۔ میں ٹریژری بنچس سے اپیل کرونگا کہ وہ مزدور جو اپنا خون پسینہ ایک کرکے رات دن کوشش کرکے دولت پیدا کرتا ھے اسکے پروٹیکشن (Protection) کے لئے کم از کم کوئی کانسٹی ٹیوشن (Constitution) بنایا جائے ۔ ھنگولی میں ۱۰ سال کے ایک بچہ کو ایک کارخانہ دار نے نوکر رکھا ھے اور اسکو ایسی جگہ کام پر لگایا ھے جو اس کے لئے موزوں نہیں ھے ۔ لیکن نہ تو پولیس نے اس طرف کوئی توجہ کی اورنہ لیبر ڈپارٹمنٹ نے ۔ اسی طرح سے لاتور میں جو جیننگ فیکٹریز (Ginning Factories) ھیں وھاں کے مالکوں کا ایسا اٹیٹیوڈ (Attitude) ھے کہ جو مزدور کسان مزدور پرجاپارٹی سے تعلق رکھتا ھے اوسکو فیکٹریز سے نکالنے کی کوشش کی جاتی ھے ۔ لیبر انسپکٹر یہ ڈسپیوٹ

(Decision) دیتا ھے کہ اس کو کام دے لیا جائے ، لیکن مالک اسے تسلیم نہیں کرتا - اسکے بعد انسپکٹر اس مزدور سے کہتا ھے کہ وہ عدالت میں جائے - لیکن چونکہ اسکے پاس پیسہ نہیں رہا اس لئے وہ عدالت میں جا کر اپنے حقوق کے لئے نہیں لڑسکتا - جب صورت حال یہ ہو تو حکومت کا فرض ہو جاتا ھے کہ وہ ایسے ضروری اسٹیپس (Steps) لے جس سے اسکی روک تھام ھوسکے اور قانون کا امپلیمنٹیشن بھی ھوسکے -

نیوز ایجنسیز (News Agencies) کے متعلق میں کہونگا کہ حکومت کی طرف سے نیوز ایجنسیز کو جو معاوضہ دیا جاتا ھے وہ زیادہ ھے - کیونکہ جب ہگلی میں ایک مزدور مر جاتا ھے تو اوسکی کوئی خبر اخباروں میں نہیں چھاپی جاتی - لیکن حکومت کی کوئی ذری سی چیز بھی ہو آتی ھے تو فوراً اسکی اطلاع اخباروں میں آ جاتی ھے - لہذا میں یہ کہونگا کہ اگر صحیح واقعات اور عوام کے صحیح مشکلات کو حکومت کے سامنے نہ لایا جائے تو حالت کیسے بہتر ھوگی ؟

میں یہ بھی کہونگا کہ جو پیسہ حکومت کو مل رہا ھے وہ عوام کا پیسہ ھے - اس لئے عوام کے مشکلات کو سامنے رکھکر عوام کے مفاد کیلئے اس پیسے کو خرچ کرنا چاھئے - اگر ایسا نہ کریں تو ڈیموکریسی کے طریقے سے گر جائینگے - کوئی پارٹی پالیٹکس کے نقطۂ نظر سے پروپیگنڈہ ھی کرتی رھے تو میں نہیں سمجھتا کہ اسکا یہ عمل کہاں تک صحیح ھوسکتا ھے - ہم دیکھ رھے ھیں کہ حکومت کے سامنے نیک نیتی کے ساتھ جو چیزیں پیش کی جاتی ھیں اور اچھی نیت کے ساتھ جو سجیشنس (Suggestions) دئے جاتے ھیں نہ تو انکو قبول کیا جاتا ھے اور نہ انکا ذکر کہیں آتا ھے - حکومت جو پروپیگنڈہ کرنا چاھتی ھے وہ شائع ھوجاتا ھے - پریس کا فرض ھے کہ عوام کے سامنے چیزوں کو رکھے - حکومت کے پروپیگنڈے کیلئے پریس کو روپیہ دینا میں مناسب نہیں سمجھتا - میں سمجھتا ھوں کہ جمہوریت میں یہ چیزیں درست نہیں سمجھی جاسکتیں - لوک ساھی میں ایسی باتیں نہ ھونی چاھئیں - چونکہ وقت زیادہ نہیں ھے اس لئے اسکا لحاظ کرتے ھوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ھوں -

*شری اماجی راؤ - مسٹر اسپیکر سر - میں نے جو کٹ موشن پیش کیا ھے وہ برہ کتھا اسکیم کو ابالش (Abolish) کرنے اور - پی - ٹی - آئی - اور یو - پی - آئی - کو جو رقم دیجاتی ھے اسکے متعلق ھے - یہ رقم گورنمنٹ کے پروپیگنڈہ کے لئے دیجاتی ھے - گورنمنٹ پی - ٹی - آئی - اور یو - پی - آئی - کو اپنے پروپیگنڈے کے لئے کیوں اتنا روپیہ دیتی ھے ؟ یہی روپیہ کاشتکاروں کے مفاد پر کیوں خرچ نہیں کیا جاتا ؟ رضوی گورنمنٹ کی طرح لوگوں کی آنکھوں پر پردہ ڈالنے کیلئے پروپیگنڈے پر روپیہ خرچ کیا جارھا ھے - اگر یہی مقصد ھے کہ لوگوں پر یہ واضح کیا جائے کہ گورنمنٹ جو بھی کام کرتی ھے ہماری بھلائی کیلئے کرتی ھے تو اور بات ھے - اسطرح عوام کا دل لبھانا منظور ھے تو یہ کس حد تک درست ھوسکتا ھے ؟ غور کرنے کی بات ھے - اگر گورنمنٹ کو عوام کی بھلائی کیلئے کام کرنا منظور ھے تو پھر پروپیگنڈے کی کیا ضرورت ھے ؟ میں اب تک نہیں سمجھ سکا کہ یہ برہ کتھا کیا چیز ھے اور اس پر گورنمنٹ روپیہ کیوں خرچ کررھی ھے - گاؤں گاؤں میں ریڈیو

*Confirmation not received.

کے پنکھے لگائے گئے - ریڈیو کی آواز تو بند ہوگئی ہے - یہ جو کمیونیٹی ریڈیو اسکیم (Community Radio Scheme) چلائی گئی اس سے عوام کو کیا فائدہ ہوا ہے ؟ حکومت کی اس اسکیم سے غریب کاشتکاروں کو کیا فائدہ پہنچتا ہے ، ذرا غور کیجئے - میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ وہ مقامی عہدہ داروں کو گانا سنانے کیلئے استعمال کئے جاتے ہیں - اسکے سوا اسکا کوئی فائدہ عوام کو نہیں پہنچتا - آجکل تو وہ بالکل بیکار پڑے ہیں - صرف انکی نشانیاں موجود ہیں - اسکے سوا کوئی اور فائدہ تو نہیں نظر آتا - اگر کمیونٹی ریڈیو اسکیم کو قائم ہی رکھنا چاہتے ہیں تو میں یہ سجیشن (Suggestion) دونگا کہ انکو ٹاؤن کمیٹیز (Town Committees) یا گرام سبھاؤں کے تحت کردیا جائے - انکے حوالہ کردیا جائے تو وہ خود انکی نگرانی کے ذمہ دار ہوجائینگے - گورنمنٹ پی - ٹی - آئی - کو ۱۳ ہزار روپیئے اور یو - پی - آئی - کو ۴۱ ہزار روپیئے دیتی ہے ، یہ ایجنسیاں ملکی نہیں ہیں - کہا یہ جاتا ہے کہ باہر سے جب اچھی خبریں ملتی ہیں تو کیوں نہ لیجائیں - میں پوچھتا ہوں کہ کیا حیدرآباد میں اچھی خبریں ہیں ہی نہیں ؟ کیا پولس کے جوان سے لیکر پی - ٹی - آئی اور یو - پی - آئی تک سب کو باہر سے لانے کی ضرورت ہے ؟ میرے خیال میں یہ سب گورنمنٹ پروپیگنڈہ اسکیم کے تحت کیا جاتا ہے - بجائے پی - ٹی - آئی اور یو - پی - آئی - پر خرچ کرنے کے عوام کی بھلائی پر خرچ کرنے کا رجحان رکھنا چاہئے - ایجنسیز کو پیسہ دیکر انکے دماغ کو گورنمنٹ پروپیگنڈے کے لئے خریدنا کوئی مناسب بات نہیں ہے - اسطرح نیوز (News) کو توڑ موڑ کر عوام کے سامنے پیش کرنے کیلئے پیسہ دیا جاتا ہے - اگر حکومت عوام کے سامنے فیکٹس (Facts) لانا چاہتی ہے تو لاسکتی اور کوئی پریس کسی کی بیجا طرف داری کررہا ہو تو وہ اسکو چیک (Check) کرسکتی ہے - لیکن پریس کی لیبرٹی (Liberty) کو خرید لیا جانا مناسب نہیں ہے - پیسہ کی لالچ دیکر اسکو اپنا لینا یہ ڈیموکریسی (Democracy) کا صحیح طریقہ نہیں ہے - یہ ڈیموکریسی کی اسپرٹ (Spirit) نہیں ہے - میں کہونگا کہ اسکے لئے جو رقم رکھی گئی ہے وہ صرف گورنمنٹ پروپیگنڈے ہی کے لئے رکھی گئی ہے - پیوپلس گورنمنٹ (People's Govt.) کی پالیسی ایسی نہ ہونی چاہئے بلکہ -

"Popular Government means not a propaganda Government, but the Popular Government must be a Government of facts."

اگر عوامی گورنمنٹ کہلانا مقصود ہو تو پروپیگنڈہ کرنے سے نہیں کہلائی جاسکتی بلکہ اچھے قانون لانے سے اور برائیوں کو دور کرنے سے کہلاسکتی ہے - ہمیں وقت کو فضول صرف نہیں کرنا چاہئے اور کرپشن (Corruptions) اور بلاک مارکٹنگ (Black marketing) کو ختم کرنے کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے -

میری دوسری امنڈمنٹ لیبرس سے متعلق ہے - میں اگریکلچرل لیبر (Agricultural Labour) سے متعلق اپنے خیالات ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں - اگریکلچرل لیبر فیکٹری لیبر

(Factory Labour) کے مقابلہ میں بہت بدنصیب ہے - سنٹرل گورنمنٹ میں فیکٹری لیبر کے متعلق جو قانون ہے اسکے مطابق یہاں بھی قانون بن جائے تو بھی اگریکلچرل لیبررس (Agricultural Labourers) کو کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا - لیبر سے ۱۳ مہینے کام لیا جاتا ہے اور ۱۲ مہینے کا نوکر نامہ لکھایا جاتا ہے - ان چیزوں کو روکنے کی ضرورت ہے - اور اسکو روکنے کیلئے ڈیبری سمجھ کو دوسرا قانون لانا ضروری ہے کیونکہ اس قانون سے اگریکلچرل لیبر کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا - اگریکلچرل لیبر کے بیسک ویجس (Basic Wages) مقرر کرنے کا سوال ہے اور انکے کام کرنے کے ٹائم کا سوال ہے - ان کی محنتوں کو لوٹا جارہا ہے - اسکو چیک کرنے کے بارے میں قانون ہونا چاہئیے - اس کے ساتھ ساتھ انکے ہاؤزنگ پرابلمس (Housing Problems) کو بھی حل کرنا ہے - اسیر لیبر ڈپارٹمنٹ توجہ نہیں کرتا - لیبر کے لئے جو ہاؤزس بنائے جاتے ہیں وہ بھی انہیں نہیں ملتے - مثال کے طور پر میں پربھنی کا ذکر کرونگا - وہاں ایک لیبر ہاوسس (Labour Colony) بنائی گئی ہے - لیکن اسمیں ڈاکٹرس رہتے ہیں - ایک بھی لیبر نہیں رہتا - ہاؤزس تیار ہوئے اور لیبر کے لئے کالونی تیار ہوئی - لیکن اس میں دوسرے لوگ رہتے ہیں - اسکے بعد کہا جاتا ہے کہ

Now we have transferred this labour colony to some other place.

لیبر ڈپارٹمنٹ نے سنہ ۵۰-۱۹۴۹ع کی رپورٹ میں بتایا ہے کہ (۹۱۰) ایکسی ڈنٹس (Accidents) ہوئے ہیں اور (۲۹۹۳۹) روپئے بطور کمپنزیشن دئے گئے ہیں - گویا تقریباً (۳) ہزار روپئے دئے گئے ہیں - ان میں سے (۷۹۴) مائنر ایکسی ڈنٹس (Minor Accidents) ہیں اور (۷۳) میجر ایکسی ڈنٹس (Major Accidents) - بتایا گیا ہے کہ ۱۲ ہزار روپئے ایسے لوگوں کو دئے گئے جنہیں مائنر ایکسی ڈنٹس ہوئے تھے اور ۷۳ کو جنہیں سیریس ایکسی ڈنٹس (Serious accidents) ہوئے تھے سو روپیہ فی ایکسیڈینٹ کے حساب سے رکھا جائے تو (۷۳۰۰) روپیے ہوئے اور تقریباً (۱۰) ہزار باقی رہے - ۴۳ ایسے فیٹل ایکسیڈنٹس (Fatal Accidents) ہوئے جن میں مزدور بالکل ختم ہوگئے - ایک مزدور مرتا ہے - اسکی جان جاتی ہے تو ہمارے لیبر منسٹر کی طرف سے اسکے ورثا کو (۲۳۲) روپیے دئے جاتے ہیں - کیا یہی انسان کی جان کی قیمت ہے ؟ کیا یہی کسی کی قیمتی جان کا کمپنزیشن (Compensation) ہے ؟ اس پر غور کیا جانا چاہئیے کہ کیا مزدور کی جان کی یہ قیمت واجبی ہے ؟

اگر کوئی سیریسلی (Seriously) زخمی ہوا ہو تو اسکو ۱۰۰ روپئے دئے جاتے ہیں - اور جو مرتا ہے اسکے ورثا کو زیادہ سے زیادہ (۲۳۲) روپئے ملتے ہیں - اسپر غور کیا جائے کہ مزدور بھی تو آخر انسان ہیں - انکی جان کی قیمت اتنی کم نہ ہونی چاہئیے - ان باتوں پر توجہ کے ساتھ غور کرنیکی ضرورت ہے - یہ ایسی باتیں نہیں ہیں کہ انکو ہنسی مذاق کے طور پر سنیں اور اڑادیں -

[*Mr Speaker* in the Chair]

Shri L. K Shroff (Raichur) One hon Member, while speaking about his Cut Motion referred to the plight of agricultural labourers and said that whatever laws had been framed or whatever laws passed either by the Centre or the State they had nothing to say for the amelioration of the agricultural labourer In this connection, I would invite his attention to the Minimum Wages Act which makes a specific reference to the Agricultural Labour. Probably, he is not aware that Special Committees have been constituted to fix up minimum wages to the agricultural labour also.

In connection with the working of the Labour Department, certain points were raised and it was said that the Labour Commissioner's Office did not work to the satisfaction of the hon Members In this connection, I too have got to say that when the question of compensation to workmen comes up, there is a lot of delay and the compensation granted is losing its importance I have myself to express certain views in this connection One case of death was reported and compensation was sought for about two years ago and that case is still pending with the Labour Department But as regards the question of recognition and other matters, I have to say that some of the laws have been passed and some of the laws are pending passage by the Parliament of India By passage I mean the Fair Wages Bill and the Trade Unions Bill which have already been introduced in the Parliament of India. The Labour Department, it is said, gives compensation which was also mathematically proved to be very small.

I would submit, Sir, that this kind of working out averages is just like saying that the per-capita income of a country is so much. That includes even people who do not have one square mile for a day or even for two days and also millioners. Thus to say that there are so many accidents and the total compensation granted is so much is to put the facts in a wrong manner. We should see how much compensation has been granted and what kind of accident has taken place and then say whether the compensation is adequata or not. When I say this I do not mean that I quite agree with the amount of compensation that is granted to the workers according to the Workers' Compensation Act. In my opinion also it is low, but what I object to is the way in which it is being put forward.

Shri V. B. Raju: Mr. Speaker, Sir, I will take up the Department of Information and Public Relations first. The

important criticism that has been made against the Information Department can be summed up into the partiality that the Department is showing and the subscription to the news agencies I can say that these two mainly loom large I would like to make a correct assessment, dispassionately,—not as a Cabinet Minister and make an endeavour to place before the House that if the quantum of space that is being allotted in newspapers and also in the news transmitted by the news agencies is worked out, the Opposition has a lion's share. The very psychology of the political parties and also the news agencies is to say something against the Government If anyone takes up a newspaper and goes through the news, leader and the headlines he will see that the matter transmitted by the agency whether it be the P T. I or the U. P. I or the A. N. S will invariably be a drastic criticism against the Government and even individuals in the Government I have not come across any news item till now, in which the news agencies have tried to flatter or offer undue support to any individual in the Government or to the Government as such. I think the newspapers also are carried away in the familiar manner in which the Political parties are carried away. I do not wish to find fault with the newspapers They are free to express and nobody is trying to restrict them But I cannot accept the view that the amounts that are being paid to the news agencies can be construed as a bribe

One thing should be realised and that is that there is a Teleprinter system running through Hyderabad and I feel that much of the money that the agencies are collecting from the Government have to be paid back as charges for the Teleprinter Service. The Teleprinter lines have to be brought to wide distances. Supposing there are no subscribers to that system, there would be no news agency functioning in Hyderabad. Naturally the Teleprinter line may not be passing through Hyderabad. It is advantageous to the people of Hyderabad that matters about the people of Hyderabad should be conveyed outside Hyderabad. Everybody realises the importance of scientific development. Hyderabad is not shut out from the rest of the world. There must be proper communication and so somebody has to go to the rescue of the news agencies. Who can carry news about Hyderabad to other places? The teleprinter news agency alone can do it. Many newspapers in Hyderabad are not capable of subscribing to the news agency and supporting it. Very few newspapers subscribe to these teleprinter services. So it would be very difficult to continue the service in Hyderabad. It may be true that the Government is paying more. I do not

deny that But it is very difficult to put an arbitrary figure. If we take some countries which claim to be protaganists of democracy and compare with them, I think, we are not on the losing side After all in a budget of 30 crores the provision of 7 lakhs of rupees for the Information Department is being criticised as waste in a democratic set-up I do not accept the view that the service is being maintained to conceal the mistakes of the Government or for tom-toming its views Let us deal squarely. I am prepared to admit mistakes, where they occur I am confident that I can prove that the Government of today would not like to sustain itself or secure nourishment through propaganda Has there been any accusation—I would like to know—from the Opposition Benches that any news agency has refused to accept any of their statements Has the Information Department's Publication Section shown any attitude of closing its doors to any party, when any communication has been sent to them I have not received a single complaint about this To complain on the face of these, that whatever the Government does is against the people or against particular political parties is wrong. We have to put a stop to this sort of approach

About certain allegations

Shri V D. Deshpande Is it not a fact that advertisements are not uniformly given to all the newspapers Certain papers which are supposed to be supporting the P. D F. like the Payam, are not given advertisements ?

Shri V B Raju: The hon Member probably forgot to mention about this earlier in his speech. I was anticipating this question

There is no question of a P. D F. newspaper or a Congress newspaper If the hon. Member has any party paper, it has not come to my notice I know newspapers by their names, but I do not know any paper as belonging to the Congress party or to the Socialist party or to the P. D. F. party.

If any advertisements are to be given it is for the concerned Department to inform the names of the papers to which the matter had to be sent. The Information Department has not got much to say in the matter. The Information Department will only help in the drafting of the advertisements. It is working like a Post office. To be very frank, there is very little discretion and there is very little interference by the Information Department. Even as regards the administrative departments

which send the advertisements, they send them only to papers which have got better circulation The advertisements are meant for the public to know about it If the hon Members of the House attribute partiality to the administrative departments also, then, of course, I have nothing to say. While speaking on the Local Government affairs, one hon. Member said that the Congress workers have worried the Collectors, even in places where the Collectors were prepared to help the other parties I think some hon Member came to the rescue of officialdom and I do appreciate that The District officer or other departmental heads have today attained a stature and they are there to hold the scales even. I would like to make it clear that when any aspersions are cast on individual in Government, not only myself but the entire cabinet will be held fully responsible for all the omissions and commissions of the services I would not like the Government to take shelter on the ground that the officer concerned is out of control. I am mentioning this because one hon. Member in the course of the discussion said that the Government was taking shelter under this excuse.

As far as the advertisement question is concerned, I can assure the hon. Members that no partiality will be shown nor is this being done, and those papers which are blacklisted, would not get advertisements. This is quite true. To explain what is meant by blacklisting will take a long time and I do not want to take the time of the House. I can say this much that news-papers which have been working against the interests of the people–not against the Government-deserved to be blacklisted. At least that much power should be there for the Government. Government does not interfere with the freedom of the press. They do not put editors in jails. Government is capable of proving that a particular newspaper has been blacklisted not because it has worked against the Government, but because it has worked against the integrity of India and against the integrity of Hyderabad State.

Proceeding to other points about community radio scheme and Burrakatha—I would like to inform the House that the Burrakatha scheme has been scrapped, and in its place, the audio-visual scheme through motion pictures has been brought in. One point has to be kept in view, viz that the urban population—the cultural population—is being served through newspapers, whereas the great multitude of rural population is not being served. The only best way is through the radio and through the motion pictures. These two schemes, the community radio scheme and the motion picture scheme, in

place of Burrakatha are meant for the rural population One more difficulty experienced in this multi-lingual State is the language. Language is a big problem Even if news papers are brought in good number, the language comes in the way. So this language problem is solved through audio-visual demonstration Particularly through motion pictures and community radio scheme we can educate the rural population in public and in important matters like cultivation, etc I do agree that some radios might have gone out of order, and I do appreciate the suggestion that over-centralisation will deteriorate any progress, and that decentralisation is necessary But which is to be done first? The panchayats must come into being, and the moment the panchayats begin to function properly, I am sincerely of opinion, that this has to be entrusted to the Local Self-Government bodies and to such other public institutions, which will look after them I do agree with this, and the Department has no objection to the implmention of this programme But to say that these radios are useless and that these motion-pictures are useless and that in a democratic set-up we should be content with an administration with Ministers and opposition parties not caring for the people-this sort of approach I can not appreciate very much. In the initial stages some loopholes and some gaps will be found and everything is not perfect, but perfection will come when the scheme is completed and at a certain stage. I would like to mention the pitiable condition in which our State is in the matter of Community radio scheme While States like Madras have got more than 1,000 sets, in Hyderbad we have only 68 sets, while a smaller State like Mysore has got 100 sets, and the cut motion is to reduce the expenditure on this scheme I can tell the House that before the Police Action, the expenditure was more than Rs 17 lakhs, if I am correct it may vary from Rs. 15 to 17 lakhs. From that figure it has been brought down to Rs. 7 lakhs and odd. And if this particular medium is not available, how to comunicate to the people in different media-through newspaper, through radio, or through motion pictures—which is the agency ? One of the hon. Members has suggested that it should merely work like a liasion I feel there is a contradiction, because one hon. Member from the Opposition suggested that some people were writing in newspapers on matters in a manner supporting the Government, which, in fact, ought not to have been done, and that the Department had encouraged this ; the hon. Member has further said that it should not be too much official, but something like a liasion, probably meaning that it should be more through non-official co-operation I have already said that the Government

is not anxious that X, Y, or Z should come and say something about the Goverment, but we would like to encourage writers. As a matter of fact, after the new Government has taken charge, it has evolved a particular policy associating pen-men for feature-writing Our industrial progress, our historical achievements and all these things in the proper form should be featured in the newspapers for the knowledge of the people That is exactly what we want. The Government does not want to limit it merely to officials, because there is a sort of rigidity in the officialdom. Government desire that more officials, non-officials, writers, novelists and pen-men should come forward and write such features, which the Government would like to encourage. There is nothing wrong in the Government encouraging these things. Every State does it for the middle-class intelligentia, particularly the cultural section. If the State does not encourage it, how can there be progress ? Therefore, no objection should be taken if pen-men or writers are encouraged to write such features on the State in a legal and reasonable manner. So much I want to say about the Information Department.

Shri V.D Deshpande Some Advisory Committee of the newspapers etc. was formed, for associating papers with Government, and it seems that the committee is not functioning. May I know why it is not working ?

Shri V. B Raju: There used to be one Press Advisory Committee. The Government desires that it should be changed as in the Centre as a Press-Consultative Committee and reorganised it in that manner. It is confining itself to newspapers What the Government desires is that there should be more coordination between the people and the Government. For that the Government is thinking of evolving a cultural council. There are two sections in the Department, one is Information and the other is Public Relations. The Public Relations side is more important than the Information side. Some of the hon Members spoke about the bulletins issued by this Department also. These bulletins merely serve as a background news for the newspapers. The Public Relations Department is not merely used as a Government news agency for newspapers in addtion to P. T. I., U. P. I. and A. N. S. If the Information Department is to work merely as a news agency, it will not be doing justice. The Department has to be developed as a Public Relations Department, and in that Committee the Government is trying to evolve a way by which all shades of opinion are represented, and any suggestion on cultural

matters could be conveyed to the Government through the proper forum

I will now switch on to labour and like to limit myself to a few important points. About the Workmen's Compensation Act, it has been said that really there is a grievance to the workmen I would like to point out that in the administration of the Workmen's Compensation Act, there has been some difficulty Formerly, the District Collectors used to administer this Act and there was delay. From October 1951, this administrative authority has been shifted on to the Labour Commissioner, and I can just quote from the data available, that he has registered 40 cases of fatal accidents and 45 of non-fatal accidents Out of these and the previous cases transferred from the Collectors, 129 cases were disposed of, and the amounts deposited were O. S Rs 43,588 and I G Rs. 11, 155 The amounts dispersed are O. S. Rs 16, 976 I G and 8, 245 What I mean to say is that the Labour Department is quite conscious of the difficulties of the workmen who had been exposed to these accidents and it is the sincere desire of the Government that these unfortunate people or the dependents of these unfortunate people should be given an aid at the earliest possible moment. But about the quantum there has been some criticism I have to say that the quantum is determined in strict compliance of the provisions of the Act Unless the Act is amended-it is an All-India-Act—the quantum cannot be increased About the administration of the Act, I can assure the Opposition that the disposal of the cases will not be delayed, and already the Labour Department has taken note of it, and I expect it will go on well in future.

Then, regarding minimum wages to agricultural labour: It is very well to give a picture of the misery to which our people have been put to. Many legislations have been enacted for the welfare, for the wages and for the privileges of the industrial workers It was later extended to the middle class employees and in that direction the Shop Assistants Act is a very important legislation. Then comes the unorganised employees and a greater portion of the labour not permanently employeed, *i.e.*, the agricultural labour and scattered labour For them the Minimum Wages Act is there. The last date for its enforcement is December 1953. There is great difficulty in the implementation of the Act An employer as defined in this Act is one whoever employs even one worker. Now imagine the position of a cultivator—a small peasant—who is cultivating only a piece of land of 5 acres;

he has to maintain the necessary registers, he has to understand the implications of the Act, and he is liable to prosecution, if he fails to comply with the provisions of the Act properly There are certain difficulties and the Government has been seriously considering how best the Act could be enforced But still the Labour Department is not losing its determination to implement the Act I can divulge that a committee is being set up for investigation and reporting It will also notify the minimum wages to start with in a particular area where the production is satisfactory and where there would not be famine conditions and where there would be scope for more employment and also where major farming is possible This will be quite all right when applied to major farms We do not have a single major farm or co-operative farm, but only small fragmentations. Therefore, Nizamabad District appears to be a very favourable district to start with On behalf of the Government I should say that the Government would not lose a single moment in its implementation and the practical difficulties will be realised by the Members of the opposition, It is hoped that Nizamabad District will be very favourable for the implementation of the Act

About resettlement it is a burning question of the unemployed In 1950, the percentage of persons placed is less than 10%. I can quote the figures In 1950, 18,824 persons were registered and only 1,601 were placed in jobs, i e. less than 10%. In 1951, 26,222 persons were registered, and only 5,250 persons were placed, and it has gone to 20%. something like 20 to 25% are being placed in jobs now from among those registered. The very functions of the Department are registration of the unemployed and their placement in jobs, and then taking up rehabilitation schemes. There are other schemes also which are very important They are, the Technical Training Scheme, Further Education Scheme for ex-servicemen, and Hyderabad Post-war Reconstruction Scheme. About ex-army men I can say that the Government of Hyderabad has taken the responsibility of resettling 4,000 Ex-army men out of 7,000 registered in the Employment Exchange. Till now 1,955 have been settled. Nearly 50% have been settled either in Government service or in schemes such as agricultural schemes. There are three agricultural schemes at Fathenagar, Ammuguda and Nizamabad Then we have Forest Training Schemes. We have 125 forest guards and almost all of them on duty. Many of them have been already absorbed. We have encouraged co-operative societies for ex-army men. There is a fine bakery co-operative society

now going on, for which a loan and grant has been given Transport schemes are being thought of for ex-army men and it is too premature to say that the schemes have failed, because any scheme needs some time So no credit should be lost in this regard, and I am sure the Government of Hyderabad would succeed in rehabilitating these ex-servicemen as per its commitment

Without going into other matters, I should say I have been much profited by the constructive criticisms made by some of the hon Members about the Information and Labour Departments and I assure the House that all the constructive criticisms would be properly examined and implemented.

Mr Speaker I shall put these cut-motions to vote

Demand No. 30 (25-1(16) - *Information & public relations Department* - *Rs* 5,77,900

Shri G. Hanumanth Rao. Mr. Speaker, Sir, I beg leave of the House to withdraw my cut motion to Demand No 30.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn

Shri V D Deshpande Mr Speaker, Sir, I beg leave of the House to withdraw my cut motion to Demand No 30

The Motion was, by leave of the House, withdrawn

Shri Ch. Venkat Rama Rao Mr Speaker, Sir, I beg leave of the House to withdraw my cut motion to Demand No 30.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

Demand No 54 (47-*B*) *Labour Department*—*Rs*. 5,14,575.

Shri G. Hanumanth Rao· Mr. Speaker, Sir, I beg leave of the House to withdraw my cut motion to Demand No 54.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

Shri V.D Deshpande. Mr. Speaker, Sir, I beg leave of the House to withdraw my cut motion to Demand No. 54.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

Demand No 58 - (47-G (7) - *Directorate of Resettlement & Employment* - *Rs*. 1,79,625.

Shri G Hanumanth Rao· Mr. Speaker, Sir, I want that my cut motion to Demand No. 58 be put to vote.

Mr Speaker : The Question is :

"That the Demand under the Head 'Directorate of Resettlement & Employment' be reduced by Re 1/"

The Motion was negatived.

Shri V D Deshpande Mr Speaker, Sir, I want that my cut motion to Demand No 58 be put to vote :

Mr. Speaker The question is

"That the demand under the Head 'Directorate of Resettlement & Employment' be reduced by Re 1/"

The Motion was negatived.

Demand No. 26 (25 (12)—*Labour Department Rs* 85, 700

Shri Uddhava Rao Patil Mr. Speaker, Sir, I beg leave of the House to withdraw my cut motoin to demand No 26

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

Demand No. 30-(25-1 (16)—*Information & Public Relations Department Rs* 5,77,900

(The mover of the cut-motion Shri Annaji Rao Gavane was found not present in the House at that time and so the cut motion was put to vote.)

Mr. Speaker . The question is .

"That the Demand under the head 'Information & Public Relations Department' be reduced by Rs. 1,65,000"

The Motion was negatived.

(The mover of the next cut motion Shri Annaji Rao Gavane was found not present in the House at that time and so the cut-motion was put to vote.)

Mr. Speaker : The question is :

"That the Demand under the Head 'Information and Public Relations Department' be reduced by Rs. 1"

The Motion was negatived.

Demand No. 54-(47-B)—*Labour Department :* Rs. 5,14,575

(The mover of the cut motion Shri Annaji Rao Gavane was found not present in the House at that time and so the cut motion was put to vote.)

Mr Speaker The question is

"That the Demand under the Head 'Labour Department' be reduced by Re 1"

The Motion was negatived

Mr. Speaker Now I shall put the motion for all the Demands to vote The question is

"That an aggregate sum not exceeding Rs 13,57,800 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953, in respect of Demands Nos 26,30,54 and 58."

The Motion was adopted

Mr Speaker I would like to tell the House one thing Demands of two Ministers have yet to be moved and passed. If the House would co-operate with me, I think we would be able to complete the discussions on these demands I think thirty minutes for each Ministry would be sufficient. I do not very much like the process of applying Guillotine.

Now, the Minister for Social Service will move his Demands

Demand No 59—(47-(8)· *Director, Social Service*)—Rs. 3,88,650

Demand No 60-(47-(10) *Harijan Welfare*

The Minister for Social Service (Shri Shanker Dev).

Mr. Speaker, Sir, I beg to move

"That a sum not exceeding Rs 3,88,650 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Demands Nos 59 and 60. The Demands have the recommendation of the Rajpramukh".

Demand No 88-(57) *Rehabilitation of Koyas*—Rs. 1,50,000

Mr. Speaker, Sir, I beg to move :

"That a sum not exceeding Rs. 1,50,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st

day of March 1953 in respect of Demand No. 88 The Demand has the recommendation of the Rajpramukah ".

Demand No 94-(81) VII *Rehabilitation of Koyas*—Rs. 3,75,000

Mr. Speaker, Sir, I beg to move

" That a sum not exceeding Rs 3,75,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953 in respect of Demand No 94 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh ".

Mr. Speaker Motions for Demands Nos 59 & 60, 88 and 94, making an aggregate of Rs 9,13,650, moved

In the two cut motions proposed to be moved by Shri K L Narasimharao it appears there is only one question for discussion, viz, Rehabilitation of Koyas

Sri V D Deshpande But there are two Demands

Mr. Speaker The demands may be two, but the question for discussion is the same, I think.

Shri K. L Narasimharao will, now, move his cut motions.

Demand No 88-57-*Rehabilitation of Koyas*—Rs. 1,50,000

Shri K. L Narasimharao Mr Speaker, Sir, I beg to move :

" That the Demand under the Head ' Rehabilitation of Koyas ' be reduced by Re. 1 to discuss the working of the Social Service Department."

Mr. Speaker : Motion moved .

" That the Demands under the Head ' Rehabilitation of Koyas ' be reduced by Re. 1 to discuss the working of the Social Service Department."

Demand No. 94-(81-VII) *Rehabilitation of Koyas*-Rs. 3,75,00.

Shri K. L. Narasimha Rao.: Mr. Speaker, Sir, I beg to move :

" That the Demand under the Head ' Rehabilitation of Koyas ' be reduced by Re. 1 to discuss the policy of the Rehabilitation of Koyas."

Mr Speaker Motion moved .

" That the Demand under the Head ' Rehabilitation of Koyas ' be reduced by Re 1 to discuss the policy of the Rehabilitation of Koyas "

Now discussion on these cut motions

శ్రీ కె ఎల్ నరసింహారావు.

అధ్యక్ష మహాశయా,

ఇప్పుడు నేను ఏద్దైతే కోయతీర్మానం ప్రవేశ పెట్టా [illegible] మన ప్రభుత్వం ఏద్దైతే అభివృద్ధి పథకం అని ఒక స్కీము వేశారో [illegible] అయితే ఆస్కీము కోయవాళ్ళని అభివృద్ధి పరుస్తుందా లేదా అని [illegible] మనం తెలుసు కోవాలి వారిని అభివృద్ధి చేయాలనే ఉద్దే [illegible] ప్రశంసించ వలసినదే అనుకోండి గాని ఏ డబ్బుతే ప్రజల కొరకు తీసుకొన [illegible] ప్రజలకు బాధకరంగా వాడుతున్నారా లేదా అనే విషయం మనం [illegible] వుంటుంది

مسٹر اسپیکر - آپ ہندی اچھی طرح سے بول سکتے ہیں -

شری کے - ایل - نرسمہا راؤ - پھر بھی تھوڑی بہت غلطیاں ہو جائیگی -

مسٹر اسپیکر - غلطیاں تو ہوتی ہی رہتی ہیں -

شری کے - ایل - نرسمہا راؤ - مسٹر اسپیکر سر - یہاں پر ریہیبیلیٹیشن اسکیم (Rehabilitation Scheme) کا ایک مسودہ کے لئے لایا جا رہا ہے - اسکے بارے میں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کویا لوگوں کی بھلائی کے لئے ٥ لاکھ روپیے خرچ کئے جانے والے ہیں - لیکن وہ کس طرح خرچ کئے جانے والے ہیں ، یہ میں جاننا چاہتا ہوں - کویا لوگ جو پہاڑی علاقہ میں رہتے ہیں ان کی ترقی کی خاطر حکومت نے ایک رقم خرچ کرنے کے لئے یہاں مانگ رکھی ہے - لیکن میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے جو رقم اس کام کے سلسلہ میں لی گئی تھی کیا وہ ان کی بھلائی اور اونکی ترقی کے لئے خرچ ہوئی تھی ؟ - گذشتہ سال یا پیوستہ سال حکومت نے کویا لوگوں کی بہتری کے لئے رقم مانگی تھی - لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ انکی ابھی وردھی (अभिवृद्धी) کا مسئلہ حل نہیں ہوا - جو بڑے بڑے پٹہ دار اور رسدار ہیں وہ ان کوسار ہے ہیں - یہ کویا لوگ الگ الگ جنگلوں میں رہتے تھے - ان کے جو تقریباً دو سو مکانات تھے لے لئے گئے اور جو اراضیات انہوں نے درست کی تھیں ان کو وہاں سے نکالنے کے طریقہ اختیار کئے گئے - صرف کویا ہی ان مواضعات میں نہیں رہتے بلکہ کوماواڑ - ریڈی اور لماڑے بھی رہتے ہیں - لیکن کویا لوگوں کو وہاں سے نکالدیا گیا - اور دوسرے لوگوں کو ابھی وردھ (अभिवृद्ध) کرنے کا پلان ان کے سامنے نہیں تھا - قدیم زمانہ سے جن اراضیات پر وہ کاشت کر رہے تھے وہ لے لئے گئے اور اون کے مواضعات جلا دئے گئے -

نہیں بند مارے گئے ۔ ان چار پانچ مواضعات کے لوگوں کو اکٹھا کردیا گیا اور کئی طرح سے ان لوگوں کو ستایا گیا ۔ چنانچہ میں مثال دے سکتا ہوں کہ موضع مادھارم میں تقریباً ۱۸ لوگ مارے گئے اور خود سوامی جی نے یہ بات کہی ہے ۔ ان باتوں سے صاف ظاہر ہے کہ حکومت جو کہتی ہے کہ گویا لوگوں کی وردھی کرنے کی خاطر کیمپس (camps) کھولے گئے ہیں ، ان کو تعلیم دی جا رہی ہے ، کپڑے دئے جارہے ہیں اور زراعت کے طریقے سمجھائے جا رہے ہیں میں یہ کہونگا کہ وہ صحیح نہیں ہے ۔

جہانتک یلندو کا تعلق ہے ایسا کوئی کام نہیں کیا گیا ہے ۔ گویا لوگوں کے مکانات جلا ئے گئے ہیں اور انکو برباد کیا گیا ہے ۔ انکی اراضیات کو بڑاؤ رکھا گیا ہے ۔ وہ بھوکے مر رہے ہیں ۔ لیکن گورنمنٹ تو یہ کہتی ہے کہ اس نے انکے لئے کمپس (camps) بنا ئے ہیں ۔ اسکی تصدیق کے لئے گورنمنٹ کے ممبرس خود جاسکتے ہیں ۔ اگر یہ غلط بات ہوتو خلاف پارٹی یا اپوزیشن کے ایم ۔ ایل ۔ اے کو بھیجا سکتے ہیں ۔ وہاں تحقیقات کے لئے تو نہیں جاتے بلکہ بغیر تحقیق کے ٹریژری بنچس کے معزز ارکان کہتے ہیں کہ یہ غلط ہے ۔ عوام کے نمائندے کہتے ہیں کہ ان غریب کسان لوگوں پر ظلم ہو رہا ہے اور انکے گھر جلائے جاتے ہیں ۔ اسکی تحقیق کے بغیر یکدم کہا جاتا ہے کہ یہ غلط ہے اور غصہ میں آتے ہیں ۔ جہاں تک میرا خیال ہے اس جمہوری حکومت کا طریقہ ایسا رہا ہے کہ وہ جمہوری حکومت کہلانے کے قابل نہیں ہے ۔ چونکہ مجھے اردو زبان میں کہنا پڑا ہے اسلئے میں کشادہ دلی سے نہیں کہہ سکتا ۔ وہاں کی رعایاء اور عوام کو کھانے کے لئے کھانا نہیں ہے ، رہنے کے لئے مکانات نہیں ہیں ۔ وہ تباہی میں پڑے ہوئے ہیں ۔ حکومت کہتی ہے کہ انکی بھلائی پر خرچ کیا جا رہا ہے ۔ یہ بھی کہاجاتا ہے کہ آہستہ آہستہ ترقی کرینگے ۔ جمہوریت تو ابھی آئی ہے ۔ مگر میں کہونگا کہ ہمکو ان باتوں پر جلد سے جلد سوچنا چاہئیے ۔ اس سے زیادہ میں کچھ کہنا نہیں چاہتا ۔ اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

శ్రీ ఊకె. నాగయ్య:

అధ్యక్ష మహాశయా,

ఇల్లింద, పాలవంచలో మా కోయజాతిని రెండు సంవత్సరములనుంచి ఎక్కువ బాధలు పెట్టారు ఎందుగురించి అంటే అక్కడ కోయజాతిని కమ్యూనిస్టులు అని చెప్పి బాధలు పెట్టారు అక్కడ ఉండే భూస్వాములు మమ్మల్ని ఎక్కువ బాధలు పెట్టారు అక్కడ వున్న తెలగాలు, కమ్మోళ్ళు మా జాతులల్లో బేధాలు పెట్టారు అక్కడ లంబాడీలు, కోయజాతివారు, హరిజనులు వున్నారు అక్కడ గుట్టల్లోకి తీసుకపోయి ఎక్కువ బాధలు పెట్టారు ఆడవాళ్ళను మాన భంగాలు చేశారు. (షేమ్! షేమ్) ఇంకా పాలవంచా, ఇల్లిందు తాలూకాలలో పోలీసుగూడా చాలా అన్యాయం చేసింది. ఇంకా కోయజాతి గుట్టల్లో, కొండల్లో ఎక్కడ పడితే అక్కడ పట్టుకొని బాధలు పెట్టారు గుట్టల్లోకి పోయి అన్నాలు పస్తయి చేస్తామని చెప్పి వాళ్ళను కనపడకుండా క్యాంపుల్లోకి తీసుక పోయారు ఇదే మాదిరిగా రెండు సంవత్సరములనుంచి కోయజాతిని, మా తాతలు, తండ్రుల దగ్గరనుంచి ఎక్కడ వున్నారో అక్కడ వుంచకుండా చేస్తున్నారు. మాకు

చదువులు లేక పోయినా అక్కడ కలప కొట్టుకొని మంచిగా బేరాలు చేసుకుంటున్నాము గని ఈ కమ్యూనిస్టుల ద్వారా గూడా నష్ట పడ్డాము కమ్యూనిస్టులు వచ్చి చందాలు వసూలు చేశారు కొంతమందీ యివ్వలేదని తీసుకపోయి అపాయం చేశారు ఈ రెంటిమధ్య గోధుమలు విసరినట్లు మా కోయజాతి నష్టమై పోతోంది మేమంతా బీద జాతులము మేము పైకి రావాలంటారు ఏ విధంగా రావాలి? పాలవంచా, ఇల్లిందుల తాలూకాలలో మా కులస్థులు ఎక్కువ లంబాడీలు ఎక్కువ హరిజనులు ఎక్కువ వీళ్ళను గురించి మీరు అక్కడకు వచ్చి వాళ్ళ బాధలు కష్టాలు చూచి తరువాత మమ్మల్ని అడిగితే జవాబు చెబుతాము ఈ బాధలు పడుతూంటే మిలిటరీ వాళ్ళు వచ్చి ఎన్నో ఇళ్ళు కాల్పించారు అడవులలో కష్టం సంపాయించి 30, ४0 సంవత్సరములనుంచి కట్టుకొని యున్న ఇళ్ళన్నీ కాల్చేశారు కొంత మందికి ఎడ్లు బండ్లున్నాయి కొంతమంది కూలీపని చేసుకు బ్రతుకుతున్నారు ఏదో పొట్ట పోసుకోటానికి ఇల్లింద తాలూకాలో వ్యవసాయం చేసుకుంటూంటే ఇళ్ళను తగుల బెట్టారు ఎడ్లు, పశువులు చచ్చి పోయాయి మళ్ళీ ఎడ్ల జతను కొనాలంటే ౫00 రూపాయలు అవుతుంది అందుగురించి పెద్దలు మీరు మా గరీబు వాళ్ళకు సాయం చేయమని చెబుతున్నాను మా జాతివాళ్ళను ఎక్కడ ఉండేవాళ్ళను అక్కడ ఉంచక ౬, ౯ మైళ్ళ దూరంలో క్యాంపుల్లో పెడుతున్నారు మా ఇళ్ళవద్ద బావులు, చెలమలు తీసుకొని నీళ్ళు త్రాగేవారము అక్కడనుంచి మమ్మల్ని దూరంగా తీసుకపోతే అక్కడ నీళ్ళు లేవు కలరాలు పుట్టి చనిపోయారు ముసలివాళ్ళు పెద్దవాళ్ళు మా ఇళ్ళదగ్గర సుఖంగా వుండేవాళ్ళు కాని వాళ్ళను దెబ్బలు కొట్టి తన్ని లాక్కు పోయారు. కాని వాళ్ళని లాక్కుపోతే, అక్కడి మడుగుల్లో నీళ్ళు త్రాగితే సరిపడక జాగాలు సరిలేక పది రోజుల్లో కలరాలు పుట్టి చచ్చిపోయారు మేము ఏమన్నా అంటే గొప్ప మినిష్టర్లు, పెద్దవాళ్ళువచ్చి "మీరు ఆనీళ్ళు, ఈ నీళ్ళు త్రాగుతున్నారు అందుకోసం కలరా వచ్చింది" అని చెబుతారు ఇదంతా మీరు విచారించాలి

श्री. शकरदेव : अध्यक्ष महोदय, भवन के माननीय सदस्य ने जो आक्षेप लगाया है वह कोया के रिहॅबिलिटेशन के विषय मे है। पहले से ही गवर्नमेंटका यह मनशा था कि जगलोमे बसे हुओ लोग जिनकी जिंदगी जानवरोसे भी बुरी हालत मे है अिनको अुठा कर किसतरह सुसस्कृत बनाया जाय। अिसतरफ पहले ही से ध्यान दिया जा रहा था। अिसी दृष्टि से अिनके सुधारके प्रयत्न किये जारहे है। किंतु हमारे चद भाओी राज्यके विरूद्ध अेजिटेशन करने के लिये जगलो मे जाकर अशाती फैलाकर वहा छुप जाते है और वहा छुपकर अिन जगलो मे रहने वाले कोया लोगोसे काम करवाते है। शहर और गाव मे भेज कर अिनसे मेसेज (Message) मगवाते थे। वह अगर न लाते तो अिनको मारा पिटा जाता और अिनको आर्गनाअिज करके दुसरे लोगो पर हमला करवाया जाता। जब अैसा होने लगा तो पहले की स्कीम के अनुसार अिनको वहासे लाकर धीरे धीरे यहा बसाने लगे। अिसी के कारण गवर्नमेंट ने अैसा किया। वरगल मे जहा जहा यह स्कीम है मै वहा घुम कर आया हू अैसे अैसे घने जगलो मे जहा ऋषी मुनियो के आश्रम है वैसे स्थानो पर गवर्नमेंट अपना काम कर रही है। अिनको देख कर अैसा मालुम होता है कि जगल मे मगल हो रहा है।.

चद भाओीयो ने कओी आक्षेप किये। बजेट बनाने से ८ दिन पूर्व सप्तऋषी मडल, सेवन मॅन कमेटी (Seven man Committee) वहा गओी, वहा जा कर अिसने देखा और सोचा कि बजेट जब पेश होगा अुस समय जियादा से जियादा आक्षेप किये जायें केवल यह दृष्टि है। यह

नही कि गवर्नमेंट की खराबियो को सामने रख कर अिसको पूरी तरह सहयोग दे। यह कमेटी केवल छे सेटर्स मे घूमी है। और यह भी कहा गया कि बाकी सेटर्स मे भी अैसा ही है। किंतु मै समझता हू कि अैसा नही है। अगर वास्तव मे जा कर देखें तो मालुम होगा कि किस तरह गवर्नमेंट ने अिन जगलो मे काम किया है। अशोक नगर और वल्लभ नगर अैसे सेटर्स है जहा जा कर देखें तो आश्चर्य होता है। मालुम होता है कि यह सी आय बी (C. I B) क्वार्टर्स है।

شری کے - ایل - نرسمہا راؤ - کیا آنریبل مسٹر ورنگل کیمپ بھی گئے ہیں ؟

श्री. शकरदेव: जी हा वरगल कँप भी गया हू। जब मै वहा गया तो कोया ने यह सुनाया कि सोशियल सर्विस आफिसर्स ने अुनके गावोके अदर अुन को क्या-क्या दिया। बावलिया खुदवाओ जगल कटवाकर मकान बनाये ओर कपडा दिया। वहाके बासियो को हजारो सालसे कपडा पहनना नही आता था। अिनको धीरे धीरे कपडा पहनना बताया और अिनके बच्चो को शिक्षा भी दी।

شری جی - ہمت راؤ - کیا آنریبل مسٹر جاکا رام گئے تھے ؟

श्री. शंकरदेव: आप अिसके मुतालिक बाद मे अिडिविज्युली पूछ सकते है। मै समझता हूं कि अब जियादा टाअीम नही रहा है। अभी अभी जो रिपोर्ट आअी है अिससे मालुम होता है कि १०० कुवे खुदवाने का प्लॅन था। ५१ मे (३४) कुवे खुदवाये गये है। सेटर्स पर काम हो रहा है। मेडिकल अेड ओर हर तरह की सहायता दी जा रही है। वहा के बर्थस् अॅण्ड डेथ्स (Births and death.) का चार्ट देखे तो मालुम होगा कि हमने किस तरह अिनको मेडिकल अेड पहुचाया है।

شری جی - ہمت راؤ - جاکا رام میں کتنی باؤلیاں کھدوائی گئی ہیں ؟

مسٹر اسپیکر - ہر مقام کے بارے میں اس طرح الگ الگ سوال کیا جائے تو کس طرح جواب دیا جاسکتا ہے ؟

శ్రీ ఊకె నాయక్:

మేమే బావులు త్రవ్వుకున్నాము. కావాలంటే మేము చూపిస్తాము. మా డబ్బు పెట్టుకు త్రవ్వ కన్నాము

श्री. शंकरदेव: तेलगी मे बोलनेवाले साहब को ऑनरेबल चीफ मिनिस्टर अुत्तर देंगे।

मै यह कह रहा था कि कोया की कल्याण के लिये जो स्कीम है अिस मे हुकूमत के गुण नही देखे गये। बल्कि दोष देखे गये। हो सकता है कि अितनी बडी भारी पापुलेशन को जगल से यहा लाकर बसाने मे बहुतसी कठिनाअीया हो। अॅडमिनिस्ट्रेशन मे यह सब कुछ सहल तो नही है। अेक दम तो कुछ नही हो सकता। जिस तरह बच्चो को अेज्युकेशन देने मे पहले कठिनाअीया होती है। अिसी प्रकार हुकूमत को भी कअी कठिनाअीयो का सामना करना पडता है। वह बिलकुल अनसिविलाअीज़ड् (Uncivilised) थे और हजारो साल से अिसी वातावरण मे रहकर अैसी बातो के आदि हो गये थे। अैसे स्थानों पर सोशियल सर्विस आफिसर्स ने अिनके लिये सहुलते दी। और अिन पर मॉरल प्रेशर (Moral Pressure) डाल कर अिनको सिविलाअीजड् बनाने की पूरी कोशिश की जा रही है। अिसके बावजुद भी आक्षेप करते है जो गलत है। वह जिस वातावरण मे थे अिस से निकाल कर अेक दूसरे वातावरण मे लाने के लिये कअी दिक्कते होती हैं। परमात्मा न करे अगर हमारे घर मे कोअी बिमार हो जाय और अगर हम अुसे घर मे संभाल न सके तो हास्पिटल ले जाते हैं।

हो सकता है कि ट्रासपोर्ट के सिलसिलेमे कुछ धक्का लगजाये और बिमारी और बढ जाये। लेकिन जब वह अपनी जगह पर पहुचता है तो जितना दु ख आने जाने मे हुआ या अुस मे जियादा सुख पाता है। मै जियादा डिटेल्स मे नही जाता। अिनके कल्याणार्थ हमसे जितनी कोशिश हो सकती है की गअी हैं अगर माननीय सदस्य कोऑपरेशन न दें और केवल गवर्नमेंट पर आक्षेप करने की दृष्टि से न देखे तो कोअी कार्य नही हो सकता। यह वह कार्य है जिसके लिये ठाकुर बाबा और महात्मागाधी ने अपना जीवन लगा दिया। अिस चीज को आगे बढाना हर अेक का कर्तव्य है। अिसी पर हमारे समाज का आधार है। मै ने अिसके लिये आपके सामने जो डिमाडस पेश किये है वह बहुत ही कम है। होना तो यह चाहिये था कि माननीय सदस्य अिसे और बढाने के लिये कहते। मै ने जो अेक्सप्लनेशन (Explanation) सामने रखा है अगर अुसके अनुसार सोचे तो मुझे विश्वास है कि अपोजिशन पार्टी को कोअी ऑबजेक्शन न होगा। हमारी दृष्टि यह होनी चाहिये कि कोया और दलित जातियो को अूपर अुठाने की कोशिश करे। मुझे विश्वास है कि अिसपर अपोजिशन की जानिब से जो कटमोशन्स लाये गये है वह विथड्रा (Withdraw) किये जायेंगे ओर वोट पर भी न रखे जायेंगे। अिन शब्दोके साथ अपना भाषण समाप्त करते हुअे मै यह कहूगा कि जिस माननीय सदस्य ने तेलगु मे स्पीच दी है अुनको आनरेबल चीफ मिनिस्टर जवाब देंगे।

श्री लक्ष्मीनिवास गनेरीवाल मै आनरेबल मिनिस्टर की दृष्टि अिस जानिब आकर्षित कराना चाहता हू कि मलटि-परपज सोसायटी (Multi purpose society) और लॅड लॉर्ड बॅंक के लिये दरख्वास्त दी गअी थीं लेकिन अब तक अिजाजत नही दी गअी। क्या ऑनरेबल मिनिस्टर अिसकी वजेह बतायेंगे ?

شری بی - رام کسن راؤ - میں خود اسارےمیں کچھ کہنا نہیں چاھتا تھا - لیکن

شری لکشمی کو نڈا - تلگومیں تقریر ہونا مناسب ھے تاکہ کوئی ممبر سمجھ سکیں -

شری بی - رام کسن راؤ - وہ اردو سمجھ سکتے ھیں لیکن بول نہیں سکتے - اگر میں تلگو میں تقریر کروں تو بہت سے دوسرے آنریبل ممبرس اسکو سمجھ نہ سک گے اور مقصد فوت ہو جائیگا - اسلئے میں ھندی میں کہنا چاھتا ھوں -

مجھے صرف ایک ھی پوائنٹ (point) کا جواب دینا ضروری معلوم ھوتا ھے - آنریبل ممبر نے سب کا جواب دیدیا ھے - میرے بھائی جو کویا جاتی کے ھیں (جو ابھی اپنی جگہ پر کھڑے ہوئے تھے) اگر وہ مجھ سے ملیں تو میرا پوائنٹ آف ویو (point of view) سمجھ سکتے ھیں - میں کیول ( ) ایک ھی پوائنٹ کا اتر ( ) دینا چاھتا ھوں - جو آنریبل ممبرس نے کٹ موشنس پیش کئے ھیں میں ان سے اچھی طرح واقف ھوں - انہوں نے اپنی کانسٹیٹیونسی (Constituency) میں کیا کیا کیا ، اس سے بھی میں اچھی طرح واقف ھوں - یہ وائلڈ ایلیگیشنس (Wild Allegations) لگائے جاتے ھیں کہ ھزاروں آدمی مارے گئے اور گاؤں جلادئے گئے - یہ الگیشنس اسی پروپگنڈہ (Propaganda) کا ایک جز ھیں جو مسچیویس لی (Mischievously) کیا جا رہا ھے - میں اسے دو بارہ دھرانا چاھتا ھوں - سہ بارہ دھرانا چاھتا ھوں - میرے پاس اس کا کافی ثبوت ھے -

پولیس ڈپارٹمنٹ کے سلسلہ میں جو اعتراضات کئے گئے تھے انکا بھی میں نے اسی سختی سے جواب دیا تھا جس سختی کے ساتھ آج دے رہا ہوں ۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ میں یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ اصل میں ذمہ دار کون ہے ۔ کمیونسٹ پارٹی کے لوگوں نے جب تلنگانہ اسٹرگل (Telangana Struggle) شروع کیا تو اس سلسلہ میں پہاڑوں اور جنگلوں میں چھپ کر ان غریب ، نادان اور ان پڑھ بھائیوں کو آکسپلائٹ (Exploit) کرنے لگے ۔ ان ہی کی جھونپڑیوں میں رہکر انہیں گاؤں میں حملہ کرنے کے لئے بھیجا جاتا تھا ۔ جب ان لوگوں نے ان کی مخالفت کی تو خود تلنگانہ اسٹرگل چلانے والوں نے ہی انکے گاؤں جلادئے ۔ میں مانتا ہوں کہ جب ملٹری نے انکا مقابلہ کیا ہوگا تو اس وقت کویا لوگوں کو مقابلہ کرنا پڑا ہوگا ۔ میری پوری ہمدردیاں انکے ساتھ ہیں ۔ ممکن ہے اسکے بعد ملٹری والوں نے انہیں ستایا ہو جیسا کہ آنریبل ممبر نے اپنی تلگو اسپیچ میں بتایا ۔ لیکن میں کہونگا کہ جن لوگوں نے انہیں ان مصیبتوں کا شکار بنایا ، وہ وہی لوگ ہیں جو آج اعتراض کر رہے ہیں ۔ انہیں کوئی حق نہیں ہے کہ اس قسم کا اعتراض کریں ۔ میں مانتا ہوں کہ ملٹری نے پہلے پہلے ان پر ظلم کیا ۔ لیکن حکومت نے انہیں نقصان سے بچانے اور ظلم سے نجات دلانے کے لئے ریہبی لیٹیشن اسکیم (Rehabilitation Scheme) شروع کی ۔ اس کے لئے بجٹ میں ساڑھے تین لاکھ روپئے رکھے گئے ہیں اور ڈیڑھ لاکھ کی ایک اسکیم بھی رکھی گئی ہے ۔ ان اسکیموں پر کٹ موشنس لانا اور ان پر اعتراض کرنا حکومت کو بدنام کرنے کی کوشش ہے ۔ میں صرف اتنا ہی کہنا چاہتا تھا ۔

مسٹر اسپیکر ۔ اب میں کٹ موشنس ہاؤس کے سامنے ووٹ کے لئے رکھتا ہوں ۔

Demand No. (57-Rehabilitation of Koyas) *Rs.*1,50,000

Mr. Speaker. The question is :

"That the Demand under the head 'Rehabilitation of Koyas' be reduced by Re 1"

Motion was Negatived

Demand No 94 (81VII-*Rehabilitation of Koyas*) Rs. 37,500
Mr. Speaker : The question is :

"That the Demand under the Head 'Rehabilitation of Koyas' be reduced by Re.1"

The Motion was negatived

مسٹر اسپیکر ۔ اب میں ہاؤس کے سامنے موشن وہ ووٹنگ کے لئے رکھتا ہوں جن کے ذریعہ ڈیمانڈس پیش کئے گئے ہیں۔

The question is:

"That an aggregate sum not exceeding Rs 9,13,650 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31 March, 1953, in respect of Demands Nos. 59,60,88 and 94,."

The motion was adopted.

*Demand No. 27-**Rural** Reconstruction Department* Rs. 1,06,800

*Minister for **Rural** Re-Construction.* (*Shri Devising Chauhan*):—Mr. Speaker Sir, I beg to move

" That a sum not exceeding Rs 1,06,800 charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh "

Demand No 50-Veterinary-Rs. 14,80,000

Mr. Speaker, Sir, I beg to move·

" That a sum not exceeding Rs. 14,80,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh ".

Demand No. 51-Co-operation—Rs. 17,55,000

Mr. Speaker, Sir, I beg to move:

" That a sum not exceeding Rs. 17,55,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh ".

Demand No. 52—Fisheries—Rs. 3,74,000

Mr. Speaker, Sir, I beg to move:

" That a sum not exceeding Rs. 3,74,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day

of March, 1953 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh"

Mr Speaker The motions for demands Nos 27, 50, 51 and 52, the aggregate total being Rs. 37,15,800, are moved.

Let us now take up cut motions.

DEMAND NO.27—RURAL RECONSTRUCTION DEPT.—Rs.1,06,800.

Shri Daji Shanker Rao · Mr. Speaker, Sir, I beg to move ·

"That the Demand under the Head 'Rural Reconstruction Department' be reduced by Re. 1 to discuss the policy of Rural Reconstruction and the working of the same."

Mr Speaker · Motion moved :

"That the Demand under the Head 'Rural Reconstruction Department' be reduced by Re. 1" to discuss the policy of Rural Reconstruction and the working of the same

Shri Ram Reddy · Mr Speaker, Sir, I beg to move

"That the Demand under the Head 'Rural Reconstruction Department' be reduced by 1 to' discuss the working of the Veterinary Department'.

Mr Speaker. Motion moved ·

"that the Demand under the Head 'Rural Reconstruction Department' be reduced by Re 1" to discuss the working of the Veterinary Department.

DEMAND NO. 51—CO-OPERATION—RS. 17,55,000.

Shri K. Ram Reddy: Mr. Speaker, Sir, I beg to move

"that the Demand under the Head 'Co-operation' be reduced by Re. 1 to discuss the policy of the Co-operatives.

Mr. Speaker : Motion moved ·

"that the Demand under the Head 'Co-operation' be reduced by Re. 1' to discuss the policy of the Co-operatives.

Shri Daji Shanker Rao: Mr Speaker, Sir, I beg to move ·

"That the Demand under the Head 'Co-operation' be reduced by Re 1 to discuss the copy of the Co-operative Department and uplift of Gonds.

Mr. Speaker . Motion moved :

" That the demand under the Head Co-operation' be reduced by Re. 1 to discuss the policy of Co-operative Department and uplift of Gonds.'

DEMAND NO. 52—FISHERIES—Rs 3,74,300.

Shri Srinivas Rao : Mr. Speaker, Sir, I beg to move :

"That the Demand under the Head ' Fisheries ' be reduced by Rs 1,00,000 to discuss economy—reduction in establishment.

Mr. Speaker Motion Moved

" That the Demand under the Head ' Fisheries ' be reduced by Rs. 1,00,000 to discuss Economy Reduction in establishment.

Shri Shamrao Naik : In view of the time-factor, I do not wish to move my cut motion

(Shri Bhagwanrao Boralker was not found in his seat, hence the cut motion was not moved)

Mr. Speaker: Now discussions on the cut motions will commence.

شری دابجی شسکر - مین ےجو کٹ موشن هاؤس میں موو (Move) کیا وہ اصل ڈیمانڈ میں صرف ایک روپیہ کٹ (Cut) کئے جاے کے بارے میں ھے - یہ کٹ موشن رورل ریکنسٹر کشن (Rural Re-construction) کے کام پر حو پیسہ خرچ هورها ھے اور اس میں جو بدعوانیاں هیں اون پر حکومت کو دهیان دلاے کے لئے پیش کیا گیا ھے - میں امید کرتا هوں کہ آنریبل مسٹر ھمارے سجیشن (Suggestion) کو اور ھمارے خیالات کو دھیان سے سیں گے اور اس پر زیادہ سے زیادہ عمل کرے کی کوشش کرینگے۔ اول یہ کہ رورل ریکنسٹر کشن کے سلسلہ میں اگریکلچر ، وٹرنری ، کوآپریٹیو سوسائٹی ، فارسٹ ، فشریز اور مارکٹنگ ، یہ چھ آئٹمس بتائے گئے هیں - اس سلسلہ میں رورل ریکنسٹر کشن یعنی تنظیم دیہی کا جو کام هورها ھے وہ کس بنیادوں پر هورها ھے ، اسکو همیں دیکھنا ھے - پہلے حو زمینداری کا طریقہ تھا اسکو ختم نہیں کیا گیا - اور لیانڈ ٹو دی ٹلر (Land to the Tiller) کا نعرہ یعنی " زمین ناگر کرنے والے کی هو " اوسپر عمل نہیں کیا گیا - اسطرح تنظیم دیہی کا جو بنیادی مسلہ ھے وہ پورا نہیں کیا گیا اور پہلے کے برے سماج کو بدلنے کے لئے جو نعرہ لگایا گیا تھا وہ اسوقت پورا نہیں کیا گیا۔ اسوقت رورل ریکنسٹر کشن کی جو باتیں هورهی هیں وہ پیاچس (Patches) لگانے کی باتیں هیں - حکومت رورل ریکنسٹر کشن کے دریعہ سماج میں تبدیلیاں لانا چاهتی ھے۔ لیکن وہ تبدیلیاں کس نوعیت کی هونگی ، آیا ان تبدیلیوں سے کاشتکاروں کو حقیقی فائدہ

پہنچیگا یا نہیں ، یہ ہمیں دیکھنا ہے - کاشتکار کلحائی کے زمانہ میں بالکلیہ ساہوکاروں کے رحم وکرم پر ہوتا ہے - اگر چہ کہ تقاوی آکر تحصیلات میں پڑی رہتی ہے - لیکن انکو تقسیم کرنے والا کوئی نہیں ہوتا - ہوتا یہ ہے کہ جو لوگ تحصیلدار سے راست کانٹاا کٹ (Contact) رکھتے ہیں اور جو لوگ زیادہ ضامن رکھانے کے قابل ہوتے ہیں وہ درخواست دیکر اپنی تقاوی اٹھالیتے ہیں - اسطرح جن مقاصد کے لئے یہ تقاوی مختص کیجاتی ہے وہ پورے نہیں ہوتے - مواضعات میں کسانوں کو زراعت سکھانے کے لئے جو کام کئے جاتے ہیں وہ کہاں تک پورے ہوتے ہیں، یہ تو مواضعات کا دورہ کرنے کے بعد معلوم کیا جاسکتا ہے - ضلع عادل آباد میں موضع بوناری رورل ریکنسٹر کشن کے لئے مختص کیا گیا - اسمیں آج تک کیا ہوا ، گورنمنٹ کی جانب سے اوسکے لئے جو رقومات منظور ہوئی ہیں وہ کس طرح خرچ کی گئیں اور اس سے کسانوں کو کیا فائدہ پہنچ رہا ہے اسکا اب تک پتہ نہیں -

زرعی کوآپریٹو بنکس کے سلسلہ میں ہوتا یہ ہے کہ کاشتکاروں کو اگر رقم حاصل کرنی ہوتی ہے تو ان کو انسپکٹرس اور دوسرے لوگوں کے پاس جانا پڑتا ہے - پہلے رجسٹری کی ضرورت نہیں تھی - لیکن اب اگر کاشتکار ایک سو روپیہ لینا چاہتا ہے تو اسے رقومات حاصل کرنے کےلئے کچھ رشوت دینا پڑتا ہے -لیکن جب اسکے متعلق شکایت کیجاتی ہے تو کہا جاتا ہے کہ یہ ایک دم سے کیسے روکا جاسکتا ہے ، رفتہ رفتہ روکا جائیگا - ہم نے وہاں رشوت ستانی کا ایک کیس (Case) آفسرس کی طرفوں میں لایا تھا - چنانچہ اگریکلچرل ڈپارٹمنٹ کے ایک اکاونٹنٹ کو گرفتار بھی کیا گیا اور اس سلسلہ میں مقدمہ بھی چل رہا ہے - میں پوچھونگا کہ اگر یہی حال رہا تو کس طرح اس رورل ریکنسٹر کشن سے اور تنظیم دیہی سے زرعی آبادی کو فائدہ پہونچیگا ؟ میں نہیں سمجھتا کہ اس اسکیم (Scheme) سے کوئی فائدہ ہوگا - لہذا میں آنریبل منسٹر کنسرنڈ (Hon'ble Minister Concerned) سے امید کرتا ہوں کہ اس اسکیم سے دیہاتیوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانے کی کوشش کرینگے - اس امید کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

شری کنٹھ رام ریڈی - مسٹر اسپیکر سر- میں نے دو کٹ موشنس ہاؤس کے سامنے رکھے ہیں تاکہ حکومت کی رورل ریکنسٹر کشن کے متعلق موجودہ جو پالیسی ہے اور پہلے* جو پالیسی تھی اوں سے عوام کو فائدہ ہوسکا یا نہیں اسپر میں بحث کرسکوں - اب تک جو کوآپریٹیو موومنٹس (Co-operative Movements) چلائے جارہے ہیں وہ مونا پلی سسٹم (Monopoly System) کے تحت چلائے جارہے ہیں - جب تک ہمارے نیتا (नेता) اور ہماری حکومت جسکو عوامی حکومت کا دعوی ہے اسکی اصلاح کی طرف توجہ نہیں کرینگے اس وقت تک اس سسٹم کی خرابی دور نہ ہوسکے گی - ہمارے عوامی نیتا حکومت میں آکر چار سال ہوئے - لیکن کوآپریٹیو موومنٹ کو لبرل (Liberal) طور پر چلانے کے لئے آج حیدرآباد کی حکومت تیار نہیں ہے - پہلے پہل جب لونس (Loans) دئے گئے تو اسوقت بڑے بڑے زمینداروں نے اپنی اراضیات مکفول کرکے رقومات حاصل

*Confirmation not received

کریں ۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ اگرچہ کہ آج تک تقریباً ۲ سال ہوگئے ہیں لیکن یہ رقومات تک میں واپس نہیں آئیں ۔ اسطرح کوآپریٹیو موومنٹ کی جو اسپرٹ (Spirit) ہے وہ عوام تک نہیں پہنچ سکی ۔ صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ اراضیات گروی رکھنے سے سنٹرل کوآپریٹیو ڈپارٹمنٹ (Central Co-operative Department) سے رقم مل سکتی ہے ۔ دیہاتوں میں اسکا حقیقی پرچار (प्रचार) نہیں کیا جاتا تاکہ عوام تک کوآپریٹیو موومنٹ کے صحیح اصول پہنچ سکیں ۔ عوام کو فائدہ پہنچانے کے لئے کوئی صحیح طریقہ اختیار نہیں کیا گیا ۔ البتہ اسکے پرچار کرنے کے لئے نام نہاد ۴ ۵ موٹریں خریدی گئی ہیں لیکن ہمارے دیکھنے میں نہیں آیا کہ متعلقہ آفیسرس نے کہاں کہاں پرچار کیا اور کہاں کہاں انجمنیں قائم کیں ۔ نلگنڈہ ضلع کی حد تک میں کہہ سکتا ہوں کہ وہاں جو انجمن ۲۰-۲۵ سال سے تھی وہ اب ختم ہوگئی ہے ۔ جو انجمنیں باقی ہیں ان کا یہ حال ہے کہ نہ تو وہ خود مکتفی ہیں اور نہ ان کے پاس پیسہ ہے ۔ وہ گورنمنٹ سے لونس (Loans) لیتی ہیں اور کاروبار چلاتی ہیں ۔ عمل صرف کھاتے اور کاغذات پر ہورہا ہے ۔ پیسے تقسیم نہ ہونے کی وجہ سے ساکھ باقی نہیں رہی ۔ جن پرائیویٹ (Private) لوگوں کے شیرس (Shares) ہیں انہیں ۱۷-۱۸ سال سے منافع تقسیم نہیں کیا گیا ہے ۔ ایسی باتوں سے تک کی ساکھ ختم ہوجاتی ہے اور پرائیویٹ لوگ اپنا کیپٹل (Capital) ایسی جگہ نہیں لگانا چاہتے ۔ جو قرضے دئے گئے ہیں انہیں وصول کرنے کی طرف کوئی توجہ نہیں کیجارہی ہے ۔ بہت سے کیسس (Cases) میں فیصلہ ثالثی بھی ہوا ہے ۔ لیکن اب تک رقم وصول نہیں ہوئی ۔ بعض لوگ بھی ہیں کہ اگر انکی جائداد کے صرف ۱/۱۰ حصہ کو بیچیں تو پیسہ وصول ہوسکتا ہے ۔ لیکن اثر و رسوخ کی وجہ سے پیسے ادا نہیں کرتے ۔ کوآپریٹیو سسٹم (Co-operative system) اکانمی (Economy) کے اصولوں پر ہوتا ہے ۔ ہمیں سوشیل اسٹرکچر (Social Structure) کو بدلنے کی ضرورت ہے اور میرے خیال میں بیسک چینج (Basic Change) نہایت ضروری ہے ۔

حیدرآباد میں ایک سنٹرل ویورس کوآپریٹیو اسوسیشن
(Weavers' Central Co-operative Association)
ہے جسمیں کافی رقم جمع ہے ۔ لیکن نہ اسکا منافع تقسیم کیا جاتا ہے اور نہ بتایا جاتا ہے کہ وہ کیا کاروبار انجام دے رہا ہے ۔ ۲۳ ڈسمبر سنہ ۱۹۵۱ ع کو ایک سوشلسٹ پیپر نے یہ لکھا تھا کہ اسکے پریسیڈنٹ (President) نے اسکے فنڈس (Funds) وغیرہ کو الکشن میں صرف کیا ہے اور موٹر کے ذریعہ پروپیگنڈے وغیرہ میں خرچ کئے گئے ہیں ۔ ایک بورڈنگ بھی ہے جو انکی نگرانی میں ہے ۔ اس بورڈنگ کے حساب میں ان کے ذمہ ۶ سو روپئے عائد کئے گئے ہیں ۔ وہ بھی اب تک وصول کئے گئے ہیں یا نہیں ، معلوم نہیں ۔

دوسری چیز یہ ہے کہ ویورس اسوسی ایشن (Weavers Association) کی طرف سے یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ حسابات پیش نہیں ہوئے ۔ ویورس اسوسی ایشن کا

تعلق سنٹر (Center) سے نہیں ہے - اسکو جتنا بھی دیا جاتا ہے وہ کوآپریٹیو سوسائٹی کے قانون کی روسے دیا جاتا ہے - یعنی اس پر حکومت نے توجہ نہیں کی ہے - سوسائیٹی کی طرف سے آرگنائیزیشن (Organisation) ہے - اسوسی ایشن (Association) کے الکشنس کانٹسٹ (Contest) کئے جاتے ہیں* تو ورکرس (Workers) کو استعمال کیا جاتا ہے - وہ طبقہ جو حکومت میں ہے اس طرف توجہ نہیں کرتا - ملک کی یہ خواہش ہے کہ اسوسی ایشن کو ایسے طریقے اختیار کرنے نہ دیا جائے - حکومت کو اختیار ہے کہ وہ ان تمام چیزوں پر غور کرے اور عوام کے سامنے یہ چیزیں لائے - اس طرح یہاں حیدر آباد میں بھی سنٹرل.......

مسٹر اسپیکر - دو کٹ موشنس پر تقریر کیلئے جتنا وقت دیا جاسکتا ہے اس سے بڑھکر ٹائم ہو گیا ہے -

شری کٹہ رام ریڈی - کوآپریٹیو سوسائیٹی اسی وقت کامیاب ہوسکتی ہے جب کہ حکومت اس طرف توجہ کرے - حکومت کو ایسے اختیارات ہیں کہ انہیں کسی نہ کسی قانون کے تحت لائے - کوآپریٹیو موومنٹ کو کسطرح فروغ دینا چاہئے ، ایسی کوئی پالیسی حکومت کے سامنے نہیں ہے - میں حکومت سے عرض کرونگا کہ کوآپریٹیو موومنٹ کی صورت میں یہاں کے سوسیل کوآپریٹیو سنٹر سے اسکے متعلق رائے لیجائے کہ کواپریٹیو سوسائیٹی کو کن اصولوں پر چلانا چاہئے - مجھے معلوم نہیں ہے کہ نیا ایکٹ (Act) جو آیا ہے اسکے بارے میں کسی سے مشورہ کیا گیا ہے یا نہیں - یہ ایسا قانون ہے کہ ماس موومنٹ (Mass-movement) میں مانع ہے - یہ قانون ڈکٹیٹر (Dictator) کی حیثیت رکھتا ہے - کوآپریٹیو لا (Co-operative Law) عوامی مفاد کے تحت بنانا چاہئے - میں امید کرتا ہوں کہ حکومت ان تمام نقائص کو دور کریگی - اسقدر کہکر میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

* شری سری نو اس راؤ - سارے حیدرآباد میں جو کوآپریٹیو کا کام ہورہا ہے وہ پرانے طریقے پر ہو رہا ہے - اس سے فائدہ تو ضرور ہوا ہے - لیکن میں کہونگا کہ یہ کام پبلک کے تفویض ہونا چاہئے - اسوسی ایشن کے لوگ جو کمیشن (Commission) دیتے ہیں وہ کم ہے - میں منسٹر متعلقہ سے اس سلسلہ میں اپیل کرونگا کہ وہ اس جانب توجہ کریں - یہ اسوسی ایشن کامیابی کے ساتھ کام کررہی ہے - لہذا حکومت کو چاہئے کہ اسکی جانب توجہ کرے -

میرے خیال میں فشریز ڈپارٹمنٹ نہایت غیر ضروری ہے - جب ہم دیہات میں لوگوں سے ملتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ لیوی سسٹم (Levy System) کے رائج ہونے کے بعد سے جس طرح غلے اور اجناس کی کمی ہوگئی ہے اوسی طرح مچھلی بھی نہیں ملتی ہے - ساری مچھلی شہر میں لائی جاتی ہے - دیہات میں دیہاتیوں کو مچھلی کھانے کا موقع تک نہیں مل رہا ہے - ٹریژری بنچس کو معلوم ہونا چاہئے کہ گاؤں میں بھی مچھلی چاول - اور روٹی وغیرہ کو بطور غذا استعمال کیا جاتا ہے - غریب لوگ مچھلی ہی کو

*Confirmation not received.

اپی عد اباتے ہیں اور اس فسریز ڈپارٹمنٹ کا حال یہ ہے کہ وہ شہریوں کے لئے مچھلی فراہم کرنا ہے - ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ لوگوں کی صرف ایک محدود تعداد اس سے فائدہ اٹھائے اور غریب عوام کو دستیاب ہوسکے - اسکی تقسیم کے متعلق بھی عام شکایت ہے کہ فسریز ڈپارٹمنٹ عام لوگوں کو مچھلی سربراہ نہیں کرتا صرف مخصوص لوگ اور ڈپارٹمنٹ کے لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں - اگر اس قسم کے ڈپارٹمنٹ رکھنا بھی ہوتو صرف اکسپری منٹ (Experiment)کےلئے رکھے جاسکتے ہیں - وہ بھی بمبئی، مدراس اور بنگال جیسے سمندری مقامات پر رکھے جاسکتے ہیں جہاں نہ صرف کافی مچھلی مل سکتی ہے بلکہ اسکی افرائش بھی ہوسکتی ہے - ایسے مقامات پر ایسے ڈپارٹمینٹس کار آمد بھی ہوسکتے ہیں - اسلئے میں مسٹر صاحب متعلقہ سے اپیل کرونگا کہ اس محکمہ پر ۳ لاکھ ۳۷ ہزار روپیے فضول خرچ کئے جا رہے ہیں اسکو فوراً اور جتنا جلد ہوسکے ختم کردینا چاہئے - اگر تجربہ حاصل کرنا ہے تو متصلہ صوبہ جات بنگال، بمبئی اور مدراس وغیرہ سے حاصل کیا جاسکتا ہے -

شری لکشمن کو نڈا - اری گیشن (Irrigation) کے متعلق جو -

مسٹر اسپیکر - کچھ نہیں - آنریبل مسٹر فار رورل ری کنسٹرکشن

شری لکشمن کونڈا - کمیشن .....

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - آنریبل مسٹر کے دفتر میں سب کمیٹی بیٹھی....

شری لکشمن کونڈا - آپ اپنا سوال رکھدیں تو مناسب ہے میں جواب رکھدونگا -

Mr. Speaker : Order, Order. Hon. the Minister for Rural Reconstruction.

شری لکشمن کو نڈا - میں اور ایک مرتبہ اسکی استدعا کرونگا کہ -

مسٹر اسپیکر - اب اس کا وقت نہیں ہے - آنریبل مسٹر فار رورل ری کنسٹرکشن -

شری دیوی سنگھ چوہان - مسٹر اسپیکر سر - رورل ری کنسٹرکشن کے تحت وٹرنری کوآپریٹیو، اگریکلچر، اور فشریز ڈپارٹمنٹس ہیں - لیکن جو ڈیمانڈس رکھے گئے ہیں وہ کوآپریٹیو وٹرنری اور فشریز کی حدتک ہیں - رورل ری کنسٹرکشن ڈپارٹمنٹ کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے جو لوگ دیہاتوں میں رہتے ہیں انکے اسٹانڈرڈ آف لیونگ (Standard of living) کو بڑھایا جائے اور انہیں اگریکلچر، وٹرنری اور فشریز کے شعبوں میں گورنمنٹ کی طرف سے مدد دیجائے - کوآپریٹیو ڈپارٹمنٹ کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے دیہاتی بھائی اور کسان جو غلط طریقے پر اکسپلائیٹ (Exploit) کئے جاتے ہیں انہیں اس سے بچایا جائے - کئی تالاب کافی ہیں - فشریز ڈپارٹمنٹ کے ذریعہ ان میں فشس کی پرورش و افزائش کیجاتی ہے ہم چاہتے ہیں کہ مچھلیوں کی پیداوار بڑھے یہ ڈپارٹمنٹس ایسے تو نہیں جیسے فینانس ڈپارٹمنٹ

یا گورنمنٹ کے اور ڈپارٹمنٹس میں - اس لئے اس پر جو کٹ موشنس لائے گئے ھیں ان کا کوئی خاص مطلب نہیں -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - ڈپارٹمنٹ کی پالیسی کے بارے میں وضاحت کی جائے تو مناسب ھے -

شری دیوی سنگھ چوھان - گورنمنٹ کی جو پالیسی ھے اسی کو ڈپارٹمنٹ کیری آؤٹ (Carry out) کرتا ھے -

اس ڈپارٹمنٹ کے بارے میں کرپشن کا ذکر کیا گیا - دوسرے ڈپارٹمنٹس کے بارے میں جواب دیا جاچکا ھے اور کافی کہا گیا ھے - میں کچھ مزید جواب دینا مناسب نہیں سمجھتا - اسلئے کہ کوئی خاص بات نہیں جسکا علحدہ جواب دیا جائے -

کوآپریٹو سوسائٹیز کے متعلق مجھے یہ کہنا ھے کہ دیہاتوں میں جو کوآپریٹیو سوسائٹیز ھیں وہ اکثر کیپٹل (Capital) جمع کرتی ھیں اور کریڈٹ (Credit) کا یعنی قرضہ دینے کا کام کرتی ھیں - یہ کام زیادہ تر گورنمنٹ کی مدد سے چلتا ھے - یہ سچ ھے کہ سنٹرل بنک کیپٹل دیتی ھے لیکن میں کہونگا کہ اس طرف پبلک کے ان لائٹنڈ (Enlightened) اشخاص کو دھیان دینے کی ضرورت ھے - جب تک سماجی ڈیولپمنٹ (Development) ہو اس وقت تک یہ کام بھی آگے نہیں بڑھ سکتا -

श्री. लक्ष्मीनिवास गनेरीवाल: मैं ऑनरेबल मिनिस्टर को इस जानिब तवज्जे दिलाना चाहता हू की मल्टी पर्पज सोसायटी (Multi-purpose Society) और लँड मार्टगेज बँक (Land Mortgage Bank) के लिये दरखास्त दी गई थी लेकिन अब तक इजाजत नहीं दी गई।

شری دیوی سنگھ چوھان - میں یہ کہونگا کہ یہ کوئی کوئسچن آور (Question Hour) نہیں ھے - کسی سوسائٹی کو رجسٹر کرنے کا سوال یہاں نہیں ھے - کوآپریٹیو ڈپارٹمنٹ جس سے کام کر رھا ھے اسکے کام کے متعلق میں کہرھا ھوں - یہ کہا جاتا ھے کہ کوآپریٹیو ڈپارٹمنٹ میں کرپشن (Corruption) ھے اور یہ کہ وھاں کوئی کام نہیں ھوتا - میں سمجھتا ھوں کہ گورنمنٹ اس کے لئے ذمہ دار نہیں ھے - یہ بھی کہا جاتا ھے کہ ڈپارٹمنٹ میں دفتریت بڑھ گئی ھے - اگر کہیں کوآپریٹیو سوسائٹی کو شروع کرنا ھو تو انسپکٹر کو جاکر معائنہ کرنا پڑتا ھے - لیکن میں آنریبل ممبرس سے یہ درخواست کرونگا کہ وہ ملک میں کوآپریٹیو اسپرٹ (Co-operative spirit) بڑھائیں - محض گورنمنٹ کا پیسہ لیکر کسی کوآپریٹیو سوسائٹی کو چلانے کا خیال مناسب نہیں ھے -

شری بھگونت راؤ گاڑھے - اگر گورنمنٹ کی جانب سے قرضہ کی امداد نہ دی جائے تو ملک اپنا پیسہ انوسٹ (Invest) کرنے کیلئے کیسے تیار ھوگی ؟

شری دیوی سنگھ چوھان - یہ سچ ھے کہ بعض سوسائٹیز میں منافعہ تقسیم نہیں ھوا ھے لیکن بہت سی سوسائٹیز میں منافعہ تقسیم ھوچکا ھے - وھاں کے حسابات دوسرے

ڈپارٹمنٹس سے تکمیل نہ پانے کی وجہ سے بعض سوسائٹیز میں باقاعدہ تقسیم نہیں ہوا ہے
محض چند سوسائٹیز میں حساب کتاب مکمل نہ ہونے کی بناء پر باقاعدہ تقسیم نہ ہونے سے
ایسا اعتراض کرنا صحیح نہیں ہے ۔

کوآپریٹیو سوسائٹیز کے بارے میں بھی اعتراض کیا گیا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ
کے پاس ایسی کوئی اطلاع نہیں ہے جس سے معلوم ہو کہ یہ سوسائٹیز اچھی طرح کام
کر رہی ہیں یا نہیں یہ بھی کہا گیا ہے کہ گورنمنٹ سرونٹس (Government Servants)
کو خانگی کاموں کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے میں کہونگا کہ اگر کہیں کوئی گورنمنٹ
سرونٹ خانگی کاموں کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے تو گورنمنٹ اسکے انسداد کیلئے کوشش
کریگی ۔ کوآپریٹیو ڈپارٹمنٹ یا دوسرے ڈپارٹمنٹس کے ملازمین سے خانگی کام نہیں لیا
جا رہا ہے ۔

شری ہمت راؤ ۔ کیا آنریبل منسٹر واقف ہیں کہ کوآپریٹیو سوسائٹیز کی طرف سے
مزید لون کی مانگ کی گئی ہے اور حکومت نے جو پرسنٹیج (Percentage) نکالکر
لون (Loan) دیا تھا اوسکے ٹھیک ٹھیک اکاؤنٹس (Accounts) ابھی
تک نہیں آئے ہیں ؟

Shri Devi Singh Chauhan : Govt. has not received any allegations that the accounts have not been submitted

سنٹرل کوآپریٹیو اسوسی ایشن ایک پرائیوٹ (Private) ادارہ ہے ۔ اس کے
الکشن ہوتے ہیں اور کوآپریٹیو سوسائٹیز کے ارکان اس کے نمایندہ ہوتے ہیں ۔ اوسکے
کاروبار ان کے ہاتھ میں ہوتے ہیں ۔ گورنمنٹ اسمیں دست اندازی نہیں کرسکتی ۔ اوسکے
حساب وکتاب وغیرہ کے بارے میں ڈپارٹمنٹ کی نگرانی تو ہوتی ہے ۔ لیکن ڈپارٹمنٹ یا
حکومت پر اسکی ذمہ داری نہیں ہوتی ۔ بلکہ کوآپریٹیو سوسائٹیز **میں** کام کرنے والے
اسکے ذمہ دار ہوسکتے ہیں ۔ فیشریز ڈپارٹمنٹ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اسکو
ابالش (Abolish) کیا جائے ۔ اس سلسلہ میں میں ہاؤس کے سامنے اتنا ہی
عرض کرونگا کہ وہ ایک اہم غذا ہے اور نیشنل پلاننگ کمیشن رپورٹ
(National Planning Commission Report) میں اسکی ضرورت پر زور
دیا گیا ہے ۔ دوسرے ممالک میں اسکے متعلق کافی توجہ کیجاتی ہے ۔ حیدرآباد میں
کافی تعداد میں تالاب ہیں اور ابھی بڑے بڑے پراجکٹس (Projects) بن رہے ہیں ۔
اسلئے حیدرآباد میں فشیریز کی ترقی کی کافی گنجائش ہے ۔ اور وہ ایک اہم غذا ثابت
ہوسکتی ہے ۔ کیونکہ اوسمیں فوڈ (Food) اور نیوٹریشن (Nutrition) ہوتا ہے ۔
اسلئے میں کہونگا کہ اس ڈپارٹمنٹ کوجتنی ترقی دیجائے اتنا ہی وہ غذائی مسئلہ کے حل
میں مفید ہوسکتا ہے ۔ اس مرحلہ کے بعد میں زیادہ جواب دینیکی ضرورت محسوس نہیں کرتا ۔

Mr. Speaker : Now, I shall put the Cut-Motions to vote

Demand No. 27—Rural Reconstruction Department Rs. 1,06,800.

Mr. Speaker Shri Daji Shanker Rao is not present in the House. However, I shall put his Cut-Motion to vote.

The Question is :

"That the Demand under the Head 'Rural Reconstruction Department' be reduced by Rupee 1."

The Motion was negatived.

Shri K Ram Reddy Mr. Speaker, Sir, I beg leave of the House to withdraw my Cut-Motion to Demand No. 27.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

Demand No. 51—Co-operation—Rs. 17,55,000

Shri K. Ram Reddy · Mr. Speaker, Sir, I beg leave of the House to withdraw my Cut Motion to Demand No. 51.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

Shri Daji Shanker Rao · Mr. Speaker, Sir, I want my Cut-Motion to be put to vote.

Mr. Speaker : The Question is :

"That the Demand under the Head 'Co-operation' be reduced by Re 1."

The Motion was negatived.

Demand No. 52—'Fisheries'—Rs. 3,74,000.

Shri Srinivas Rao : Mr. Speaker, Sir, I beg leave of the House to withdraw my Cut-Motion to Demand No. 52.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker : The Question is :

"That an aggregate amount of Rs. 37,15,800 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Demands Nos. 27, 50, 51 and 52."

The Motion was adopted.

Business of the House

Mr Speaker I am thankful to the House for the co-opertion that has been extended to me If I had applied guillotine, it would have left some unpleasantness

میں ڈیمانڈ وغیرہ کے بارے میں ۸ بجے سب کو جب کہ هاؤس چل رها تها
میرے پاس ایک اڈ حون منٹ موشن آیا (That was not the time
جب هاؤس میں کام هورها هو تو کوئی ایسا اڈجورنمنٹ موشن نہیں لایا جاسکتا ۔ وہ اڈجورنمنٹ
موشن (Adjournment-Motion) یه هے ۔

"Through authentic source, it is learnt that communal disturbance has been started in Kalyani by the unsocial elements the result of which is that a mosque was demolished and continuous threats are given to the persons of the minority community and as such their person and property is in danger, but the police and local officers are not giving importance to it

So I would request that this House should adjourn to discuss this matter of definite importance and urgency

SYED HASAN

28-6-1952"

شری سید حسن کی جانب سے یه لٹر (Letter) آیا هے ۔ ہمارے تو اس میں
وہ نہیں بتایا گیا اور دوسرے یه که

It is not in proper form; it is too late and, therefore, this cannot be admitted

هوم منسٹر (شری دگمبر راؤ بندو) ۔ میرا پائنٹ آف انفرمیشن
(Point of Information) یه هے که اگر کسی دوسرے دن پر اسے رکھا جائے
تو غور هوسکیگا ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ لیکن تاخیر کی جو وجه فرمائی گئی هے وه تو وجه
نہیں هے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ دو تین وجوهات هیں ۔

شری رام ریڈی ۔ یه جو باہر هوئی اوسکی وجه یه هے که .....

مسٹر اسپیکر ۔ خیر میں نے تصفیه کردیا هے ۔ اب هم اڈجرن هوتے هیں ۔

The House then adjourned till Two of the Clock on Monday the 30th June, 1952